یک عظیم کتاب
الدرر المنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ
یعنی
بکھرے موتی
مؤلفہ
علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر: ادارہ نعیمیہ رضویہ ہفت روزہ سواد اعظم
لاہور
موچی گیٹ

۷۸۶

رسالہ مبارکہ عجیبہ وغریبہ المسمّٰی بہ

الدُّرَرُ المُنتَثِرَۃ فی الاَحادیثِ المُشتَہِرَۃ

یعنی

بکھرے موتی

مؤلفہ

محدث زمانہ مجدد العصر حضرۃ العلام، الشیخ الامام

جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمہ اللہ الشافعی المتوفّٰی سنہ ۹۱۱ھ

مترجمہ

الفاضل العلام المفتی السید غلام معین الدین النعیمی (دکاکا خیر المتولد سنہ ۱۳۴۱ھ)

-؛ دامت برکاتہم ؛-

الناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سوادِ اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت ایک روپیہ

۷۸۶
۹۲

فقیر غفرلہ الولی القدیر نے مخدوم محترم مولانا سید غلام معین الدین نعیمی صاحب سلمہ کا یہ رسالہ جو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قبالہ "الدرر المنتشرہ" کا ترجمہ ہے دیکھا۔ مولی تعالی حضرت مولف مترجم سلمہ کے مساعی دینی و تبلیغی کو قبول فرمائے۔ اور مسلمانوں کو ان مقدس رسائل پر عمل کرنے کی توفیق دے حضرت مترجم سلمہ کو زیادہ سے زیادہ توفیق مرحمت فرمائے کہ وہ اسلاف کرام و اساطین اسلام کی کتب نادرہ کے تراجم کرکے ملک و ملت کی بہترین خدمات انجام دیں ۔آمین

فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی
۷ ر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۸۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ تعظیماً بشانہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا وآلہ واصحابہ وانصارہ و اعوانہ وبعد

یہ امر انتہائی اہم وضروری ہے کہ ان احادیث کا حال بیان کیا جائے جو عام لوگوں میں مشہور ہیں اور جنہیں فقہاء کرام علم حدیث سے ناواقف لوگوں پر واضح کرتے رہتے ہیں - اور جو اس سلسلہ میں اعتراضات وجوابات دیئے جاتے رہتے ہیں - بلاشبہ شیخ امام بدر الدین ، زرکشی رحمہ اللہ نے اس اہم موضوع پر ایک مجموعہ لطیف بھی تالیف فرمایا ہے اسکی موجودگی میں کسی مزید تالیف وتنقیح اور کمی وزیادتی کی ضرورت بھی نہیں ہے - مگر میں نے بغرض افادہ اسی کتاب سے خلاصہ لیکر بہت سے ضروری فوائد اور جو انپر اعتراضات وارد ہوتے تھے - ان پر تنبیہات اضافہ کر کے یہ رسالہ مرتب کیا ہے - اور اپنی طرف سے بات کو میں نے اول قلت اور آخر میں انتہی لکھکر ممتاز کر دیا ہے - اور اسے حروف معجمہ یعنی حرف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر دیا ہے تاکہ وضاحت وبیان میں زیادہ آسان ہو جائے - اور اس مجموعہ تالیف کا نام ..... "الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ" رکھدیا ہے - اب میں اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتا ہوں کہ اسے قبول فرمائے اور اپنے فضل واحسان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ میں قابل ذکر بنائے - آمین -

حرف ہمزہ (الف)

حدیث (۱) اَبْغَضُ الحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاق ۔۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال چیزوں میں طلاق ہے -

اس حدیث کو ابو داؤد وابن ماجہ نے بروایت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا - اور حاکم نے ان لفظوں سے نقل کیا -

مَا اَحَلَّ اللّٰہُ شَیْئًا اَبْغَضُ اِلَیْہِ مِنَ الطَّلَاقِ ÷ اللہ تعالٰے نے اپنے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندہ دمبغوض چیز اور کوئی حلال نہ فرمائی۔

قلت :۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ دیلمی کے نزدیک معاذ بن جبل سے حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الطَّلَاقَ وَیُحِبُّ الْعِتَاقَ ÷ اللہ تعالٰے طلاق کو ناپسند فرماتا ہے اور غلاموں کی آزادی کو محبوب رکھتا ہے۔ اور دیلمی ہی کے نزدیک دوسری سند سے جو مقاتل بن سلیمان از عمرابن شعیب عن ابیہ عن جدہ مرفوعاً مروی ہے یہ ہے

مَا اَحَلَّ اللّٰہُ حَلَالًا اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ النِّکَاحِ وَلَا اَحَلَّ حَلَالًا اَکْرَہَ اِلَیْہِ مِنَ الطَّلَاقِ ÷ نکاح سے بڑھکر اللہ تعالٰے کے نزدیک اور کوئی چیز زیادہ پیاری حلال نہیں اور طلاق سے بڑھکر اس کے نزدیک اور کوئی چیز زیادہ مکروہ و ناپسند نہیں اور تاریخ ابن عساکر میں بطریق جعفر بن محمد از شجاع بن اشرس از ربیع بن بدر از ایوب از ابی قلابہ از ابن عباس مرفوعاً حدیث یہ ہے۔

مَا مِنْ شَیْئٍ مِمَّا اَحَلَّ اللّٰہُ اَکْرَہَ عِنْدَہٗ مِنَ الطَّلَاقِ ۔÷ اللہ تعالٰی نے جتنی چیزیں حلال فرمائی ہیں۔ ان میں سب سے ناپسندیدہ حلال چیز اس کے نزدیک طلاق ہے۔ انتہی۔

حدیث (۲) اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرٍ ÷ آگ سے بچو اگرچہ وہ کھجور کی گٹھلی کے برابر ہو (امام احمد از عائشہ رضی اللہ عنہا)

قلت :۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں یہ حدیث بخاری و مسلم میں عدی بن اتم سے مروی ہے۔ اور انہی میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے اور جب کوئی حدیث بخاری و مسلم میں یا کسی صحاح ستہ کی کتاب میں آجاتی ہے تو ان کے بعد کسی اور حوالہ کی حاجت نہیں ہوتی۔ انتہی۔

حدیث (۳) اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ÷ مومن کی

فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ طبرانی از حدیث ابی امامہ۔

قلت :- علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ترمذی نے سیدنا ابوسعید سے ابن جریر نے اپنی تفسیر میں سیدنا ابن عمر اور ثوبان سے اس اضافہ کے ساتھ نقل فرمایا کہ وَیَنْطِقُ بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ۔ اور وہ توفیق الہٰی سے بولتا ہے۔ انتہی

حدیث (۴) اِحْتَرِسُوْا مِنَ النَّاسِ بِسُوْءِ الظَّنِّ :- لوگوں کے ساتھ برے گمان سے بچو۔

امام بیہقی نے مطرف بن عبداللہ کے کلام سے نقل فرما کر کہا اس حدیث کے مثل سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً ہے۔

قلت :- علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں نقل کیا اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں بطریق محمود بن محمد ابن الفضل رافعی از احمد بن ابی غانم رافعی از قریابی از اوزاعی از حسان ابن عطیہ از طاؤس از ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً یہ نقل کیا۔

مَنْ حَسُنَ ظَنُّہٗ بِالنَّاسِ کَثُرَتْ نَدَامَتُہٗ :- جس نے لوگوں کے ساتھ بہت زیادہ گمان اچھا رکھا۔ اس کی ندامت زیادہ ہوئی۔ انتہی

اور وہ حدیث جسے نقل ابن عدی نے ابی الدرداء کی حدیث سے مرفوعاً بیان کیا اور اس کے اول میں وَجَدْتُ النَّاسُ ہے تو اس کی سند ضعیف ہے۔

قلت :- علامہ سیوطی فرماتے ہیں اس حدیث کو بھی طبرانی اور ابونعیم نے انہیں سے روایت کیا ہے۔ انتہی۔

حدیث (۵) اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ :- میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔

اس حدیث کو شیخ نصر مقدسی نے کتاب "الحجۃ" میں مرفوعاً اور بیہقی نے "مدخل" میں از قاسم بن محمد انکے قول سے (مرسلاً) اور حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا ماسرنی لوان اصحاب محمد لم یختلفوا لانھم لو لم یختلفوا لم

نکی رخصت یعنی اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں اختلاف رائے نہ ہوتا تو مجھے خوشی نہ ہوتی اس لئے کہ اگر اختلاف نہ ہوتا تو رخصت معلوم نہ ہوتی۔

قلت:۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ اس اختلاف سے ان کی مراد احکام میں مختلف رائے ہونا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اُن کے اختلاف سے مراد حرف اور اسلوب کلام (صنائع) میں مختلف ہونا ہے اسے ایک جماعت نے ذکر کیا۔ اور مسند فردوسی میں بطریق جویبر از ضحاک از ابن عباس رضی اللہ عنہم مرفوعاً ہے۔ کہ اِخْتِلَافُ اَصْحَابِی رَحْمَۃٌ لَّکُمْ" ؛ میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔

ابن سعد" الطبقات" میں فرماتے ہیں یہ حدیث بروایت قیصر ابن عقیل از افلح بن حمید از قاسم بن محمد (مرسلاً) پہنچی فرمایا

اِخْتِلَافُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ رَحْمَۃٌ لِّلنَّاسِ ؛ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اختلاف لوگوں کے لئے رحمت ہے۔ انتہی۔

حدیث (٦) اَخِّرُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَخَّرَھُنَّ اللّٰہُ،، عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ نے انکو پیچھے رکھا ہے۔

اسے عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل فرمایا۔

حدیث (٧) اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ،، میرے رب نے مجھے سکھایا اور خوب اچھا مجھے سکھایا۔

اس حدیث کو ابو سعید ابن سمعانی نے" ادب الاملاء" میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عسکری نے" الامثال" میں نقل کیا اور ابن جوزی نے" الاحادیث الواھیہ" میں بروایت علی نقل کرکے کہا یہ صحیح نہیں ہے حالانکہ اس کی تصحیح ابو الفضل بن ناصر نے فرمائی ہے۔

قلت:۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے بروایت محمد بن عبدالرحمٰن زھری از ابیہ از جدہ نقل کیا کہ

إن ابا بكر قال يا رسول الله لقد طفت في العرب وسمعت فصحاءهم فمن أدبك قال أدبني ربي ونشأت في بني سعد۔ ہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عرب کی سیر کی ہے اور فصحاء عرب کا کلام سنا ہے۔ آپ کو کس نے سکھایا ہے؟ فرمایا مجھے میرے رب نے سکھایا ہے اور میں نے قبیلہ بنی سعد میں پرورش پائی ہے۔ انتہی

حدیث (۸) إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ۔ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

اس حدیث کو ابن ماجہ نے حدیث ابن عمر سے اور بزار نے حدیث جریر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بیان کیا۔

حدیث (۹) إِذَا أَرَادَ اللهُ إِنفَاذَ قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ سَلَبَ ذَوِي الْعُقُولِ عُقُولَهُمْ حَتَّى يَنفُذَ فِيهِمْ۔ اللہ تعالیٰ جب اپنی قضاء وقدر کو جاری کرنا چاہتا ہے تو عقلمندوں کی عقلوں کو سلب کر لیتا ہے یہاں تک کہ ان میں اپنی قضاء و قدر جاری فرما دے۔

اسے دیلمی اور خطیب نے حدیث ابن عباس سے بسند ضعیف روایت کیا۔

حدیث (۱۰) إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِحَدِيثٍ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ۔ جب کوئی شخص کوئی بات کرے۔ پھر وہ متوجہ ہو جائے (دوسری طرف) تو وہ بات امانت ہے۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا اور اسے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کو حسن کہا۔

حدیث (۱۱) إذا كَتَبَ كِتَابًا فَتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ وَالتُّرَابُ مُبَارَكٌ جب تم کوئی تحریر لکھو تو اس پر مٹی چھڑک دو۔ کیونکہ وہ خوب خشک کرتی ہے اور مٹی برکت والی بھی ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ نے منکر کہا اور یہی حدیث ترمذی میں جابر کی حدیث سے ان لفظوں کے ساتھ ہے اور اسے منکر کہا۔

اَتْرِبُوا الکِتَابَ فَاِنَّ التُّرَابَ مُبَارَکٌ :۔ تحریر پر مٹی چھڑک دو کیونکہ مٹی برکت والی ہے۔

قلت :۔ علامہ سیوطی کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جسے دیلمی اور ابن عدی نے روایت کی اور یزید بن حجاج کی حدیث سے بھی ہے جسے ابن منیع نے اپنی مسند میں نقل کیا اور ابو نعیم نے ان لفظوں سے کہ فانہ انجح للحاجۃ یعنی یہ ضرورت کو خوب پوری کرتا ہے۔ اور ابو الدرداء کی حدیث سے بھی ہے جسے طبرانی نے "اوسط" میں ان لفظوں سے نقل کیا۔

اِذَا کَتَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُتَرِّبْ فَھُوَ اَنْجَحُ :۔ تم میں سے کوئی جب تحریر کرے تو اسے مٹی سے خشک کرو۔ کیونکہ وہ خوب خشک کرتی ہے۔ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہے جسے ابن عدی نے نقل کیا۔ ان سب کی سندیں ضعیف ہیں۔

حدیث (۱۲) اَرْبَعٌ لَا تَشْبَعُ مِنْ اَرْبَعٍ اَرْضٌ مِنْ مَطَرٍ وَاُنْثٰی مِنْ ذَکَرٍ وَعَیْنٌ مِنْ نَظَرٍ وَعَالِمٌ مِنْ عِلْمٍ :۔ چار چیزیں، چار چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتیں، زمین، بارش سے۔ عورت، مرد سے۔ آنکھ دیکھنے سے۔ عالم، علم سے۔

اسے حاکم نے "تاریخ" میں سیدنا ابو ہریرہ کی حدیث سے اور ابن عدی نے سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کر کے اسے منکر کہا۔

حدیث (۱۳) اِرْحَمُوْا ثَلَاثَۃً عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِیًّا اِفْتَقَرَ وَعَالِمًا بَیْنَ جُھَّالٍ۔ تین شخصوں پر مہربانی کرو، قوم کا سردار ماتحتوں پر۔ مالدار غریبوں پر۔ عالم جاہلوں پر۔

اسے سلیمانی نے "الضعفاء" میں سیدنا انس سے روایت کر کے ضعیف قرار دیا۔ اور ابن جوزی کہتے ہیں فضیل بن عیاض کے کلام کا حصہ (یعنی اسلام) سمجھ میں آتا ہے۔

قلت :۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں اسے ابن حبان نے اپنی "تاریخ" میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور دیلمی نے سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے واہی سندوں سے نقل کیا ہے۔

حدیث (۱۴) اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ۔ روحوں کی بہرہ بندیاں ہیں پس وہ جنہیں پہچانتی ہیں ان سے الفت

کرتی ہیں۔ اور جنہیں نہیں پہچانتی ان سے الگ رہتی ہیں۔

شیخین نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۵) اِسْتَاكُوْا عَرْضًا وَادَّهِنُوْا غِبًّا وَاكْتَحِلُوْا وِتْرًا۔ چوڑائی میں مسواک کرو، تر کرکے تیل ملو، اور طاق سرمہ لگاؤ۔

ابن صلاح فرماتے ہیں میں نے اس کی سند تلاش کی میں نے اس کی اصل نہ پائی اور نہ اس کا ذکر کتب حدیث میں پایا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں اسی معنی میں وہ روایت ہے جسے ابوداؤد نے مراسیل" میں عطاء ابن رباح سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا شَرِبْتُمْ فَاشْرَبُوْا مَصًّا وَاِذَا اسْتَكْتُمْ فَاسْتَاكُوْا عَرْضًا "جب پانی پیو تو چسکی سے پیو اور جب مسواک کرو عرض میں کرو۔

اور بغوی نے "الصحابہ" میں بروایت سعید بن مسیب از بہز یعنی ابن حکیم سے اسکی مثل مرسلاً روایت کی اور اسے ابن مندہ نے دوسری سند سے سعید بن معاویہ قشیری جو کہ بہز کے دادا ہیں سے روایت کی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اس کی سندیں مضطرب ہیں۔

اور دیلمی کی حدیث جو کہ عبداللہ بن مغفل سے ہے التزجیل رغبا یعنی جما کر قائم رکھو" مروی ہے۔

حدیث (۱۶) اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ بِقَيْلُوْلَةِ النَّهَارِ وَعَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ بِاَكْلِ السُّحُوْرِ۔ رات میں نماز کے قیام کے لئے دوپہر کو آرام کرنے سے اور دن میں روزہ رکھنے پر سحری کھانے سے مدد لیا کرو۔

اسے بزار نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے بیان کیا اور سیدنا انس کی حدیث سے بیان کیا کہ

ثلث من الحاقهن الحاق الصوم من اکل قبل ان یشرب وتسحر وقال یعنی نام بالنہار۔ تین چیزیں ہیں جو طاقت پہنچاتی ہیں، روزے کو طاقت پہنچانا پانی پینے سے

پیٹ کھانا کھانے اور سحری کرانے اور ان میں سونے سے ہے۔

حدیث (۱۷) استعینوا علی انجاح حوائجکم بالکتمان فان کل ذی نعمۃ محسود۔ چھپا کر اپنی غرضوں کو پورا کرنے سے مدد لو۔ کیونکہ ہر نعمت والے پر حسد کیا جاتا ہے۔

اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور طبرانی نے "الاوسط" از حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کیا۔

حدیث (۱۸) شددی ازمۃ تنفرجی (گھوڑے کی) لگام کھینچے رہو تاکہ خوب دوڑے۔

اسے دیلمی نے از حدیث علی رضی اللہ عنہ روایت کیا۔

حدیث (۱۹) اشفعوا توجروا: سفارش کرو اجر پاؤگے۔

اسے بخاری و مسلم نے ابو موسیٰ کی حدیث سے اور نسائی نے معاویہ کی حدیث سے روایت کیا۔

حدیث (۲۰) اصل کل داء البردۃ: ہر مرض کی جڑ ٹھنڈک ہے۔

اسے دار قطنی نے "العلل" میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کر کے اسے ضعیف بتایا اور کہا کہ حسن کے لفظوں کی حدیث درستگی سے زیادہ مناسب ہے۔

حدیث (۲۱) اُعطِیَ یُوسُفُ شَطرَ الحُسنِ: یوسف علیہ السلام کو نصف حسن دیا گیا۔

اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی تصنیف میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث، اسی مختصر لفظوں سے بیان کیا حالانکہ صحیح بخاری میں معراج کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہے

حدیث (۲۲) اعقلہا وتوکل: خوب سوچو اور بھروسہ کرو۔

اسے ترمذی نے سیدنا انس کی حدیث سے اور ابن حبان نے عمرو بن امیہ ضمیری کی حدیث سے نقل کیا۔

حدیث (۲۳) الاعمال بالخواتیم۔ عملوں کا مدار انجام کے ساتھ ہے۔

اسے امام بخاری نے سہل بن سعد سے اثناء حدیث میں بیان کیا اور ابن حبان نے معاویہ سے مختصراً بیان کیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عدی نے سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے مختصر روایت کیا کہ

اِنما الاعمال بالخواتیم: بلاشبہ اعمال کا مدار خاتموں کے ساتھ ہے۔

اور طبرانی نے حدیث علی سے ان لفظوں کے ساتھ الاعمال بخواتیمها (اعمال کا مدار اس کے انجام کے ساتھ ہے) تین مرتبہ بیان کیا، اور بزار نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ان لفظوں سے کہ العمل بخواتیمہ (یعنی عمل اس کے انجام کے ساتھ ہے) تین مرتبہ بیان کیا۔ انتہی۔

حدیث (۲۴) افضل العبادة اخرها لا یعرف: افضل عبادت جس کا آخر ہے اسے کوئی نہیں جانتا۔

حدیث (۲۵) افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر: افضل جہاد ظالم حاکم کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔

اسے بیہقی نے "الشعب" میں ابی امامہ کی حدیث سے نرم سند کے ساتھ بیان کیا۔ ان کے نزدیک اس کا ثبوت ہے کہ طارق بن شہاب "مرسل" سے ہے۔

قلت: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث ابوداؤد و ترمذی کے نزدیک ابوسعید کی حدیث سے ہے

حدیث (۲۶) اکثر اهل الجنة البله: کم عقل لوگ زیادہ جنتی ہوں گے۔

اسے بزار نے بروایت انس بیان کیا۔

حدیث (۲۷) اکرموا الخبز: روٹی کی عزت کرو۔

اسے ابوالقاسم بغوی نے "معجم الصحابہ" میں بروایت عبداللہ بن زید مرفوعاً بیان کیا اور ابن قتیبہ نے "الغریب" میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور طبرانی نے بروایت ابن سکینہ بیان کیا۔

حدیث (۲۸) اکرموا حملة القرآن فمن اکرمهم فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ: حاملین قرآن کی عزت کرو ہذا جو ان کی عزت کرتا ہے بلاشبہ وہ میری عزت
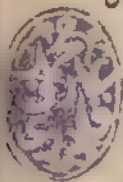
کرے اللہ جو میری عزت کرتا ہے۔ یقیناً وہ اللہ کی عزت کرتا ہے۔
اسے دیلمی نے "الابانۃ" میں بروایت عبد اللہ بن عمر بیان کر کے کہا کہ یہ حدیث بہت غریب ہے۔

حدیث (۲۹) اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البلاد الیک ؛ اے خدا تو نے مجھے میرے نزدیک سب سے محبوب جگہ زمین سے نکالا اب مجھے تو اپنے نزدیک سب سے محبوب شہر میں سکونت فرما۔
اسے حاکم نے اپنی مستدرک میں بیان کیا اور ابن عبد البر کہتے ہیں کہ اس کے ساقط وضعی ہونے میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حدیث (۳۰) اللھم بارک لامتی فی بکورھا ؛ اے خدا میری امت کو اس کی صبح میں برکت دے۔
یہ حدیث صحاح غامدی کی چوتھی حدیث ہے۔

حدیث (۳۱) اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک ؛ اے خدا ان دو شخصوں میں سے کسی ایک سے اپنی طرف سے اسلام کو عزت دے۔
امام ترمذی نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کر کے حسن صحیح کہا اور حاکم نے بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ
اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصۃ ؛ اے خدا خاص عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو عزت دے۔
اور کہا کہ بشرط علی یہ صحیح ہے، اور ابو بکر تاریخی نے عکرمہ سے ذکر کیا کہ ان سے حدیث اللھم ایدِ الاسلام (اے خدا اسلام کی تائید کر)، کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا معاذ اللہ اسلام اس سے زیادہ معزز ہے۔ لیکن یوں کہا "اللھم اعز عمر بالدین او اباجھل۔ (اے خدا عمر یا ابوجہل کو دین سے عزت دے)
قلت :- علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ نیز ابن عمر کے لفظ کے ساتھ خود سیدنا عمر کی حدیث

سے وارد ہے جسے بیہقی نے "الدلائل" میں روایت کیا اور بروایت انس مروی ہے جسے بیہقی نے نقل کیا۔ . . .
. . . . اور بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما مروی ہے جسے حاکم نے نقل کیا
اور بروایت ربیعہ سعدی منقول جسے امام بغوی نے اپنی "معجم" میں ذکر کیا اور بروایت ابن
عباس و خباب مروی ان دونوں سے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بیان کیا۔

اور بروایت عثمان بن ارقم مروی، و مرسلاً سعید بن مسیب اور مرسلاً زہری سے
مروی ان دونوں سے ابن سعد نے "طبقات" میں ذکر کیا۔

اور سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے لفظ سے مروی جسے حاکم نے نقل کیا اور ابن عمر
سے مروی جسے ابن سعد نے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی جسے طبرانی نے
"اوسط" میں اور ابن مسعود سے مروی جسے ابن عساکر نے اور ثوبان سے مروی جسے طبرانی نے
اور مرسلاً حسن سے مروی جسے ابن سعد نے بیان کیا ہے۔ ابن عساکر دونوں حدیثوں
کے لفظوں کے درمیان جمع کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے
پہلے پہل دعا فرمائی پھر جب آپ کو وحی فرمائی گئی کہ ابوجہل ہرگز ایمان نہ لائے گا تو آپ نے سیدنا
عمر کو اپنی دعا میں خاص فرمایا۔ . . . . تو اس میں یہی جواب درست ہے بلاشبہ
آج تک ہر زبان پر "احب العمرین" (دونوں عمر کو پسند کرنے) کے لفظ مشہور ہیں مگر
بسیار جستجو و تلاش کے سند حدیث میں کچھ اصلیت نہیں ہے۔ انتہی

حدیث (۳۲) امرت ان احکم بالظاهر واللہ یتولی السرائر: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
ظاہر پر فیصلہ کروں اور اللہ ہی دلوں کے حالات کا مالک ہے۔

میں ان لفظوں کی سند سے واقف نہیں۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کلام ہے جو کہ "الرسالہ" میں
ہے اور حافظ عماد الدین بن کثیر "تخریج احادیث المختصر" میں فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث
کی سند سے واقف نہیں۔

حدیث (۳۳) امرت ان تنزل الناس منازلهم: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کو ان

کے مرتبوں میں رکھیں ۔

اسے امام مسلم نے مقدمہ میں اور ابو داؤد حاکم نے بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا،

حدیث (۳۴) امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولہم ۔، ہمیں حکم دیا گیا کہ لوگوں کی سمجھ کے مطابق بات کریں ۔

اسے دیلمی نے بسند ضعیف سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جس کے اول میں ہے "انا معاشر الانبیاء الی آخرہ" روایت کیا ہے ۔

قلت : علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ دارقطنی نے "الافراد" میں بروایت سلیمان بن عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن مہران از عبید بن شیخ از مقسم بن عروہ، زابیہ از عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً یہ روایت کی کہ

عاتبوا ارقائکم علی قدر عقولہم : لوگوں کی عقل کے مطابق تم گفتگو کیا کرو ۔

اور فرمایا کہ اسے عبید نے ہشام سے افراداً اور سلیمان نے عبدالملک سے افراداً نقل کیا ہے انتہی ۔

حدیث (۳۵) انا و امتی براء من التکلف ۔ میں اور میری امت تکلف سے بری ہیں ۔

امام نووی نے کہا یہ ثابت نہیں ہے ۔ اور امام بخاری نے سیدنا عمر سے روایت کی کہ فرمایا نھینا عن التکلف" (ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے)

قلت : علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ "مسند الفردوس" میں بروایت زبیر ابن عوام مروی کہ

الا انی بری من التکلف وصلحو امتی : خبردار ہیں اور میری امت کے صالح لوگ تکلف سے بری ہیں ۔

اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بروایت بیہقی از زبیر بن عوام ان لفظوں سے نقل کیا کہ

اللھم انی وصالحو امتی براء من کل متکلف : اے خدا میں اور میری امت کے صالحین ہر تکلف کرنے والے سے بری ہیں ۔

اس حدیث کو ہمنے لفظوں سے بروایت بیہقی از زبیر بن بی ھالہ جو کہ خدیجہ زوجہ نبی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ میں نقل کیا۔ انتہی واللہ اعلم۔

حدیث (۳۶) أَنَا أَفْصَحُ مَنْ نَطَقَ بِالضَّادِ: میں تمام عرب میں زیادہ فصیح ہوں۔

ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث (۳۷) انا مدینۃ العلم وعلی بابھا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازہ۔

امام ترمذی نے اسے حدیث علی کے ضمن میں بیان کرکے منکر کہا اور امام بخاری نے پہلے سے ہی اسے منکر قرار دیا۔ اور حاکم نے "المستدرک" میں بروایت ابن عباس بیان کرکے کہا یہ صحیح ہے ذہبی نے کہا کہ بلکہ یہ موضوع ہے ابوزرعہ نے کہا کتنی ہی باتیں لوگ بے پر کی اڑاتے ہیں۔ اور یحییٰ ابن معین کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اسی ابوحاتم بن سعید نے کہا اور دارقطنی غیر ثابت کہتے ہیں۔ اور ابن رفیق السعید نے کہا کہ یہ ثابت نہیں ہے۔ اور ابن جوزی نے اسے موضوعات میں بیان کیا۔ اور حافظ ابوسعید العلائی الصواب، کہتے ہیں کہ اپنی سند کے اعتبار سے حسن ہے نہ ضعیف ہے نہ صحیح، یہ موضوع ہونے سے بڑھکر ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور اسی طرح شیخ الاسلام ابن حجر نے اپنے فتاوی میں بیان کیا۔ بلاشبہ انہوں نے العلائی کے کلام کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور ابن حجر نے "تعقبات" میں جو میرے نزدیک موضوعات پر مشتمل ہے بیان کیا انتہی۔

حدیث (۳۸) انا من اللہ والمومنون منی: میں اللہ کی جانب سے ہوں اور تمام مسلمان مجھ سے ہیں۔

اس کی سند معلوم نہیں۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے دیلمی عبد اللہ بن جراد سے بغیر سند کے لائے ہیں۔

حدیث (۳۹) انا جلیس من ذکرنی: میں اس مجلس میں موجود ہوتا ہوں۔ جہاں میرا ذکر کیا جائے۔ بیہقی نے "الشعب" میں اسرائیلیات کے ضمن میں بیان کیا پھر اس کے معنی میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ان لفظوں سے لائے کہ

انا مع عبدی ما ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ ۔ میں اپنے اسی بندے کیساتھ ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرے اور اپنے ہونٹوں کو میرے ذکر سے ہلائے ۔

قلت :۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے دیلمی پہلے لفظ کے ساتھ بروایت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لائے ہیں اور اس کی سند بیان نہیں کی ہے ۔ اور اس کی سند بطریق عمرو بن حکم از ثوبان مرفوعاً یہ بیان کی ہے کہ

قال اللہ یا موسیٰ انا جلیس عبدی حین یذکرنی وانا معہ اذا دعانی :۔ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرے اور میں اسکے ساتھ ہوں ۔ جب وہ مجھے پکارے ۔

اور عبد الرزاق اپنی تصنیف میں کعب سے روایت کرتے ہیں کہ

قال موسیٰ یا رب اقریب انت فاناجیک ام بعید فانادیک قال یا موسیٰ انا جلیس من ذکرنی ۔ موسیٰ نے کہا اے خدایا تو بہت قریب ہے کہ میں تجھے مناجات کروں یا تو دور ہے کہ میں تجھے پکاروں فرمایا اے موسیٰ میں اس کا ہمنشین ہوں جو مجھے یاد کرے ۔

پھر میں نے ابن شاہین کو دیکھا کہ انہوں نے الترغیب میں ذکر کے بیان میں کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی احمد بن محمد بن اسماعیل نے ان سے فضل بن سہیل نے ان سے محمد بن جعفر نے یعنی دائنی نے انسے سلام بن مسلم نے بروایت زید عمی از ابن نضرہ از جابر از نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ، حضور نے بیان فرمایا کہ

اوحی اللہ الی موسیٰ یا موسیٰ احب ان یسکن معک بیتک فخر للہ ساجدا ثم قال وکیف تسکن معی بیتی قال یا موسیٰ اما علمت انی جلیس من ذکرنی وحیث ما التمسنی عبدی وجدنی :۔ اللہ نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ میں پسند کرتا ہوں کہ تمہارے گھر تمہارے ساتھ رہوں تو تم اللہ کیلئے سجدہ کرو پھر کہا اے خدا تو کیونکر میرے گھر میں میرے ساتھ رہے گا فرمایا اے موسیٰ کیا تم نہیں جانتے میں اس کا ہمنشیں ہوں جو مجھے یاد کرے اور جس طرح بھی میرا بندہ مجھے التماس کرے وہ مجھے پالیتا ہے ۔

اس حدیث کی سند میں محمد بن جعفر اور اس کے شیخ دونوں متروک ہیں اور یزید عیسیٰ قوی نہیں ہیں۔

حدیث (۴۰) ان الرفق لا یکون فی شیٔ الا زانہ ولا ننزع من شیٔ الا شانہ۔ کسی چیز کی نرمی معلوم نہیں ہوتی جب تک برتا نہ جائے اور کسی چیز کی سختی معلوم نہیں ہوتی جب تک اسکا استعمال نہ ہو۔

اسے امام احمد نے بروایت ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا۔

حدیث (۴۱) ان الرزق یطلب العبد کما یطلبہ اجلہ ۔ بلاشبہ بندہ رزق کا اسی طرح طالب ہے جس طرح اس کی موت اس بندے کی طالب ہے۔

اسے امام بیہقی نے الشعب میں ابوالدرداء سے روایت کیا۔ انہوں نے اور دار قطنی نے کہا کہ یہ مرفوع سے زیادہ صحیح ہے

حدیث (۴۲) ان اللہ یکرہ الرجل البطال ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نکھٹو شخص کو ناپسند کرتا ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے گی۔ بیہقی ابن عدی کے نزدیک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ایسی سند سے جس میں متروک راوی ہے یہ ہے کہ

ان اللہ یحب المومن المحترف ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ پیشہ ور (حرفت) مومن کو دوست رکھتا ہے (اپنی مہر کو)

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور دیلمی کے نزدیک بروایت علی کرم اللہ وجہہ یہ حدیث ہے کہ

ان اللہ یحب ان یری عبدہ تعبا فی طلب الحلال ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے رزق حلال کی جستجو میں مشقت کو دیکھنے کو پسند فرماتا ہے۔

اور سنن سعید بن منصور میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً یہ ہے کہ

انی لاکرہ ان اری الرجل فارغا لا فی عمل دنیا ولا آخرۃ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ناپسند کرتا ہوں کہ بندے کو اس حال میں دیکھوں کہ وہ دنیا اور آخرت کے عمل کو چھوڑے ہوئے ہو۔

حدیث (۴۳) ان اللہ یبعث علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد ھذہ الامۃ امر دینہا ۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ ہر صدی کے شروع میں سے مبعوث فرماتا ہے جو اس امت کے لئے اس کے دینی کاموں کی تجدید فرمائے ۔

اسے ابو داؤد نے بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ۔

حدیث (۴۴) انتظار الفرج عبادۃ ۔ کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے ۔

اسے الخلیلی نے "الارشاد" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ۔

قلت (علامہ سیوطی فرماتے ہیں) کہ ترمذی کے نزدیک سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بسند حسن مروی ہے انتہی ۔

حدیث (۴۵) اولاد المؤمنین فی جبل فی الجنۃ یکفلہم ابراہیم و سارۃ حتی یردھم الی آبائھم یوم القیامۃ ۔ مسلمانوں کے خوردسال بچے جنت کے ایک گوشہ میں جن کی کفالت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بی بی سارہ کرتے ہیں یہاں تک کہ روز قیامت کو ان کے والدین کے سپرد کیا جائے ۔

یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے

حدیث (۴۶) الا انہ لم یبق من الدنیا الا بلاء و فتنۃ ۔ خبردار ہو کہ دنیا باقی نہیں رہتی مگر مصیبت و فتنہ ۔

اسے ابن ماجہ نے بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کیا ۔

حدیث (۴۷) الایمان عقد بالقلب و اقرار باللسان و عمل بالارکان ۔ دل سے اعتقاد اور زبان سے اقرار اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ایمان ہے ۔

اسے ابن ماجہ نے بروایت علی کرم اللہ وجہہ بیان کیا ۔

قلت (علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ابن جوزی موضوعات میں لائے ہیں ۔ جو صحیح نہیں ہے ۔ اب چند وہ حدیثیں مزید بیان کی جاتی ہیں جو اسی حرف کے تحت ہیں ۔

حدیث (۴۸) آیۃ المنافق ثلاثۃ اذا حدث کذب و اذا وعد خلف و اذا اؤتمن خان ۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے ، اور جب[۲] وعدہ

...خلاف کرے اور جب امانت رکھی جائے خیانت کرے۔

اسے شیخین نے بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا۔

حدیث (۴۹) ان اللہ یرزق عبدہ المؤمن من حیث لا یحتسب : اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کو رزق بخشتے ہیں، مگر بے حساب ہے۔

اسے دیلمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۵۰) بردوا بالطعام فان الحار لا برکۃ فیہ : کھانا ٹھنڈا کرکے کھاؤ گرم گرمی میں برکت نہیں ہے۔ اسے دیلمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۵۱) ابدأ بنفسک ثم بمن یلیک : پہلے اپنے آپ سے تقسیم شروع کرو پھر جو تم سے قریب تر ہو۔ نسائی میں بروایت جابر بن عبداللہ ہے کہ

ابدأ بنفسک فتصدق علیها فان فضل شیء فلاهلک فان فضل عن اهلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فهکذا وهکذا : یعنی پہلے اپنے آپ سے شروع کرو۔ پھر اگر کچھ بچ رہے تو اپنے گھر والوں کے لئے ہے پھر اگر کچھ بچ رہے تو اپنے رشتہ داروں کے لئے ہے پھر بھی ان سے بچ رہے تو انکے عزیزوں پھر ان کے عزیزوں کو۔

اور طبرانی میں بروایت جابر بن سمرہ ہے۔

اذا انعم اللہ علی عبد نعمۃ فلیبدأ بنفسه واهل بیته : جب اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے تو پہلے اپنے سے پھر اپنے گھر والوں سے شروع کرے۔

سنن سعید بن منصور میں بسند ہشام بن عروہ ہے کہ سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں تشہد کی تعلیم دی اور السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تک سکھایا اس کے بعد فرمایا۔

ان احدکم یصلی فیسلم ولا یسلم علی نفسه فابدأوا بانفسکم : تم میں سے کوئی نماز پڑھتے تو پھر سلام سے نماز ختم کرے اور اپنے کوئی سلام نہ کرے پھر (دعا کو) اپنے آپ سے شروع کرے۔ اور سنن ابو داؤد میں ابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم کی عادت کریمہ تھی کہ

اذا دعا بدأ بنفسہ۔ جب دعا مانگتے تو اپنے آپ سے شروع فرماتے۔

اور طیالسی نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ اے عبداللہ

ابدأ بنفسک فعلمھا وجاھد فیھا۔ اپنے آپ سے شروع کرو اور اسکی

عادت ڈالو اور کوشش کرو۔ واللہ اعلم۔

حدیث (۵۲) ابلغوا حاجۃ من لا یستطیع ابلاغ حاجتہ فمن ابلغ سلطانا

حاجۃ من لا یستطیع ابلاغھا ثبت اللہ قدمیہ علی الصراط ۔ ان لوگوں کی

حاجتوں کو پہنچاؤ جو اپنی حاجت پہنچانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں پس جو شخص بادشاہ کیسامنے

اس کی حاجت پہنچائے جو وہاں پہنچانیکی طاقت نہیں رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے

قدموں کو پل صراط پر قائم رکھے گا۔ اسے بزنی اور ابو الشیخ نے ابو الدرداء سے روایت کیا۔

حدیث (۵۳) انا ابن الذبیحین ۔ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں۔

اسے حاکم وابن جریر نے بروایت معاویہ بیان کیا کہ ایک بدوی نے حضور اکرم صلے اللہ

علیہ وسلم سے کہا اے دو ذبیحوں کے فرزند، تو حضور نے تبسم فرمایا اور اس پر آپ نے

اسے منع نہ فرمایا۔

حدیث (۵۴) اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم ۔ تم اتباع کرو اور دین میں نئی بات

پیدا نہ کرو یہی تمہارے لئے کافی ہے۔ اسے طبرانی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

حدیث (۵۵) اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لھم دولۃ یوم القیامۃ ۔ اپنے

ہاتھوں کو مسکینوں کے لئے بناؤ کیونکہ انکے ذریعہ قیامت میں دولت ہوگی۔

اسے ابو نعیم نے "الحلیہ" میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۵۶) اثنان فما فوقھما جماعۃ ۔ انفرادیت دو تک ہے دو سے زیادہ جماعت ہے

اسے ابن ماجہ نے ابو موسیٰ سے روایت کیا۔

حدیث (۵۷) احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمٰن ۔ اللہ کے نزدیک

سب سے محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے۔

اسے امام مسلم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۵۸) احب العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اهل الجنة عربی: مجھے تین وجہ سے عرب سے زیادہ محبت ہے ایک یہ کہ میں عربی ہوں دوسرے یہ کہ قرآن عربی ہے۔ تیسرے یہ کہ جنتیوں کی زبان عربی ہے۔

اسے طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۵۹) احثوا التراب فی وجوہ المداحین: بے جا تعریف کرنے والے اور چاپلوسوں اور قصیدہ گویوں کے مونہوں پر خاک ڈالو۔

اسے امام مسلم نے مقداد بن اسود سے روایت ہے۔

حدیث (۶۰) احذروا صفر الوجوہ من غیر علة: بے سبب موٹا بنانے والوں سے بچو۔

اسے دیلمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان لفظوں کے ساتھ روایت کیا۔ فانه ان لم یکن من علة او سهر کان من غل فی قلوبهم المسلمین یعنی موٹا بنانے کی وجہ کسی بیماری یا بیداری سے نہ ہو تو انکے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف غصہ ہے۔

حدیث (۶۱) خذنا فالک من فیک: ہم نے تمہاری بات تمہاری خوش فالی کی لی۔ اسے ابوداؤد نے سیدنا ابوہریرہ سے اور ابوالشیخ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث (۶۲) ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان وجدتم للمسلم مخرجا فخلوا سبیله فان الامام لان یخطیٔ فی العفو خیر من ان یخطیٔ فی العقوبة۔ مسلمانوں پر حد قائم کرنے سے جہاں تک ہو بچو اگر تم مسلمان کے لئے آزادی کی راہ پاسکو تو اسے چھوڑ دو کیونکہ حاکم خطا کرسکتا ہے لیکن معاف کرنے میں غلطی سزا دینے میں غلطی کرنے سے زیادہ بہتر ہے اسے ترمذی و حاکم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً و موقوفاً روایت کیا۔ اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ بعض جرم میں حاکم سے خطا ہوسکتی ہے

مگر عفو میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات سے موقوفاً نقل کیا۔

حدیث (۶۳) ادرؤا الحدود بالشبہات: شبہات کی موجودگی میں قیام حدود سے باز رہو۔

اسے ابن عدی نے اپنی تالیف میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور مسدد نے اپنی مسند میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی۔

حدیث (۶۴) ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین فان المیت یتاذی بجار السوء کما یتاذی الحی بجار السوء: اپنے مُردوں کو صالح لوگوں کے قبرستان میں دفن کرو کیونکہ مردہ برے پڑوسی سے ویسا ہی اذیت پاتا ہے جس طرح زندہ برے ہمسایہ سے اذیت پاتا ہے۔

اسے ابونعیم نے حلیہ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۶۵) اذا اراد اللہ قبض روح عبد بارض جعل لہ فیہا حاجۃ: جب اللہ کسی کی جان کسی خاص جگہ قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے وہاں کی ضرورت دیتا ہے۔

اسے ترمذی نے مطر بن عکامس سے اور طبرانی نے ابوعزہ ہذلی سے روایت

حدیث (۶۶) اذا حج رجل بمال من غیر حلہ فقال لبیک اللہم لبیک قال اللہ لا لبیک ولا سعدیک وحجک مردود علیک: جب کوئی شخص مال حرام سے حج کرتا ہے اور لبیک اللہم لبیک کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیری حاضری نہیں ہے۔ اور تیری نیک بختی نہیں ہے اور تیرا حج تجھ پر رد کیا جائے گا۔

اسے دیلمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۶۷) اذا حدثتم ان جبلاً زال عن مکانہ فصدقوا واذا حدثتم ان رجلاً زال عن خلقہ فلا تصدقوا: جب کوئی کہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا تو تصدیق کرو لیکن جب کوئی یہ کہے کہ فلاں اپنی عادت سے باز آگیا تو تصدیق نہ کرو۔ اسے امام احمد

حدیث (۶۸) اذا حضر العشاء والعشاء فابدؤا بالعشاء ؛ جب رات کا کھانا آجائے اور وقت نماز عشاء بھی تو کھانیکو پہلے شروع کرو۔

ان لفظوں کے ساتھ حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔ جیساکہ اسے عراقی نے کہا ہے۔ انہیں وہم ہو گیا کہ اس کی نسبت ابن ابی شیبہ کی تصنیف کی طرف کردی۔

حدیث (۶۹) اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ؛ جب تجھے شرم و حیا نہیں تو جو چاہے سو کرو۔ اسے امام بخاری نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۷۰) اذا نزل القضاء عمی البصر ؛ جب تقدیر غالب ہوتی ہے تو آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اسے حاکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۷۱) اذا وزنتم فارجحوا ؛ جب تول کرو تو زیادہ تول کر دو (کم نہ دو)

اسے ابن ماجہ نے جابر سے روایت کیا۔

حدیث (۷۲) اذا ولی احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ ؛ جب تمہارا کوئی بھائی مر جائے تو اس کو اچھا کفن دو۔ اسے مسلم نے جابر سے روایت کیا۔

حدیث (۷۳) اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم ؛ اپنے مردوں کی خوبیوں کو بیان کرو اور انکی برائیوں سے زبان کو روکو۔

اسے ابو داؤد اور ترمذی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۷۴) ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی دین اللہ عمر واصدقھم حیاءً عثمان واقضاھم علی وافرضھم زید بن ثابت واقرؤھم ابی واعلمھم بالحلال والحرام معاذ۔ میری امت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں، اور سب سے زیادہ سخت گیر عمر ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں، اور سب سے بڑھ کر قاضی علی ہیں، اور سب سے زیادہ فرض شناس زید ہیں اور سب سے بڑھ کر قاری اُبی ہیں اور حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اسے امام احمد نے انس سے روایت کیا اس کے سوا اور دوسری سندیں بھی ہیں۔

حدیث (۷۵) ارحموا ترحموا ؛ مہربانی کرو تاکہ مہربانی کے تم لائق ہو۔

اسے امام احمد نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۷۶) ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ؛ زمین والوں پر تم رحم کرو تاکہ آسمان والا تم پر رحم فرمائے۔

اسے ابوداؤد ترمذی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۷۷) ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما ایدی الناس یحبک الناس دنیا میں خوب زہد کرو اللہ تمہیں محبوب بنالیگا اور جس میں لوگ مبتلا ہیں۔ اس میں زہد کرو تو لوگ تمہیں محبوب بنالیگے۔ اسے ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے روایت کیا۔

حدیث (۷۸) استمام المعروف افضل من ابتدائہ ؛ نیکی کو آغاز تک سے حد اس کے شروع سے افضل ہے۔

اسے طبرانی نے "الاوسط" میں جابر سے روایت کیا۔

حدیث (۷۹) استعن بیمینک علی حفظک ؛ اپنی حفاظت پر اپنے داہنے (ہاتھ) سے مدد لو۔ اسے طبرانی نے "الاوسط" میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۸۰) استعینوا علی کل صنعۃ باھلہا ؛ ہر حرفت میں اس کے ماہر سے مدد لو۔

ابن النجار اپنی تاریخ میں بالاسناد روایت کو نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ابو نصر مفضل بن علی کاتب الراضی بیان کرتے ہیں کہ وہ ابوالحسن بن فرات کی مجلس میں موجود تھے اور ان کے پاس قاضی ابو عمر محمد بن یوسف بھی تھے تو انہوں نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو ابن فرات نے ابو عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر حرفت میں اس کے ماہر سے مدد لو" ثعالبی نے اسے اپنی کتاب "لطائف واللطف" میں بیان کرکے اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کر دی۔

استعینوا فی الصناعات باھلہا ؛ کاریگری اور ہنر میں اس کے ماہرین سے مدد لو۔

حدیث (۸۱) استغنوا عن الناس ولو بشوص السواک ۔ لوگوں سے بے نیاز رہو اگرچہ مسواک کی ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ اسے طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۸۲) استفرهوا ضحایاکم فانها مطایاکم علی الصراط ۔ اپنی قربانیوں کو فربہ کرو کیونکہ وہ صراط پر تمہاری سواری ہے۔

اسے دیلمی نے بطریق یحییٰ بن عبید اللہ از ابیہ از ابوہریرہ روایت کیا۔ اور اس میں یحییٰ راوی ضعیف ہے۔

حدیث (۸۳) اسمح یسمح لک ۔ سخاوت کرو، تمہیں خوب ملا جائے گا۔

طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

حدیث (۸۴) الاسلام یعلو ولا یعلی علیہ ۔ اسلام سربلند رہے گا۔ اس پر کوئی غالب نہ آئے گا۔ اسے دارقطنی نے عائذ بن عمرو سے روایت کیا۔

حدیث (۸۵) اشتد غضب اللہ علی من ظلم من لا یجد ناصرا غیر اللہ ۔ اللہ کا غضب اس ظالم پر بہت سخت ہوتا ہے جس مظلوم کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہ ہو۔

اسے طبرانی نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔

حدیث (۸۶) اطلبوا العلم ولو بالصین ۔ علم سیکھو اگرچہ چین میں ہو۔

اسے ابن عدی، عقیلی اور بیہقی نے شعب میں، اور عبد البر نے فضل العلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۸۷) اطلبوا الخیر عند حسان الوجوه ۔ بھلائی کو حاصل کرو خوش رو چہرہ والوں سے۔ اسے طبرانی نے "کبیر" میں سیدنا ابن عباس سے اور "اوسط" میں بروایت جابر اور ابوہریرہ، اور عبد بن حمید نے از حدیث ابن عمر اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں از حدیث انس روایت کیا۔ اور تمام نے اپنی "فوائد" میں ابی بکرہ سے اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے "الشعب" میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ شاعر کہتا ہے ؎

انت شرط النبی وقال یوما ۔ اطلبوا الخیر من حسان الوجوه

حدیث (۹۲) اکثر من یموت من امتی بعد قضاء اللہ وقدرہ بالعین۔ میری امت کے زیادہ لوگ اللہ کی قضا و قدر کے بعد عین سے مرینگے۔

اسے بزار نے جابر سے روایت کیا۔

حدیث (۹۳) اکثروا من الصلوٰۃ علی فی اللیلۃ الغراء والیوم الازھر۔ مجھ پر بکثرت درود بھیجکر راتوں کو منور اور دن کو تاباں بنایا کرو۔

اسے بیہقی نے الشعب میں اور طبرانی نے "الاوسط" میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۹۴) اکرام المیت دفنہ۔ میت کی عزت کرنا اس کے دفن میں ہے

اسے ابن ابی الدنیا نے ایوب سے روایت کرتے ہوا کہا گیا ہے کہ

من کرامۃ المیت علی اھلہ تعجیلہ الی حفرتہ۔ گھر والوں پر میت کی عزت میں سے یہ ہے کہ اسکے دفن میں جلدی کریں۔

حدیث (۹۵) اکرموا الشھود فان اللہ یستخرج بھم الحقوق ویدفع بھم الظلم۔ گواہوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے حقوق نکالتا اور ان سے ظلم کو دور کرتا ہے

اسے دیلمی نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کرکے کہا کہ یہ منکر ہے

حدیث (۹۶) اکرموا عمتکم النخلۃ فانھا خلقت من الطین الذی خلق منہ آدم۔ اپنی پھوپھی نخلہ کی عزت کرو کیونکہ وہ اسی مٹی سے بنی ہیں جس سے آدم کی تخلیق ہوئی

اسے ابویعلیٰ اور ابونعیم نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرکے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

حدیث (۹۷) اللھم اجعلنا من المفلحین حین یقول المؤذن حی علی الفلاح۔ اے اللہ ہمیں فلاح پانے والوں میں بنا جبکہ موذن کہے "حی علی الفلاح"

اسے ابن سنی نے معاویہ بن ابی سفیان سے روایت کیا۔

حدیث (۹۸) اللھم خر لی واختر لی۔ اے خدا میرے لئے وہ انتخاب کر جو بہتر

اسے ترمذی نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰۰) اللھم لا تؤمنا مکرک : اے خدا ہمیں اپنی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ بنا۔ اسے دیلمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰۱) اللھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلا : اے خدا تیری ہی آسان کردہ آسانی آسانی ہے۔ اسے حاکم نے سیدنا انس سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰۲) اللھم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک : اے خدا تیری دی ہوئی نحوست کے سوا کوئی نحس نہیں اور تیرے خیر کے سوا کوئی خیر نہیں۔

اسے امام احمد نے روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کیا۔

حدیث (۱۰۳) اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ : اے خدا آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں۔ اسے شیخین نے سیدنا انس سے نقل کیا۔

حدیث (۱۰۴) اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین : اے خدا مسکینی پر زندہ رکھ اور مسکینی پر موت دے اور مسکینوں کے زمرے میں حشر فرما۔

اسے ترمذی نے انس سے اور ابن ماجہ نے ابوسعید سے اور طبرانی نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا اور ابن جوزی اور ابن تیمیہ نے ادعا کیا کہ یہ موضوع ہے حالانکہ جیسا کہ یہ دونوں بکتے ہیں ویسا نہیں ہے۔

حدیث (۱۰۵) اللھم اعنی علی الدین بالدنیا وعلی الاخرۃ بالتقوی : اے خدا دنیا میں دین پر اور آخرت میں تقوے پر میری اعانت فرما۔ اسے دیلمی نے سیدنا علی اور سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰۶) ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا : بلا شبہ اللہ طیب ہے اور طیب ہی کو قبول فرماتا ہے۔ اسے مسلم نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰۷) ان اللہ کتب الغیرۃ علی النساء والجہاد علی الرجال فمن صبرت منھن کان لھا اجر شہید : بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے غیرت کو عورتوں پر اور

رجہاد کو مردوں پر فرض کیا اب جو عورتیں غیرت پر صبر کریں ان کے لئے شہید کا ثواب ہے۔
اسے طبرانی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰۸) ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم۔ بلاشبہ اللہ نے تم پر حرام کی ہوئی چیزوں میں تمہاری شفا نہیں رکھی ہے۔
اسے حاکم نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور ابویعلی اور ابن حبان نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا۔

حدیث (۱۰۹) ان اللہ یبغض السائل الملحف۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ گڑگڑا کر لوگوں سے سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔ ابونعیم نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۱۰) ان اللہ یحب کل قلب حزین۔ اللہ تعالیٰ ہر غمزدہ دل کو محبوب رکھتا ہے۔ اسے طبرانی نے سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۱۱) ان اللہ یحب الشاب التائب۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے نوجوان کو محبوب رکھتا ہے۔ اسے ابوالشیخ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۱۲) ان اللہ یحب اذا عمل احدکم عملاً ان یتقنہ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے جب تم میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور وہ اس پر یقین رکھتا ہے۔
اسے ابویعلی نے عائشہ صدیقہ سے اور ابن عساکر نے بطریق عبدالرحمن بن حارث اذا صریح اخت ماسیہ روایت کیا۔

حدیث (۱۱۳) ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ دعا میں گڑگڑانے والے کو محبوب رکھتا ہے۔ اسے ابوالشیخ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث (۱۱۴) ان للہ ملائکۃ فی الارض تنطق علی السنۃ بنی آدم بما فی المرء من الخیر والشر۔ بے شک زمین میں اللہ کے فرشتے بنی آدم کی ان بولیوں کو جن میں وہ نیکی بدی کرتے ہیں سمجھتے ہیں۔ اسے دیلمی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۱۵) ان اللہ ینزل الرزق علی قدر المؤنۃ وینزل الصبر علی قدر

البلاء ۔ اللہ تعالیٰ رزق کو بقدر مشقت و محنت اور صبر کو بلا کی مقدار پر اتارتا ہے۔
اسے ابن لال نے مکارم الاخلاق میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث (۱۱۶) ان اللہ یحب الرجل الشعرانی ویکرہ المرأۃ الشعرانیۃ ۔ اللہ تعالیٰ بکثرت بال والے آدمی کو پسند کرتا ہے اور بالوں والی عورت کو ناپسند کرتا ہے۔
عبد الغافر فارسی ۔ مجمع الغرائب میں کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں ہے کہ
ان اللہ یحب الرجل الشعر ویبغض المرأۃ الشعرۃ ۔ اللہ تعالیٰ بکثرت بالوں والے مرد کو پسند کرتا ہے اور بکثرت بالوں والی عورت سے ناراض ہوتا ہے۔
حدیث (۱۱۷) ان اللہ یعطی العبد علی قدر نیتہ ۔ اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی نیت کی مقدار پر عطا فرماتا ہے ۔ دیلمی نے ابو موسیٰ کی حدیث کو مرفوعاً روایت کیا کہ
نیۃ المؤمن خیر من عملہ وان اللہ عزوجل لیعطی العبد علی نیتہ ما لا یعطیہ علی عملہ
یعنی مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے کیونکہ اللہ عزوجل بندے کی نیت پر اتنا دیتا ہے
جتنا اس کے عمل پر نہیں دیتا۔
یہ اس لئے ہے کہ نیت میں ریا کا دخل نہیں ہوتا اور عمل میں ریا شامل ہو جاتی ہے۔
حدیث (۱۱۸) ان اللہ یدعو الناس یوم القیامۃ بامہاتہم سترا منہ علی عبادہ ۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ لوگوں کو انکی ماؤں کے نام سے پکارے گا اپنے بندوں پر پردہ رکھتے ہوئے۔
اسے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
حدیث (۱۱۹) ابن آدم حریص علی ما منع منہ ۔ انسان کو جس چیز سے روکا جاتا ہے اسی کا وہ حریص ہوتا ہے۔ اسے دیلمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
حدیث (۱۲۰) ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ ۔ تم جس پر اجر لو گے ان میں سب سے زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔
اسے امام بخاری نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث (۱۲۱) ان ابخل الناس من بخل بالسلام ۔ لوگوں میں وہ سب سے زیادہ بخیل ہے

جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔ اسے ابو یعلیٰ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۲۲) ان اسوأ الناس سرقۃ الذی یسرق من صلاتہ۔ لوگوں میں وہ چور بہت برا ہے جو اپنی نماز کو چراتا ہے۔

اسے امام احمد نے سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۲۳) ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب۔ بے شک جھگڑے میں جھوٹ سے آسودہ بولتا ہے۔

اسے ابن سنی اور ابو نعیم نے عمران بن حصین سے ابو نعیم نے سیدنا علی مرتضیٰ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۲۴) ان لجواب الکتاب حقا کرد السلام۔ خط کا جواب ایسا ہی لازم ہے جیسا کہ سلام کا جواب۔

اسے دیلمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۱۲۵) ان لصاحب الحق مقالا۔ بے شک حق والے کو بولنے کا حق ہے۔

اسے شیخین نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث (۱۲۶) ان المیت یؤذیہ فی قبرہ ما یؤذیہ فی بیتہ۔ بلا شبہ مردے کو وہ چیز تکلیف پہنچاتی ہے جو اسے گھر میں تکلیف پہنچاتی ہے۔

اسے دیلمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بلا سند روایت کیا۔

حدیث (۱۲۷) ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشر وان من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبیٰ لمن جعل اللہ مفاتیح الخیر علی یدیہ۔ کچھ لوگوں کے پاس بھلائی کی کنجیاں ہوتی ہیں جن سے برائیاں بند ہوتی ہیں اور کچھ لوگوں کے پاس برائی کی کنجیاں ہوتی ہیں جن سے بھلائی بند ہوتی ہے تو اسے خوشی ہو جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کی کنجیاں دی ہیں۔

اسے ابن ماجہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۲۸) ان اللہ یکرہ الحبر السمین ؛ اللہ تعالیٰ تو مند فربہ جسم والے یہودی عالم کو ناپسند کرتا ہے۔

ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن صیف سے فرمایا مجھے خدا کی قسم ہے کیا تو نے توریت میں نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ موٹے عالم کو ناپسند کرتا ہے؟ کیونکہ وہ حبر سمین یعنی موٹے جسم والا عالم تھا۔ اور بیہقی نے الشعب میں کعب سے روایت کی انہوں نے کہا۔

ان اللہ یبغض اھل البیت اللحمین و الحبر السمین ؛ اللہ تعالیٰ بیت اللحم والے اور موٹے جسم والے یہودی عالم سے ناراض ہوتا ہے۔

اور ابن بخاری نے اپنی تاریخ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا۔

ایاکم والبطنۃ فی الطعام والشراب فانھا مفسدۃ للجسد مورثۃ السقم، مکسلۃ عن الصلوٰۃ وعلیکم بالقصد فیھما فانہا اصلح للجسد وابعد من السرف وان اللہ لیبغض الحبر السمین ؛ مسلمانو تم اپنے شکموں کو بہت زیادہ کھانے پینے سے بچاؤ کیونکہ یہ جسم میں فساد اور بیماری پیدا کرتی اور نماز سے سست بناتی ہے۔ تم ان میں میانہ روی اختیار کرو کیونکہ یہ جسم کو درست رکھتی ہے۔ بلاشبہ فربہ جسم والے عالم سے خدا ناراض ہوتا ہے۔

حدیث (۱۲۹) انت ومالك لابيك ؛ تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔

اسے ابو یعلیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور طبرانی نے المعجم الصغیر میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۰) انا امۃ اُمیۃ لا نکتب ولا نحسب ؛ ہم مادر زاد اُمی ہیں۔ ہم (دنیاوی استاد کے سکھانے سے) نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں

اسے شیخین نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۱) انما حر جهنم علی امتی مثل الحمام: حقیقت یہ ہے کہ میری اُمت پر جہنم کی گرمی، حمام کی مانند ہے۔

اسے طبرانی نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۲) انما العلم بالتعلم: علم وہی ہے جو پڑھایا جائے۔

اسے طبرانی نے سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۳) انما یعرف الفضل لاهل الفضل اهل الفضل: بلاشبہ صاحب فضیلت کی فضیلت کو صاحب فضیلت ہی جانتے ہیں۔

اسے دیلمی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۴) انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے بہت زیادہ رحم کرنے والوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

اسے شیخین نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۵) انصر اخاک ظالما او مظلوما: اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو۔

اسے امام بخاری نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۶) انفق، انفق علیک: خرچ کرو کہ تم پر بھی خرچ کیا جائے۔

اسے امام بخاری نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۷) انفق بلالا ولا تخش من ذی العرش اقلالا: بے فکر ہو کر خرچ کرو اور صاحب عرش اللہ سے کمی کا خوف نہ کرو۔

اسے بزار نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۸) اهل القرآن هم اهل الجنة وخاصته: قرآن پر عمل کرنے والے ہی خصوصیت کے ساتھ جنتی ہیں۔

اسے ابن ماجہ اور امام احمد نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳۹) اول ما یسئل العبد عن الصلوٰۃ: بندے سے سب سے پہلا

سوال نماز کے بارے میں ہوگا۔

اسے حاکم نے "الکنی" میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو داؤد کے نزدیک کسی کی نقل تمیم داری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حدیث (۱۴۰) اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ ۔ روز قیامت میں سب سے زیادہ میرے قریب مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والے ہوں گے۔

اسے ابن حبان اور ترمذی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۴۱) ایاک و ما یعتذر منہ ۔ ایسے کام سے بچو جس کی بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

اسے حاکم نے "المستدرک" میں سیدنا سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً اور طبرانی نے "الاوسط" میں سیدنا ابن عمر اور جابر سے مرفوعاً اور ابن عساکر نے تاریخ میں ابن ابو ذیب سے مرفوعاً روایت کیا ان سب کے لفظ یہی ہیں۔ اور دیلمی نے سیدنا انس سے مرفوعاً یہ ذکر کیا کہ ایاک و کل ما یعتذر منہ ۔ تم ہر ایسے کام سے بچو جس کی بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

حافظ ابن حجر نے "زہر فردوس" میں اسے حسن کہا۔ اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور امام احمد نے الایمان میں اور طبرانی نے "الکبیر" میں عمدہ سند کے ساتھ سعد بن عمارہ انصاری سے جو بنی سعد ابن بکر کے بھائی ہیں اور انہوں نے صحبت اٹھائی ہے، موقوفاً روایت کیا کہ

انظر الی ما یعتذر منہ من القول والفعل فاجتنبہ ۔ ایسے قول و فعل سے جس کی معذرت کرنی پڑے غور کرو اور اس سے بچو۔

اور ابونعیم نے دوسری سند کے ساتھ انہیں سے مرفوعاً روایت کیا اور امام احمد نے اپنی سند میں ابی العالیہ سے اور حبیب بن حرث سے مرفوعاً روایت کیا کہ

ایاک و ما یسوء الاذن ۔ جو بات کانوں کو بری لگے اس سے بچو۔

اور ابن سعد نے "الطبقات" میں عاص بن عمرو طفاری سے انہوں نے اپنی چچی سے روایت کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئیں تو انہوں نے حضور سے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ مجھے نفع بخشے۔ آپ نے فرمایا ایاک و ما یسوء الاذن ثلاثاً (جو کان کو

بری بات اس سے بچو سے تین مرتبہ فرمایا) نیز انہوں نے ہی سعید بن جبیر سے روایت کیا۔ کہ فرمایا۔ ایاک وما یعتذر منہ فان لا یعتذر من خیر۔ ایسی باتوں سے بچو جن کی معذرت خواہی کرنا پڑے۔ کیونکہ بھلائی میں معذرت خواہی نہیں ہے۔

اور صابونی نے "المائتین" میں اور ابن عساکر نے بطریق شہر بن حوشب از سعد بن عبادہ نقل کیا کہ انہوں نے اپنے فرزند کو نصیحت کی کہ ایاک وکل شیئ یعتذر منہ یعنی ہر اس چیز سے بچو جس سے معذرت خواہی کرنی پڑے۔ اور امام احمد نے "الزھد" میں بطریق عکرمہ بن خالد نقل کیا کہ انہوں نے اپنے لڑکے سے فرمایا ایاک وما یعتذر منہ من القول والعمل ما بدا لک یعنی جس سے معذرت خواہی کرنی پڑے ایسے قول وعمل سے بچو اور اس کے سوا جو چاہو کرو۔ امام احمد نے بطریق علی بن زید روایت کی کہ سعد بن مالک نے اپنے بیٹے سے فرمایا ایاک وما یعتذر منہ فانہ لا یعتذر من خیر یعنی معذرت خواہی کرنے والی باتوں سے بچو کیونکہ بھلائی میں معذرت ہی نہیں ہے۔ نیز سفیان سے یہ روایت نقل کی کہ انہوں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ معاذ بن جبل نے فرمایا ایاک وما یعتذر منہ یعنی معذرت خواہی کرنے والی باتوں سے بچو۔ اور ابن عساکر نے میمون بن مہران سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ میری چار باتوں کو یاد رکھنا۔

(۱) بادشاہوں کی صحبت اختیار نہ کرنا۔

(۲) نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے بچنے کی تلقین کرنا۔

(۳) اپنی بیوی کے قریب نہ جانا جب وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہی ہو۔

(۴) صلہ رحمی کو قطع نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے کٹ جائے گا۔ اور آج کوئی ایسی بات نہ کرنا جس کی کل اسے معذرت کرنی پڑے۔

حدیث (۴۴) ایاک والطمع۔ حرص ولالچ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

اسے حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ فانہ الفقر الحاضر (حاشیہ مناوی موجود ہے)

حدیث (۱۴۳) یاکم وخضراء الدمن: دمن کے خضرے پنے کو بچاؤ۔
دیلمی نے ابی سعید سے روایت کیا۔

حدیث (۱۴۴) الایمان یزید وینقص: (محاسن) ایمان کم وبیش ہوتے رہتے ہیں۔ اسے امام احمد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۴۵) الائمۃ من قریش: امامت وخلافت قریش میں ہے
اسے امام احمد نے ابوبردہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۴۶) ان من العصمۃ ان لا تجد: بیشک معصومیت سے نہیں ملتا
عبد اللہ بن احمد نے "زوائد الزھد" میں عون بن عبد اللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا اس کی مراد یہ ہے کہ دنیا کی کسی چیز کو عصمت کے ذریعہ حاصل کرنا چاہو تو تم اسے نہیں پا سکتے۔

حدیث (۱۴۷) اسجد للقرد فی زمانہ: کسی زمانہ میں بندر کو سجدہ کیا گیا۔
اسے ابونعیم نے "الحلیۃ" میں حماد بن سے نقل کیا انہوں نے کہا ایسا کب ہے۔
پھر انہوں نے اسے بیان کیا۔ انتہی۔

حرف الباء

حدیث ۱: الباذنجان لما اکل لہ: بیگن کے کیا کہنے؟ جب آپ نے اسے کھایا۔
یہ باطل اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور عوام میں سے جو یہ کہتے ہیں کہ انہ اصح من حدیث ماء زمزم لما شرب لہ یعنی یہ زمزم کے پانی کے پینے کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جب کہ آپ نے سے پیا ہو یہ ان کی بڑی ہی سخت اور بری خطا وغلطی ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں میں اسکی سند سے واقف نہیں، مگر یہ تاریخ بلخ میں ہے جو کہ موضوع ہے۔ انتہی۔

حدیث ۲: بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ: غریبوں مسافروں سے

اسلام شروع ہوا اور عنقریب انہیں کیطرف لوٹے گا جیسا کہ شروع ہوا۔

اسے امام مسلم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۲ :۔ البرکۃ مع اکابرکم : برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے۔

اسے ابن حبان اور حاکم نے بیان کر کے دونوں نے صحیح کہا۔ اور اسے بزار نے "الافتراح" میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے صحیح کہا۔ اور ابن عدی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۳ :۔ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق : مجھے مکارم اخلاق کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

اسے امام مالک نے "موطا" میں اور طبرانی نے سیدنا جابر سے بیان کیا۔

قلت :۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور امام احمد نے معاذ بن جبل سے نقل کیا۔

حدیث ۴ :۔ البلاء موکل بالمنطق : مصیبت وبلا گفتگو پر موقوف ہے۔

اسے ابن لال نے "مکارم اخلاق" میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیلمی نے ابوالدرداء سے روایت کیا۔

قلت :۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور دیلمی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور امام احمد نے "الزہد" میں انہیں سے موقوفاً اور ابن سمعانی نے اپنی تاریخ میں علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ اس حرف کے تحت مزید احادیث یہ ہیں۔

حدیث ۵ :۔ باکروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطی الصدقۃ : صدقہ نیت تو صبح کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ پر چھا نہیں سکتی۔

اسے طبرانی نے "الاوسط" میں سیدنا علی مرتضیٰ سے اور ابوالشیخ نے سیدنا انس سے روایت کیا۔

حدیث ۶ :۔ البحر طبق من جہنم : بحر جہنم کا ایک طبقہ ہے۔

اسے امام احمد نے یعلی امیہ سے روایت کیا۔

حدیث ۷ :۔ البخیل من ذکرت عندہ ثم لم یصل علیّ : بخیل وہ ہے جس کے

سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ تجھ پر درود نہ پڑھے۔

اسے ترمذی نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۸:۔ بسم اللہ فی اوّل الشھادۃ :۔ گواہی دینے میں سب سے پہلے بسم اللہ ہے۔

حدیث ۹:۔ بنی الدین علی النظافۃ :۔ دین کی بنیاد نظافت (ستھرائی) پر ہے۔

عراقی تخریج الاحیاء میں کہتے ہیں میں نے اسے ان لفظوں سے نہ پایا بلکہ ابن حبان کی "الضعفاء" میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے یہ ہے کہ

تنظفوا فان الاسلام نظیف :۔ ستھرائی حاصل کرو کیونکہ اسلام ستھرا ہے۔

اور طبرانی "معجم الاوسط" میں بسند ضعیف سیدنا ابن مسعود سے یہ ہے کہ النظافۃ تدعوا الی الاسلام (ستھرائی اسلام کی طرف بلاتی ہے) اور اس سے زیادہ قریب روایت ہے جسے ترمذی نے سعد بن وقاص سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ

ان اللہ نظیف یحب النظافۃ فنظفوا افنیتکم :۔ اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے۔ اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے تو تم اپنے جسم و لباس اور اپنے گھر کو پاکیزہ رکھو۔

حدیث ۱۰:۔ بورک لامتی فی بکورھا :۔ میری امت کے لئے ان کی صبحوں میں برکت رکھی گئی ہے۔

اسے طبرانی نے "الاوسط" میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۱:۔ بئس مطیۃ الرجل زعموا :۔ لوگوں کے گمان میں چیستیاں پیدا کرنے والا بہت برا ہے۔

امام احمد و ابوداؤد نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

حدیث ۱۲:۔ بین کل اذانین صلاۃ :۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔

شیخین نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کیا۔

حدیث ۱۳:۔ بعثت بجوامع الکلم واختصر لی الکلام اختصارا :۔ مجھے جوامع

علم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا اور میرے لئے کلام بہت مختصر کر دیا گیا۔

بیہقی نے "شعب" میں اور دیلمی نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حدیث ۲۹: بعثت بالحنیفیۃ السمحۃ: مجھے مکمل طور پر یکسوئی کے ساتھ مبعوث کیا گیا

امام احمد نے ابی امامہ سے روایت کیا

حرف التاء

حدیث ۱۔ تختموا بالعقیق فانہ ینفی الفقر: عقیق کے ساتھ انگوٹھی پہنو کیونکہ یہ محتاجی کو دور کرتا ہے۔

اسے دیلمی نے متعدد سندوں کے ساتھ سیدنا انس، عمر، علی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ اور المطرزی کی "یواقیت" میں ہے کہ ابو القاسم مرتلی سے اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو فرمایا صحیح ہے اور کہا کہ یائے تحتیہ کیساتھ بھی مروی ہے یعنی

تمسکوا بالعقیق و تیمنوا بہ: عقیق کے ساتھ سکون حاصل کرو اور اسی سے (دلکو) قائم رکھو۔

تنبیہ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ ابن عدی نے سند ضعیف کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا کہ "تختموا بالعقیق فانہ مبارک"

عقیق کے نگینہ کی انگوٹھی پہنو کیونکہ یہ برکت والی ہے۔ انتہی۔

حدیث ۲۔ ترک العشاء مھرمۃ: عشاء کو چھوڑنے والا لاغر بوڑھا ہے

اسے ابن ماجہ نے جابر سے اور ترمذی نے انس سے روایت کیا اور دونوں کی سندیں ضعیف ہیں اور الصغانی نے کہا کہ موضوع ہیں۔

حدیث ۳۔ تزوجوا فقراء یغنکم اللہ: محتاج لوگ نکاح کریں اللہ تعالیٰ انہیں تونگر کر دے گا۔

اس کی سند معروف نہیں۔ لیکن صحیح میں ابن حبان اور حاکم سے ہے ثلاثۃ حق علی اللہ ان یغنیہم الناکح یستعفف (اللہ پر تین حق ہیں) جنکی بنا پر اللہ انہیں تونگر کرتا ہے ایک نکاح کرنے والا، اگر پاکیزہ رہنا چاہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ مصنف پر کتابت کی زیادتی ہے ورنہ دراصل یغنیہم اللہ ہے یعنی عین کے ساتھ اعانت سے ہے۔ اسی کے قریب ترین وہ روایت ہے۔ جسے دیلمی نے سیدنا عائشہ صدیقہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ تزوجوا النساء فانھن یاتین بالمال (عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ (خدا کے یہاں سے) مال لاتی ہیں)

اس کی دلیل میں یہ حدیث بھی ہے کہ التمسوا الرزق بالنکاح (رزق کو نکاح سے تلاش کرو) جسے دیلمی نے سیدنا ابن عباس سے روایت کیا۔

حدیث ۴ - تفکروا فی کل شیئ ولا تفکروا فی اللہ ؛ ہر چیز میں غور و فکر کرو۔ مگر کنہ ذات باری میں تفحص نہ کرو

اسے ابن شیبہ نے "کتاب العرش" میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور ابونعیم نے "الحلیہ" میں مرفوعاً بلفظ تفکروا فی خلق اللہ ولا تفکروا فی اللہ - (اللہ کی مخلوق میں فکر کرو مگر ذات باری کی کنہ میں تفحص نہ کرو) روایت کیا۔

حدیث ۵ - تقول النار یوم القیامۃ للمومن یا مومن جز فقد اطفأ نورک لھبی ؛ روز قیامت مومن سے جہنم کی آگ کہے گی گزر جا کیونکہ تیرے نور ایمان سے میری آگ کی لپٹ ختم ہوتی ہے۔

ابن عدی نے یعلی بن امیہ سے نقل کرکے کہا کہ وہ منکر ہے اور ترمذی الحکیم نے نوادر الاصول میں بیان کیا۔

حدیث ۶ - تمکث احدٰکن شطر دھرھا لا تصلی ؛ ایک زمانہ تک رہنے والی بعض عورتیں نماز ادا نہیں کرتیں۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہے اور ابن جوزی نے کہا کوئی نہیں جانتا اور

امام نودی فرماتے ہیں کہ یہ باطل ہے اور بیہقی نے کہا میں نے اسے تلاش کیا یہ مجھے نہ ملی۔
اور نہ اس کی سند ہی کو پایا۔
قلت: مناسب اس حرف کے مزید احادیث بیان کئے جاتے ہیں۔
حدیث ۷۔ تعلموا الفرائض فانہ نصف العلم: فرائض کو سیکھو کیونکہ یہ نصف علم ہے۔ ابن ماجہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث ۸۔ تهادوا تحابوا: باہم تحفے دو تاکہ باہمی محبت بڑھے۔
طبرانی نے "الاوسط" میں سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔
حدیث ۹۔ تمعددوا واخشوشنوا وامشوا حفاۃ:
طبرانی نے عبد ابن حدرد سے روایت کیا۔
حدیث ۱۰۔ التائب من الذنب کمن لاذنب لہ: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔
ابن ماجہ نے سیدنا ابن مسعود سے اور دیلمی نے سیدنا انس اور ابن عباس سے اور طبرانی نے الکبیر میں ابو سعید انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔
حدیث ۱۱۔ التدبیر نصف المعیشۃ والتودد نصف العقل والہم نصف الہرم وقلۃ العیال احد الیسارین: تدبر کرنا آدھی زندگی ہے اور دوستی کرنا آدھی عقل ہے اور غم کرنا نصف بڑھاپا ہے اور عیال کی کمی ہے۔ دونوں میں جو آسان ہو۔
دیلمی نے سیدنا انس سے روایت کیا اور امام احمد نے "الزھد" میں یونس بن عبید سے روایت فرمائی کہ کہا گیا ہے "التودد الی الناس نصف العقل وحسن المسئلۃ نصف العلم والاقتصاد فی المعیشۃ یلقی عنک المؤنۃ" یعنی لوگوں سے محبت و دوستی کرنا آدھی عقل ہے اور اچھا سوال نصف علم ہے اور زندگی میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی مشقت کو تم سے دور کرتا ہے۔

حدیث ۱۲ - التکبیر جزم: خدا کی کبریائی یقینی ہے۔

اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابراہیم نخعی سے اس اضافہ سے بیان کیا والتسلیم جزم والقراۃ جزم والاذان جزم یعنی سلام پھیرنا یقینی ہے قرات کرنا یقینی ہے اور اذان کہنا یقینی ہے۔ اور انہیں نے دوسری سند سے ان سے روایت کی کہ تکبیر پر یقین رکھتے سے مراد یہ ہے کہ کسی قسم کا شک تردد نہ ہو۔

حرف الجیم

حدیث ۔ (۱) الجار قبل الدار والرفیق قبل الطریق والزاد قبل الرحیل: گھر سے پہلے پڑوسی کو سفر سے پہلے ساتھی کو اور کوچ سے پہلے سفر خرچ کی جستجو کرو۔

اسے خطیب نے "الجامع" میں علی و رافع بن خدیج سے بسند ضعیف روایت کیا۔

حدیث (۲) جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا و بغض من اساء الیہا: جو اس سے اچھا سلوک کرے اس کی محبت اور جو اس سے برا سلوک کرے اس سے نفرت پر قلوب مجبور کئے گئے۔

اسے بیہقی نے الشعب میں ابن مسعود سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کرکے کہا۔ یہ محفوظ ہے اسے ابن عدی نے کہا کہ یہ معروف ہے۔

حدیث (۳) الجماعۃ رحمۃ والفرقۃ عذاب: جماعت رحمت ہے اور اس سے جدائی عذاب ہے۔

امام احمد نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا اس کی سند ضعیف ہے۔

حدیث (۴) الجنۃ تحت اقدام الامہات: ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔

اسے امام مسلم نے سیدنا انس سے روایت کیا۔

قلت: بقیہ اس حرف کی حدیثیں مندرج ہیں۔

حدیث (۵) جنبوا مساجدکم مجانینکم و صبیانکم: اپنی مسجدوں کو پاگلوں

اور بچوں سے محفوظ رکھو۔

ابن ماجہ نے واثلہ بن اسقع سے اور طبرانی نے ابو الدرداء اور ابوامامہ سے روایت کیا

حدیث (۶) الجمعۃ حج المساکین ؛ نماز جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔

ابن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

حدیث (۷) الجبن والجراۃ غرائز یضعہا اللہ حیث یشاء ؛ بزدلی اور بہادری طبعی چیز ہے اسے اللہ جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے۔

ابو یعلی نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حدیث (۸) : لجالس وسط الحلقۃ ملعون ؛ گھیرے کے درمیان (نگہبانی بغیر اجازت) بیٹھنا لعنت کا موجب ہے ابوداؤد نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے

حدیث (۹) :- الجبروت فی القلب ؛ قوت وطاقت دل میں ہے

ابن لال نے "مکارم اخلاق" میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰) :- الجالب مرزوق والمحتکر ملعون ؛ نفع لینا نعمت ہے اور غلہ کو روکے رکھنے والا ملعون ہے

ابن ماجہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حرف الحاء

حدیث (۱) حب الدنیا رأس کل خطیئۃ ؛ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔

بیہقی نے الشعب میں مراسیل حسن سے مرفوعاً اور ابن ابی الدنیا نے مکائد الشیطان میں مالک بن دینار کے کلام سے اور بیہقی نے "الزھد" میں عیسیٰ بن مریم السلام یونس کے کلام سے اور تاریخ مصر میں سعد بن مسعود کے کلام سے روایت کیا۔

قلت - علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو موضوعات میں شمار کرایا گیا ہے۔ اور اسے شیخ الاسلام ابن حجر رضی اللہ عنہ تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابن المدینی نے مراسیل حسن کی تعریف کی ہے اور ان کے نزدیک اس کی سند بھی حسن ہیں - اللہ

اس حدیث کو دیلمی بروایت سیدنا علی المرتضیٰ سے لائے ہیں۔ اور بہت اپنی سند میں لکھا ہے۔ مگر انہوں نے اس کی سند کو بیان نہیں کیا۔ اور یہ حدیث تاریخ ابن عساکر میں سعد بن مسعود صدفی تابعی سے ان لفظوں سے مروی ہے حب الدنیا راس کل الخطاء یعنی ہر خطا کی بنیاد دنیا کی محبت ہے۔ انتہی۔

حدیث (۲) حبب الی من دنیاکم ثلاث، الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ٭ "تمہاری دنیا کی تین چیزیں مجھے محبوب کر دی گئی ہیں۔ خوشبو، بیبیاں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں کی گئی۔

اسے نسائی اور حاکم نے سیدنا انس سے بدون لفظ ثلاث کے روایت کیا۔

قلت علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور یہ بعض دیگر سندوں سے بیہقی نے اپنی سنن میں بلفظ انما حبب الی آخرہ نقل کیا۔

حدیث (۳) حبک الشئی یعمی ویصم ٭ تمہیں کسی چیز کی محبت اندھا بہرہ بنا دیتی ہے

اسے ابوداؤد نے ابوالدرداء سے روایت کیا، اور موقوف ہونا زیادہ قرین ہے۔ اور معاویہ بن سفیان سے روایت ثابت نہیں ہے

حدیث (۴) الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنۃ ٭ امام حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

اسے ترمذی نے ابوسعید سے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کیا۔ اب مزید کچھ حدیثیں اسی حرف کی بیان کرتا ہوں۔

حدیث (۵) حق الحوا الباعت فانھم لاذمۃ لھم ٭ مال روک کر بیچنے والوں کو مٹا دو کیونکہ ان کے لئے کوئی عہد نہیں ہے

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور مسند ابو یعلیٰ میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت سے مرفوعا ہے کہ المغبون لا ماجور ولا محمود ٭ مال کو روک کر بیچنے والے نہ اجر پائیں گے اور نہ یہ عمل محمود ہے۔

اسے ابوالقاسم بغوی نے اپنی "معجم" میں روایت کامل ابن طلحہ، ابی ہشام نقاد سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں بصرہ سے سامان لیکر سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی خدمت آیا تو انہوں نے مال کو جلد فروخت کرنے کی تلقین فرمائی میں نے کہا اے ابن رسول اللہ میرا بصرے سے مال اس لئے لایا ہوں کہ اسے اس وقت تک روکوں کہ لوگ اس کی طرف دوڑا کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا مجھے میرے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی ہے کہ المحتکر ملعون والجالب مرزوق (مال کو روک کر بیچنے والا ملعون ہے اور لانے والا مرزوق ہے) اور بغوی کہتے ہیں کہ اس حدیث کا ابن طلحہ کا یہ وہم ہے۔ کیونکہ دوسرے راوی نے ابی ہشام سے یہ نقل کیا ہے کہ میں مال لیکر علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ ابوسعید حسن بن علی عدوی نے اسے کامل سے روایت کیا اور اس میں علی بن ابی طالب زیادہ ہے مگر انہوں نے اس حدیث کو امام حسن سے منسوب کیا ہے نہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہما سے پھر میں نے شیخ الاسلام ابن حجر کے خط میں دیکھا جنہوں نے منتخب فیروزات کے سلسلہ میں مرویات کے ضمن میں بیان کیا جو کہ بالاسناد صخر سے مروی ہے کہ فرمایا ماالسوا اهل الاسواق فانهم انذال (بازار میں مال کو روک کر بیچنے والوں کو تنبیہ کرو کیونکہ یہ ذلیل حرکت ہے) اور ابن محمد حسن بن جوہری مشیخہ میں سند قوی کے ساتھ سفیان ثوری سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا کہ کہا کیا کہ ماآسوا الباعة فانهم لاخلاق لهم (مال روک کر بیچنے والوں کو خبردار کرو کیونکہ ان کا کوئی اخلاق نہیں ہے۔

حدیث ۶:۔ حب الوطن من الایمان:۔ وطن کی محبت ایمان کا جز ہے۔ میں اس کی سند سے واقف نہیں۔

حدیث ۷:۔ حسن السوال نصف العلم:۔ عمدگی سے مسئلہ پوچھنا نصف علم ہے

دیلمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۸:۔ حسن العهد من الایمان:۔ عمدگی سے معاہدے کو پورا کرنا ایمان کا جز ہے۔ حاکم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ سے روایت کیا۔

حدیث ۹: حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات : جنت کی راحت تکلیفوں کے بدلے اور جہنم کی شفقت شہوتوں کے بدلے ہے۔
اسے بخاری نے سیدنا انس سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰: الحدۃ تعتری خیار امتی : حدت، میری امت کے بہتر لوگوں کو جلی بنادیتی ہے۔
ابو یعلی اور طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیلمی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۱: الحکمۃ ضالۃ المومن : حکمت و دانائی مومن کی گمشدہ چیز ہے۔
ترمذی نے سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۲: الحیاء من الایمان : یعنی حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ شیخین نے سیدنا ابن عمر سے روایت کیا۔

حدیث ۱۳: الحلف حنث او ندم : یعنی قسم یا تو دھوکہ ہے یا شرمندگی۔ ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کیا۔

حدیث ۱۴: الحرب خدعۃ : یعنی لڑائی دھوکہ ہے۔ شیخین نے سیدنا ابوہریرہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۵: حکمی علی الواحد حکمی علی الجماعۃ : یعنی ایک پر میرا حکم جماعت پر میرا حکم کرنا ہے۔ اس کی سند کوئی نہیں جانتا۔

حدیث ۱۶: الحجامۃ فی نقرۃ الراس تورث النسیان : سر کی پشت پر پچھنے لگوانا بھول پیدا کرتا ہے۔ دیلمی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۷: الحزم سوء الظن : یعنی یقین برا گمان ہے۔
ابو الشیخ نے لغو سند کے ساتھ علی سے موقوفاً روایت کیا۔ اور قضاعی نے مسند الشہاب میں عبدالرحمن بن عائذ سے مرفوعاً روایت کیا۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حکم بن

عبدالرحمن سے نقل کر کے کہا کہ عرب کہا کرتے تھے کہ۔

العقل تجارب و الحزم سوء الظن :۔ عقل تجربہ کرتی ہے۔ اور یقین بُرے گمان لاتی ہے۔

حرف الخاء

حدیث ۱۔ الخال وارث من لا وارث لہ :۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس کا ماموں وارث ہے۔

ابوداؤد نے بروایت مقدام بن معدی کرب بیان کیا اور ابن معین نے اسے ضعیف کہا۔

حدیث ۲۔ خذوھا یا بنی طلحۃ خالدۃ تالدۃ لا ینزعہا منکم الا ظالم :۔ اے ابن طلحہ اسے لے لو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تم سے ظالم کے سوا کوئی نہ چھین سکے گا۔

اسے طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا۔

حدیث ۳:۔ خص بالبلاء من عرف الناس :۔ جس نے لوگوں کو جان لیا۔ وہ بلاؤں کے ساتھ خاص ہو گیا۔ دیلمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۴:۔ خلق اللہ التربۃ یوم السبت :۔ اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا۔ امام مسلم و نسائی نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۵:۔ الخلق کلھم عیال اللہ و احبہم الیہ انفعھم لعیالہ :۔ ساری مخلوق خدا کی عیال ہے اس کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہے۔ جو اس کے عیال کے لئے زیادہ نافع ہو۔ بیہقی نے الشعب میں اور ابویعلیٰ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اور ابن عدی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۶:۔ خیرکم بعد المائتین کل خفیف الحاذ قیل یا رسول اللہ و ما خفیف الحاذ قال من لا اھل لہ ولا مال :۔ تم میں سے بہتر دو سو سال کے بعد ہر خفیف الحاذ ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ خفیف الحاذ کیا ہے فرمایا وہ جس کے نہ اہل و عیال

ہو اور نہ مال و دولت ہو۔ ابو یعلی نے حذیفہ بن یمان سے روایت کیا

حدیث ۷: الخیر عادۃ: یعنی نیکی کرنا خصلت ہے۔ اسے ابو نعیم نے حلیہ میں سیدنا معاویہ بن سفیان سے روایت کیا۔

قلت علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ اسے ابن ماجہ نے بھی روایت کیا۔

حدیث ۸: خیر الذکر الخفی وخیر المال مایکفی: بہترین ذکر آہستہ کرنا ہے اور بہترین مال وہ ہے جو کفایت کرے۔

بیہقی نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا۔ اب میں مزید حدیثیں اس حرف کی بیان کرتا ہوں۔

حدیث ۹: خذوا شطر دینکم عن الحمیراء: حمیرا سے اپنے دین کے نصف طریقے سیکھو (حمیرا سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ ہیں)

میں اس کی سند سے واقف نہیں۔ اور حافظ عماد الدین ابن کثیر نے "مختصر احادیث بن حاجب" کی تخریج کے ضمن فرمایا کہ یہ حدیث بہت ہی غریب ہے بلکہ یہ حدیث ہی منکر ہے۔ ان سے ہمارے شیخ حافظ ابو الحجاج مزی نے دریافت کیا تو فرمایا اسے کوئی نہیں جانتا اور فرمایا کوئی بھی اس کی سند سے واقف نہیں ہے۔ اور ہمارے شیخ ذہبی فرماتے ہیں۔ کہ یہ ایسی واہی حدیث ہے جس کی سند کوئی نہیں جانتا۔ انتہی۔

لیکن "مسند الفردوس" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خذوا ثلث دینکم من بیت عائشۃ: یعنی ام المومنین سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے اپنے دین کا تہائی حصہ سیکھو، مگر اس کی سند کا تذکرہ نہیں کیا۔

حدیث ۱۰: خیرکن الیسرکن صداقاً: عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو بھلائی کی خوگر ہیں۔ طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۱: خیر المجالس اوسعہا: بہترین مجالس وہ ہے جو خوب کشادہ ہو۔

ابو داؤد نے سیدنا ابو سعید سے روایت کی۔

حدیث ۱۲: خیر الغداء بواکرہ: [illegible] کھانا بہترین غذا ہے۔
دیلمی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۳: خیارکم احسنکم قضاء: تم میں بہتر وہ ہے جو قرض داروں کو خوب پورا کرے۔
شیخین نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۴: خیار امتی احداؤھم الذین اذا غضبوا رجعوا: میری امت کے بہتر لوگ وہ ہیں جو [illegible] ہیں۔ یعنی جب غصہ کرتے ہیں تو بارہ آجاتے ہیں۔
طبرانی نے اوسط میں سیدنا علی مرتضیٰ سے روایت کیا

حدیث ۱۵: خیر المجالس ما استقبل بہ القبلۃ: قبلہ رو ہو کر بیٹھنے والی محفل بہترین مجلس ہے۔
طبرانی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۶: خیر الاسماء عبد اللہ وعبد الرحمٰن: بہترین نام وہ ہیں جن میں حمد الٰہی ہوا یا اسمیں اپنی بندگی کا اظہار ہو۔
میں اس کی سند سے واقف نہیں۔ معجم طبرانی میں ابو زہیر ثقفی سے ہے کہ اذا سمیتم فعبدوا یعنی جب تم نام رکھو تو اسمیں بندگی کا اظہار ہو۔
نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً انہوں نے یہ بھی روایت کیا۔ احب الاسماء الی اللہ ما تعبد بہ یعنی اللہ کو وہ نام محبوب ہیں جن میں اس کی بندگی ظاہر کی گئی ہو۔ اور اس کی سند ضعیف ہے۔

حدیث ۱۷: الخراج بالضمان: خراج ضمانت کے ساتھ ہے۔ یہ رباعیات [illegible] رضی اللہ عنہ سے ہے۔

حدیث ۱۸: خیر الامور اوساطہا: بہترین کام ان کا وسط ہے۔
ابن سمعان نے اپنی تاریخ میں بروایت علی مرتضیٰ ایسی سند سے بیان کیا جس کا

حال کوئی نہیں جانتا۔ ۔ ۔ اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں مطرف ابن عبداللہ اور یزید بن مرة جعفی کے کلام کے ضمن میں بیان کیا۔ اور ابو یعلی وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہر ایک کے دو کنارے اور ایک وسط ہوتے ہیں جب کوئی ایک کنارے کو پکڑتا ہے تو دوسرا کنارہ جھک جاتا ہے۔ لیکن جب درمیان کو پکڑتا ہے تو دونوں کنارے اعتدال پر رہتے ہیں۔ لہذا تم پر لازم ہے کہ ہر چیز کے وسط کو پکڑو۔"

حدیث ۱۹:۔ خیر خلکم خل خمر کم :۔ تمہارا سرکہ وہ بہتر ہے جو تمہاری شراب کا سرکہ بن جائے۔ بیہقی نے المعرفت میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

حدیث ۲۰:۔ الخیر فی وفی امتی الی یوم القیامت :۔ بہتری مجھ میں ہے اور قیامت تک میری امت میں ہے

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں میں اس کی سند کو نہیں جانتا۔ انتہی
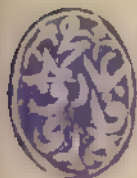
حرف الدال

حدیث ۱:۔ الدال علی الخیر کفاعلہ :۔ نیکی کی رہنمائی کرنے والا اس نیکی کے کرنے والے ہی کی مانند ہے

بزار نے سیدنا انس سے روایت کیا اور امام مسلم نے سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں سے روایت کیا کہ

من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ :۔ جس نے نیکی پر رہنمائی کی تو اس کے لئے اس کے کرنے والے کی برابر ثواب ہے

حدیث ۲:۔ الدنیا سجن المومن وجنة الکافر :۔ دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے

امام مسلم ترمذی نے سیدنا ابو ہریرہ سے امام احمد نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس اضافہ کے ساتھ کہ فاذا فارق الدنیا فارق السجن (یعنی مسلمان جب دنیا کو چھوڑتا ہے تو قیدخانہ سے نکل جاتا ہے) روایت کیا۔ اس حرف کی مزید حدیثیں بیان کرتا ہوں

حدیث ۳: داووا مرضاکم بالصدقۃ ؛ اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو۔
طبرانی نے ابوامامہ سے اور دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۴: دع ما یریبک الی ما لا یریبک ؛ جو تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس طرف ہو جاؤ جس میں تمہیں شک نہ ہو۔
ترمذی و نسائی نے سیدنا حسن بن علی سے اور طبرانی نے واثلہ بن اسقع سے اور ابونعیم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۵: دفن البنات من المکرمات ؛ لڑکیوں کو عزت کے ساتھ دفن کرو۔
طبرانی نے "اوسط" میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۶: الدعاء یرد البلاء ؛ یعنی دعا بلاؤں کو دور کر دیتی ہے۔ ابو الشیخ نے سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث ۷: الدنیا دار من لا دار لہ ومال من لا مال لہ ولہا یجمع من لا عقل لہ ؛ دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور وہ مال ہے جس کا (آخرت میں) مال نہیں اور اس سے وہ دل لگاتا ہے جسے عقل نہ ہو۔ اسے امام احمد نے سیدہ عائشہ ؓ

حدیث ۸: الدنیا متاع وخیر متاعہا المرأۃ الصالحۃ ؛ دنیا سامان ہے اور اس کا بہترین سامان نیک بیوی ہے۔ امام مسلم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۹: الدنیا جیفۃ والناس کلاب ؛ دنیا مردار ہے اور لوگ اس کے کتے ہیں
ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں بروایت علی رضی اللہ عنہ موقوفاً بیان کیا۔ الدنیا جیفۃ فمن ارادہا فلیصبر علی مخالطۃ الکلاب یعنی دنیا مردار ہے۔ جو اسے چاہتا ہے

"تو اسے چاہئے کہ کتوں کے ساتھ میں جول پہ قناعت کرے"

اور دیلمی نے بروایت سیدنا علی مرتضٰے مرفوعاً روایت کیا کہ اللہ تعالٰے نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی۔

یا داؤد مثل الدنیا کمثل جیفۃ اجتمعت علیہا الکلاب یجرونہا افتحب ان تکون کلبا مثلہم فتجر معہم: اے داؤد، دنیا اس مردار کی مانند ہے جس پر کتے جمع ہوں، اور اسے پھاڑ کھاتے ہوں۔ کیا تم پسند کرو گے کہ ان جیسے کتے ہو کر ان کے ساتھ پھاڑ کھانے والے ہو؟

حدیث ۱۰: الدین النصیحۃ قالوا لمن قال للہ ولرسولہ ولآئمۃ المسلمین وعامتہم: دین سراپا نصیحت ہے صحابہ نے دریافت کیا کس کے لئے؟ فرمایا اللہ کے لئے، اور اس کے رسول کے لئے، اور مسلمانوں کے اماموں کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے (رواہ المسلم عن تمیم الداری)

حدیث ۱۱: الدیک الابیض صدیقی: سفید مرغ مجھے پیارا ہے

ابو ابی اسامہ اور ابو الشیخ ابن حبان نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اس کی سند منکر ہے۔ انتہی

حرف الذال

حدیث ۱: ذکاۃ الارض یبسہا: زمین کی پاکی اس کی خشکی میں ہے۔

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ البتہ یہ محمد بن حنفیہ کا قول ہے جسے ابن جریر نے تہذیب الآثار میں بیان کیا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں انہیں محمد بن حنفیہ سے روایت کیا۔ نیز ابی جعفر اور ابو قلابہ سے بھی روایت کیا۔ انتہی

حرف الراء

حدیث ۱: رفع عن امتی الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیہ: میری امت سے خطا اور بھول اور جس پر انہیں مجبور کیا جائے اس سے مواخذہ اٹھا لیا گیا ہے۔

ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا۔ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ان لفظوں سے صحیح کہا کہ ان اللہ وضع الحدیث یعنی اللہ نے مواخذہ اٹھا لیا ہے ...
اور ابن عدی نے ابی بکرہ سے ان لفظوں سے حدیث نقل کی رفع اللہ عن ھذہ الامۃ ثلاثا الخطأ والنسیان والامر یکرھون علیہ یعنی اللہ تعالٰے نے اس امت سے تین باتیں اٹھا لیا: خطا، بھول، اور وہ کام جس پر اسے مجبور کیا جائے۔

حدیث ۲: الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت: آدمی پر خواب جب تک تعبیر نہ دے پرندہ رہتا ہے پھر جب تعبیر دے تو واقع ہو جاتا ہے۔

ابو داؤد ترمذی نے روایت کر کے صحیح قرار دیا اور ابن ماجہ نے ابو رزین سے روایت کیا۔

حدیث ۳: الرؤیا الشرک الاصغر: خواب بہت چھوٹا شرک ہے۔

طبرانی نے شداد بن اوس سے روایت کیا۔

قلت: اسی حرف کی مزید حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث ۴: رأس الحکمۃ مخافۃ اللہ: دانائی کی بنیاد اللہ کا خوف ہے۔

ابن لال نے سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۵: رأس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس: اللہ پر ایمان لانے کے بعد عقلمندی کی جڑ لوگوں سے محبت کرنا ہے۔

ابو نعیم نے سیدنا انس اور سیدنا علی مرتضے رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۶: ریح الولد من ریح الجنۃ: اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو کا جز ہے۔

طبرانی نے الصغیر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۷: رد جواب الکتاب حق کرد السلام: خط کا جواب دینا سلام کے

بزار نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابونعیم نے سیدنا انس سے روایت کیا۔

حدیث ۸: رضاء اللہ فی رضاء الوالدین وسخطہ فی سخط الوالدین۔ اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں اور اس کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

ترمذی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۹: الرؤیا لاول عابر۔ یعنی خواب پہلے معبر کی تعبیر کے ساتھ ہے۔

ابن ماجہ نے سیدنا انس سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰: ان الرزق لیطلب العبد کما یطلبہ اجلہ۔ رزق بندے کو اسی طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔

طبرانی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۱: رحم اللہ من قال خیرا او صمت۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو بھلائی کی بات کہے یا وہ خاموش رہے۔

دیلمی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں سے روایت کیا۔ رحم اللہ من تکلم فغنم او سکت فسلم یعنی اللہ رحم کرے جو اچھی بات کرے وہ اچھا ہے یا خاموش رہے وہ محفوظ ہے۔

حدیث ۱۲: رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر قالوا وما الجہاد الاکبر قال جہاد القلب۔ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹتے ہیں صحابہ نے پوچھا بڑا جہاد کیا ہے فرمایا۔ دل کا جہاد ہے

حافظ ابن حجر "تسدید القوس" میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہے۔ حالانکہ یہ ابراہیم بن عبلہ کے کلام کا جز ہے جو نسائی کی "الکنی" میں مروی ہے انتہی

واقول:۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں سیدنا جابر کی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کی واپسی پر صحابہ کرام سے فرمایا۔ قدمتم خیر مقدم وقدمتم من الجہاد الاصغر الی

الجہاد الاکبر قالوا وما الجہاد الاکبر یا رسول اللہ؟ قال مجاہدۃ العبد ھواہ یعنی
تمہارا نکلنا کتنا اچھا نکلنا ہے کہ اب تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف جا رہے ہو۔ صحابہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا وہ اپنی خواہشات سے بندہ کا جہاد کرنا ہے
حدیث ۱۳: رحم اللہ من زارنی وزمام ناقتہ بیدہ۔ اللہ کی اس پر رحمت
ہو جو میری زیارت کرے درانحالیکہ اس کے سواری کی لگام اس کے ہاتھ میں ہو۔
حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ انتہی۔

حرف الزاء

حدیث (۱) زر غبا تزدد حبا۔ ہر ہفتہ زیارت کرو محبت بڑھیگی۔ (ناغہ کرکے
زیارت کیا کرو، اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے)

بزار اور بیہقی نے الشعب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اور دونوں
نے اسے ضعیف قرار دیا۔ اور دیلمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اور
ابن عدی نے "الکامل" میں چودہ مقامات پر اسے نقل کیا۔ اور ہر جگہ اسے ضعیف قرار دیا۔
قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ نیز یہ حدیث سیدنا علی مرتضیٰ، انس، جابر، حبیب
بن مسلمہ، ابن عباس، ابن عمر، ابو ذر اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔
اسی حرف کی مزید حدیثیں۔

حدیث ۲: زینوا اصواتکم بالقرآن۔ قرآن کریم کے ساتھ اپنی آوازوں کو مزین کرو۔
حاکم وغیرہ نے براء سے نقل کیا۔

حدیث ۳: زینوا اعیادکم بالتکبیر۔ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے آراستہ کرو۔
طبرانی نے سیدنا انس سے روایت کی۔

حدیث ۴: الزکاۃ قنطرۃ الاسلام۔ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔
طبرانی نے ابو الدرداء سے روایت کیا۔

حدیث ۵ الزنا یورث الفقر یعنی زناکاری محتاجی کو لاتی ہے۔
دیلمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف السین

حدیث (۱) سافروا تصحوا یعنی سفر کرو، صحت مند ہو گے۔
امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور طبرانی نے ابن عباس سے اور قضاعی نے ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث (۲) السعید من وعظ بغیرہ یعنی نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پکڑے۔
رامہرمزی نے "الامثال" میں زید بن خالد اور عقبہ بن عامر سے روایت کی، اور ابن جوزی نے کہا یہ ثابت نہیں ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ عقبہ کی بہت طویل حدیث ہے جسے دیلمی نے اپنی سند میں روایت کیا ہے اور بلاشبہ یہ لفظ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً وارد ہیں جیسے ابن ماجہ نے اور بیہقی نے "مدخل" میں بیان کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے جسے سعید ابن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا۔ انتہیٰ

حدیث (۳) السلطان ظل اللہ فی الارض بادشاہ زمین میں خدا کا سایہ ہوتا ہے
بیہقی نے ابن سیرین سے مرفوعاً اور سیدنا انس سے موقوفاً روایت کی۔ اور دارقطنی کہتے ہیں کہ کعب سے مروی ان کا اپنا قول کہنا زیادہ صحیح ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ابوبکرہ کی حدیث میں بھی مرفوعاً وارد ہیں۔ جسے ترمذی نے نقل کیا اور سیدنا انس سے بھی مرفوعاً منقول ہیں۔ جسے دیلمی اور ابوالشیخ نے نقل کیا۔ اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دیلمی اور ابوالشیخ نے روایت کیا۔ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً مروی ہیں جسے ابوالشیخ نے نقل کیا۔ اور سیدنا عمرو بن

خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً مروی ہیں جسے ابو نعیم نے نقل کیا۔ انتہی۔

حدیث ۴۔ سید العرب علی: یعنی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ عرب کے سردار ہیں ۔ اسے ابو نعیم نے "حلیہ" میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور اسے حاکم نے "المستدرک" میں سیدنا عائشہ صدیقہ و جابر رضی اللہ عنہم کی حدیث میں بیان کیا۔ اور **ذہبی** نے اپنی "مختصر" میں اسے موضوع کہا۔ اور ابن عساکر نے قیس بن حازم سے مرسلاً یہ روایت کی کہ

انا سید ولد آدم و ابوک سید کھول العرب و علی سید شباب العرب: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور تمہارے والد عرب کے بوڑھوں اور علی عرب کے جوانوں کے سردار ہیں (اس حدیث سے فضیلت حضرت صدیق و حضرت علی رضی اللہ عنہما معلوم ہوتی ہے۔ اس حرف کی بقیہ حدیثیں یہ ہیں۔

حدیث (۵) سبقک بہا عکاشہ: یعنی تم سے اس معاملہ میں عکاشہ سبقت لے گئے۔ شیخین نے ابن عباس سے روایت کیا۔

حدیث ۶۔ سددوا وقاربوا: یعنی سیدھے رہو اور قریب کرو۔
شیخین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث ۷۔ السفر قطعۃ من العذاب: یعنی سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے
امام بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا۔

حدیث ۸۔ سید القوم خادمہم: یعنی قوم کا سردار ان کا خادم ہے۔
ابن ماجہ نے قتادہ سے روایت کیا۔

حدیث ۹۔ السلام قبل الکلام: یعنی سلام کرنا بات کرنے سے پہلے ہے
رواہ الترمذی عن جابر۔

حدیث ۱۰۔ السعید من سعد فی بطن امہ: نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے بطن سے نیک ہو۔ والشقی من شقی فی بطن امہ: اور بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے شکم سے بدبخت ہو۔

طبرانی نے "الصغیر" میں اور بزار نے بسند صحیح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
حدیث ۱۱ اسماح رباح والشح شوم: بہادری وفاداری ہے اور بدی بدقسمتی۔
دیلمی نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث ۱۲ سبقت رحمتی غضبی: یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔
شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کیا۔

حرف الشین

حدیث (۱) الشتاء ربیع المومن: موسم سرما مومن کی فصل بہار ہے
ابویعلی نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث (۲) شیبتنی هود و اخواتها: مجھے قوم ہود کی اور اس کی طرح دوسری اقوام کی ہلاکت خبریوں نے بوڑھا کر دیا۔
بزار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور "الاقتراح" میں اسے صحیح کہا اور دارقطنی نے اسے معلول گردانا اور موسیٰ بن ہارون نے اسے منکر کہا۔
قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ان لفظوں کے بارے میں کہا گیا ہے یہ موضوع ہے اور درست یہ ہے کہ اسے حسن کہا جائے۔ اور "التفسیر المسند" میں اس کی سندوں کو جمع کیا گیا ہے۔ انتہی واللہ اعلم۔
حدیث (۳) الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ: کسی قوم میں بوڑھا شخص اپنی امت میں نبی کی مانند پیروی کے لائق ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔
قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس کی سند دیلمی نے ابو رافع سے بیان کی ہے اس حرف کی عجیب حدیثیں۔
حدیث (۴) شاوروھن وخالفوھن: عورتوں سے مشورہ کرو اور ان کی مخالفت کرو۔
یہ باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ لیکن اس معنی میں یہ حدیث ہے کہ

طاعت النساء ندامت یعنی عورتوں کی باتوں کی پیروی کرنا ندامت و شرمندگی ہے۔

جیسے ابن مال، ابن عدی اور دیلمی نے حدیث عائشہ صدیقہ سے نقل کیا۔ اور ابن عدی نے حدیث ام سعد بنت زید بن ثابت سے بروایت ان کے والد سے مرفوعاً نقل کیا۔ کہ طاعت المرأۃ ندامۃ یعنی عورت کی اقتدا موجب ندامت ہے۔ اور ابن مال نے "بلا اسناد" سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ

لا یفعلن احدکم امراً حتی یستشیر فان لم یجد من یستشیرہ فلیستشر امرأۃ ثم لیخالفہا فان فی خلافہا البرکۃ ؛ ہرگز ہرگز کوئی کام بغیر مشورہ کے کوئی نہ کرے۔ اب اگر کوئی مشورہ دینے والا نہ ہے تو اپنی بیوی سے مشورہ لو پھر اس کے مخالف کام کرو کیونکہ اس کے خلاف میں برکت ہے۔

طبرانی و حاکم نے ابوبکرہ کی مرفوع حدیث کو صحیح کہکر نقل کیا کہ

هلكت الرجال حين اطاعت النساء ؛ مرد اسوقت ہلاک ہو جائینگے جب عورتوں کی پیروی کرنے لگیں گے۔

عسکری نے "امثال" میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ خالفوا النساء فان فی خلافهن البركة (عورتوں کی مخالفت کرو کیونکہ انکی مخالفت میں برکت ہے) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا

عودوا النساء فانها ضعيفة ان اطعتها اهلكتك ؛ عورتوں کے مشورے کی الٹ کرو کیونکہ وہ کمزور ہیں اگر تم نے ان کی بات مان لی تو تم ہلاکت میں پڑ جاؤ گے

حدیث (۵) شرارکم عزابکم ؛ تم میں شریر لوگ تمہارے بے شادی شدہ لوگ ہیں

امام احمد نے ابوذر سے اور طبرانی نے عطیہ بن بشیر سے اور ابن عدی نے ابوہریرہ سے اور ابو یعلی نے جابر سے روایت کیا اور ابن جوزی اسے موضوعات میں لائے جو انکی غلطی ہے۔

حدیث (۶) شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ؛ میری شفاعت میری امت کے بڑے بڑے گناہگاروں کے لیے ہے۔

ترمذی، ابوداؤد اور بیہقی نے انس رضی، حاکم اور جابر سے اور طبرانی نے ابن عباس و ابن عمر سے روایت کیا اور بیہقی نے الشعب میں کعب بن عجرہ سے اور مرسل طاؤس سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ مرسل حسن ہے۔ شہادت دی کہ یہ لفظ اکثر تابعین میں شائع ہے

حدیث (۷) شهادة خزيمة بشهادة رجلين: خزیمہ کی گواہی دو مردوں کی گواہی کے برابر ہے۔

امام احمد ابوداؤد نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۸) شفاء العي السؤال: درماندگی کا علاج پوچھنا ہے۔

ابوداؤد و حاکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث (۹) الشاهد يرى ما لا يرى الغائب: موجود وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا

امام احمد نے سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔

حرف الصاد

حدیث (۱) الصبحة تمنع الرزق: **صبح کی نیند** رزق سے نادار اٹھاتی ہے

اور مسند میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث کا جز ہے اور **ضعیف ہے**

حدیث (۲) صلوٰة النهار عجماء: دن کی نماز گونگی ہے (یعنی جہری قرأت نہیں ہے مترجم)

دارقطنی اور نووی نے کہا کہ یہ باطل ہے کوئی اصل نہیں حالانکہ یہ ابوعبید کی کتاب فضائل قرآن میں ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے کلام کا حصہ ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے انہیں سے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں نقل کیا۔ اور نیز یہ حسن سے بھی مروی ہے اور ان کا بقیہ حصہ یہ ہے کہ وصلوٰة الليل تسمع اذنيك یعنی رات کی نماز کو تمہارے کان سنتے ہیں۔ اور سعید بن منصور نے ابی حماد بن سلیمان سے بقیہ اس اضافے کے روایت کیا۔ اسی طرح عبدالرزاق نے مجاہد سے نقل کیا۔ اور حسن سے مروی ہے کہ کہا صلوٰة النهار عجماء لا يرفع بها الصوت الا الجمعة والصبح ترفع: دن کی نماز گونگی ہے

جس میں دو رکعت نہیں ہوتی بجز جمعہ کے اور صبح کو آدھی بلند ہوتی ہے

حدیث (۳) صوموا تصحوا : روزہ رکھو صحت مند رہو گے ۔

ابو نعیم نے الطب میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

اس مبحث کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث (۴) صلوۃ بسواک افضل من سبعین صلوۃ بلا سواک : مسواک کر کے نماز پڑھنا بغیر مسواک کے ستر نمازوں سے افضل ہے ۔

الحرث نے اپنی سنن میں اور بیہقی و حاکم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور دیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۵) الصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم انفس من عتق الرقاب ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے ۔

الاصبہانی نے الترغیب میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث (۶) صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ وصلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ : جو لا الہ الا اللہ کہنے والے کی نماز جنازہ پڑھو اور لا الہ الا اللہ کہنے والے کے پیچھے نماز پڑھو (اس سے اہل سنت مراد ہیں)۔ طبرانی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۷) صدقۃ السر تطفئ غضب الرب : چھپ کر خیرات کرنے سے رب کا غضب ٹھنڈا ہوتا ہے ۔ ترمذی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ۔

حدیث (۸) الصلوۃ عماد الدین : یعنی نماز دین کا ستون ہے رواہ الدیلمی عن عمر (رضی)

حدیث (۹) الصبر مفتاح الفرج : یعنی صبر کرنا کشادگی کی کنجی ہے ۔

دیلمی نے حسین بن علی سے بلا سند روایت کیا ۔

حدیث (۱۰) صغارکم صغار قوم کبار قوم آخرین : تمہارے چھوٹے بچے آنے والے لوگوں کے لئے بڑے ہوں گے ۔ دارمی و بیہقی نے الفضل بن حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور عروہ بن زبیر سے ان کا قول نقل کیا اور بیہقی نے عمرو بن عاص سے موقوفاً روایت کیا ۔

حرف الطاء

حدیث ۱۸ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ ۔ تحصیل علم (دین) ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے ۔

سیدنا انس، جابر، ابن عمر، ابن عباس، علی اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے یہ مروی ہے ۔ اور ہر سند میں کلام ہے ۔ سب سے عمدہ سند قتادہ وثابت کی ہے جو سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہے اور جید کی ہے جو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے ۔ اور ابن ماجہ نے کثیر بن شنظیر سے بروایت محمد بن سیرین از انس روایت کیا ہے ۔ اور یہ راوی کثیر مختلف فیہ ہے لہٰذا یہ حدیث حسن ہے ۔ اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی تمام سندیں معلول ہیں ۔ پھر یہ کہ اسحٰق بن راہویہ کا اس کی سند میں کلام کرنا بھی مروی ہے ۔ بایں ہمہ اس کے معنی صحیح ہیں ۔ اور بزار نے اپنی سند میں کہا ہے کہ یہ حدیث سیدنا انس سے دو ہی سندوں کے ساتھ مروی ہے ۔ اور جو روایت ابراہیم بن سلام از حماد بن سلیمان از ابراہیم نخعی از انس مروی ہے وہ حسن ہے کیونکہ ابن سلام راوی کو ہم نہیں جانتے بجز ابو عاصم کے ۔ اور ابن جوزی نے "منہاج القاصدین" میں بسند ابی بکر بن ابی داؤد از جعفر بن مسافر از یحییٰ بن حسان از سلیمان ابن قرم از ثابت بنانی از انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۔ ابن ابو داؤد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ طلب العلم فریضۃ اس سند سے بڑھکر صحیح نہیں ہے ۔ اور المزی کہتے ہیں کہ یہ حدیث بہت سی طرق سے رتبہ حسن کو پہنچتی ہے ۔

قلت ۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ دیلمی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ابی ابن کعب، حذیفہ بن یمان، سلمان، سمرہ بن جندب، معاویہ بن حیدہ، ابی ایوب، [illegible] عائشہ بنت صدیق، عائشہ بنت قدامہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہم وعنہن سے بھی مروی ہے اور باعتبار معنی [illegible] یہ حدیث متواتر میں ظاہر ہوتی ہے ۔ اور بیہقی نے

امدفرض ہیں کہتے کہ علم کی مراد کو اللہ ہی زیادہ جانتا ہے چونکہ علم عام تنہ وسیع ہے کہ ہر
بر بالغ و عاقل جاہل نہیں گھیر سکتا ۔ یا علم خاص مراد ہو جو خواص کو درجہ ہے یا اس سے مراد
ہر مسلمان پر عائد کردہ فرائض کا علم ہو۔ یعنی ایک دو یعنی کفایت اس میں موجود ہو۔ پھر یہ
ابن مبارک سے مروی ہے کہ اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اس سے وہ مراد
نہیں ہے جو تم چاہتے ہو بلکہ وہ طلب علم فرض ہے جو اس کے دینی امور میں واقع ہوتا ہے تو
وہ ہے تا حاصل کرے کہ اسے اس کا علم ہو جائے ۔ انتہی ۔

حدیث ۲:۔ طلب کسب الحلال فریضۃ ۔ حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے ۔

بیہقی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرکے اسے ضعیف قرار دیا ۔
علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ اسے طبرانی نے سیدنا انس سے بھی روایت کیا ہے ۔ انتہی ۔

حدیث ۳:۔ طلب الحق غربۃ ۔ حق کا طلب کرنا غربت ہے

امام انصاری نے منازل السائرین میں بسند حضرت جنید از سری از معروف کرخی از جعفر
بن محمد از آباء مرفوعاً روایت کی ۔ اور کہا کہ یہ غریب ہے ۔

قلت:۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسی سند سے دیلمی نے روایت کیا ابن عساکر
نے اپنی تاریخ میں مسلسل صوفیہ سے اس سند کے ساتھ روایت کیا ۔ انتہی ۔

حدیث ۴:۔ طعام البخیل داء وطعام السخی شفاء ۔ بخیل کا کھانا بیماری ہے
اور سخی کا کھانا شفا ہے ۔

ابن عدی نے بروایت مالک از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرکے کہا یہ ثابت نہیں
ہے کیونکہ بہت سے مجہول راوی ہیں اور سے ضعیف قرار دیا ہے اور مالک کے نزدیک یہ
باطل ہے ۔

اس حرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں ۔

حدیث ۵:۔ الطلاق بید من اخذ بالساق ۔ طلاق اس کے ہاتھوں ہے جس
نے پنڈلی پکڑی ۔ اسے ابن ماجہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ۔ انتہی ۔

حرف الظاء

حدیث (۱) الظالم عدل الله فی الارض ینتقم من الناس ثم ینتقم الله منه
ظالم زمین میں اللہ کا انصاف ہے جو لوگوں سے انتقام لیتا ہے۔ پھر اللہ اس سے انتقام لے گا۔
زرکشی نے کہا کہ میں نے اس کی سند نہ پائی۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے معنی میں وہ روایت ہے۔ جسے طبرانی نے "اوسط" میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا کہ

ان الله یقول انتقم ممن ابغض بمن ابغض ثم اصیر کلا الی النار: بیشک اللہ فرماتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ برے کے ذریعہ بروں کا انتقام لیتا پھر سب کو جہنم میں ڈال دیتا ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ ابن عساکر نے علی بن غنام سے نقل کیا کہ کہا گیا ہے۔

ما انتقم الله لقوم الا بشر منهم: اللہ کسی قوم سے بدلہ نہیں لیتا مگر اس کے ذریعہ جو ان میں سب سے بدتر ہو۔

اور عبداللہ بن امام احمد نے "زوائد الزهد" میں مالک بن دینار سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے زبور میں پڑھا ہے کہ میں منافق کا انتقام منافق کے ذریعہ لیتا ہوں پھر تمام منافقوں سے انتقام لے لیتا ہوں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس کی مثل و نظیر قرآن کریم میں بھی یہ ہے "وکذلک نولی بعض الظالمین بعضا بما کانوا یکسبون": اسی طرح ظالموں کو ان کا دوست بنا دیتے ہیں بدلہ انکے کسب کا۔

تتمہ: اس حرف کی حدیث یہ ہے کہ

حدیث ۲ الظلم دون ظلم: ظلم پر ظلم ہے۔
امام احمد نے "الایمان" میں عطاء سے مرسلاً روایت کیا۔

حرف العین

حدیث (۱) العبد من طینة مولاه: غلام اپنے آقا کے خمیر سے ہے۔

کے نبیوں کی طرح میری طرف سے تبلیغ دین کرنے والے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث (۶) العلماء ورثۃ الانبیاء: علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

الاربعہ نے ابی الدرداء سے روایت کیا۔

حدیث (۷) العین حق یعنی نظر حق ہے۔

بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۸) العین تدخل الرجل القبر والجمل القدر: نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں پہنچا دیتی ہے۔

ابو نعیم نے "الحلیہ" میں سیدنا جابر سے روایت کیا اس حرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث (۹) عرضت علی اعمال امتی فوجدت فیہا المقبول والمردود الا الصلوٰۃ علی: میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے ان میں کچھ تو مقبول تھے اور کچھ مردود، مگر مجھ پر درود ہمیشہ مقبول تھا۔ میں اس کی سند سے واقف نہ ہو سکا۔

حدیث (۱۰) علی الید ما اخذت حتی تؤدیہ: اس ہاتھ پر فرض ہے کہ جو لیا ہے اسے ادا کرے۔ ابو داؤد ترمذی نے سمرہ بن جندب سے روایت کیا۔

حدیث (۱۱) العلم خزائن ومفتاحہا السوال: العلم مخفی خزانہ ہے۔ اس کی کنجی پوچھنا ہے۔ (ابو نعیم نے سیدنا علی مرتضٰی سے روایت کیا)

حدیث (۱۲) علیکم بدین العجائز: تم پر عورتوں کا دین اختیار کرنا فرض ہے۔

دیلمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں سے روایت کیا۔ کہ جس کی سند واہی ہے کہ

اذا کان آخر الزمان واختلف الاھواء فعلیکم بدین البادیۃ والنساء: جب آخر زمانہ ہو گا تو خواہشیں مختلف ہو جائیں گی۔ لہٰذا تم پر دین جنگل کی عورت یا شہری بیوی ادا کرنا فرض ہے۔

حدیث (۱۳) عورۃ سترت و مؤنت کفیت عقو مؤت البنت: شرم کی پردہ پوشی کی گئی کفالت کا بوجھ اٹھا لیا گیا بوقت بیٹی کے مرنے کے۔

ابن ابی الدنیا نے کتاب "العزا" میں بطریق قتادہ روایت کیا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جب انکی صاحبزادی کے انتقال کی خبر ملی تو فرمایا

الحمد للہ ھذہ عورۃ سترھا اللہ ومؤنۃ کفاھا اللہ واجر ساقہ اللہ الینا۔

تمام تعریفیں خدا کے لئے اللہ نے شرم کی پردہ پوشی کی اور اللہ نے کفالت کا بوجھ اٹھا لیا اور اللہ نے ہماری طرف اس کا اجر ارسال فرمایا۔

حدیث (۱۴) العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر: بچپن کی تعلیم ایسی ہے جیسے پتھر کی لکیر۔

بیہقی نے "المدخل" میں ان لفظوں سے امام حسن رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا۔ اور اسمعیل بن رافع سے مرفوعاً مرسلاً ان لفظوں سے روایت کی کہ

من تعلم وھو شاب کان کرسم فی حجر ومن تعلم فی الکبر کان کالکاتب علی ظھر الماء

جس نے جوانی کے زمانہ میں علم حاصل کیا وہ گویا پتھر میں نقش کرنے کی مانند ہے اور جس نے بڑھاپے میں علم حاصل کیا وہ گویا پانی کی سطح پہ لکھنے والے کی مانند ہے۔

اور طبرانی نے "کبیر" میں بسند ضعیف سیدنا ابو الدرداء سے مرفوعاً روایت کیا کہ

مثل الذین یتعلم العلم فی صغرہ کالنقش علی الحجر ومثل الذین یتعلم العلم فی کبرہ کالذی یکتب علی الماء: ان لوگوں کی مثال جو بچپن میں علم حاصل کرتے ہیں ایسی ہے جیسے پتھر پہ نقش کرنا۔ اور ان لوگوں کی مثال جو بڑھاپے میں علم حاصل کرتے ہیں۔ ایسی ہے جیسے پانی پہ کوئی لکھے۔

حدیث (۱۵) عودوا کل بدن اعتاد: ہر ایک کی عیادت کرو جو بیمار ہو جائے۔

ابو محمد خلال نے سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بلفظ "عودوا ابدن" روایت کیا۔

حدیث (۱۶) السعادۃ فی الاھل والعدد فی بجیران: گھر والوں میں عداوت ہوتی

بے اور ہمسایوں میں حسد

بیہقی نے شعب میں بشر بن حرث سے ان کے قول سے یہ لفظ نقل کئے۔

العداوة فی القرابة والحسد فی الجیران والمنفعة فی الاخوان ۔ رشتہ داروں

میں عداوت، ہمسایوں میں حسد اور بھائیوں میں منفعت ہوتی ہے۔

حدیث (۱۷) عدو المرء من یعمل بعمله ۔ آدمی کا دشمن اس کا وہ عمل ہے جسے وہ کرے۔

ابونعیم نے الحلیہ میں سفیان بن عیینہ سے نقل کیا کہ جب حج کے لئے مکہ آئے تو وہاں قبیلہ منکدر کا ایک شخص فتوی دے رہا تھا۔ تو انہوں نے بھی قیام کرکے فتوی دینا شروع کردیا۔ پس اس منکدری شخص نے کہا یہ کون ہے جو ہمارے شہروں میں فتوی دیتا ہے پھر سفیان نے اس کو ایک خط لکھا۔ مجھے ابن طاؤس نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے فرمایا تورات میں لکھا ہوا ہے کہ عدو المرء من یعمل بعملہ آدمی کا دشمن وہی ہے جو اس کے پیشہ والا ہوگا۔ پس اس منکدری شخص نے اپنی زبان روک لی۔

حدیث (۱۸) العدو العاقل ولا الصدیق الاحمق ۔ عقلمند دشمن بہتر ہے نہ کہ نادان دوست۔

وکیع نے حضرت سفیان سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ابو حازم کہا کرتے تھے لان یکون لی عدو عاقل احب الی من ان یکون لی صدیق جاہل ۔ اگر کوئی نیکو کار عقلمند میرا دشمن ہو تو وہ میرے جاہل دوست سے زیادہ محبوب ہے۔

حرف الغین

حدیث (۱) الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل ۔ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی ساگ کو پیدا کرتا ہے۔

امام نووی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے مگر میں کہتا ہوں کہ اسے دیلمی نے سیدنا انس و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ۔ باقی حافظ بن حجر نے کلام کیا ہے۔

حدیث (۲۲) غسل الاناء وطہارۃ الفناء یورثان الغنی ؛ برتنوں کو صاف کرنا اور مکان کے سامنے کو پاک کرنا تونگری لاتا ہے۔ دیلمی نے بغیر ذکر سند بیان کیا ۔

حدیث (۲۳) الغنی غنی النفس ؛ تونگری نفس کی بے نیازی کا نام ہے ۔

(رواہ الشیخان عن ابی ہریرہ)

حدیث (۲۴) الغیرۃ من الایمان ؛ غیرت کھانا ایمان کی نشانی ہے ۔

(رواہ البیہقی عن ابی سعید)

حرف الفاء

حدیث (۱) اذا اقرأت ... فاقرأت ... ؛ جب تم پہلے پڑھو تو فاتحہ پڑھو ۔

بیہقی نے الشعب میں بیان کیا ۔

قلت ؛ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ الشعب میں اس حدیث کا کوئی وجود نہیں ہے لہٰذا اس میں بہت کمزوری ہے بلکہ اس سے ثابت ہے کہ سورہ فاتحہ ہر مرض کی شفا ہے۔ اسے عبد اللہ بن جابر کی حدیث سے نقل کیا اور ابو الشیخ کی کتاب الثواب میں عطاء سے مروی ہے کہ فرمایا ۔

اذا اردت حاجۃ فاقرأ فاتحۃ الکتاب حتی تختمہا تقضی ان شاء اللہ تعالیٰ ؛
جب کوئی ضرورت درپیش ہو تو سورہ فاتحہ پڑھو اس کے ختم ہونے سے پہلے ان شاء اللہ تمہاری ضرورت پوری ہو جائے گی ۔ (بقیہ حدیثیں)

حدیث (۲) فر من المجذوم فرارک من الاسد ؛ کوڑھی سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو ۔ شیخین نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ۔

اثر (۳) فی بیتہ یؤتی الحکم ہو من امثال العرب مشہورۃ ؛ اس کے گھر میں

دانائی رکھی گئی ہے۔ یہ مثل عرب کی مشہور مثلوں میں سے ہے۔ اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں شعبی سے نقل کیا کہ سیدنا عمر بن خطاب اور ابی ابن کعب کے بین کسی بات میں بحث ہو رہی تھی تو ان دونوں نے زید بن ثابت کو اپنے مابین حکم طے کیا۔ پھر یہ دونوں ان کے مکان پر تشریف لائے۔ پھر جب آمنا سامنا ہوا تو سیدنا عمر نے ان سے فرمایا ہم تمہارے پاس اس غرض سے آتے ہیں کہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کردو اور فرمایا فی بیتہ یوتی الحکم۔ اس کے گھر میں دانائی رکھی گئی ہے۔ پھر یہ دونوں بیٹھ گئے اور ان نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا۔

حرف القاف

حدیث (۱) قدر اللہ مقادیر قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ ؛ اللہ تعالیٰ نے تقدیروں کو آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مقدر فرما دیا تھا۔ (رواہ مسلم عن ابن جابر)

حدیث (۲) قدس العدس علی لسان سبعین نبیا ؛ ستر نبیوں کی زبانوں پر مسور کی تقدیس رہی ہے۔

طبرانی نے واثلہ بن اسقع سے نقل کیا۔ حالانکہ یہ باطل ہے۔ اس کے بطلان کی صراحت ابن مبارک لیث بن سعد اور متاخرین میں سے ابو موسیٰ مدینی نے کی ہے۔

حدیث (۳) القلب بیت الرب ؛ یعنی دل خدا کا گھر ہے۔ یہ بے اصل ہے۔

حدیث (۴) قیلوا فان الشیاطین لا تقیل ؛ دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کرو کیونکہ شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔

بزار نے انس سے روایت کی۔ (للقیہ الحدیث)

حدیث (۵) قل الحق وان کان مرا ؛ حق کہو اگرچہ تلخ ہو (رواہ احمد عن ابی ذر)

حدیث (۶) قدموا قریشا ولا تقدموھا ؛ قریش کو آگے بڑھاؤ۔ ان

سے تم کم گے نہ بڑھو۔ طبرانی نے عبداللہ بن صب سے اور ابونعیم نے سیدنا انس سے روایت کیا۔

حدیث (۷) قیدوا العلم بالکتابت ؛ تحریر کے ذریعے علم کو گھیرو۔
(رواہ الطبرانی وغیرہ عن ابن عمر)

حدیث (۸) قلب المومن حلو یحب الحلاوۃ ؛ مومن کا دل مٹھاس کو پسند کرتا ہے۔ بیہقی نے الشعب میں اور دیلمی نے ابی امامہ سے حدیث کیا۔

حدیث (۹) قاضی فی الجنۃ والقاضیان فی النار ؛ ایک قاضی جنتی ہے اور دو قاضی جہنمی۔ بیہقی نے بریدہ کی حدیث سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰) قوام امتی بشرارھا ؛ میری امت کا قیام ان کے شریر لوگوں کی وجہ سے ہے۔ امام احمد نے میمون بن سنبذ سے روایت کیا۔

حرف الکاف

حدیث (۱) کان وضوءہ لایبل الثری ؛ آپ کا وضو ایسا ہوتا کہ زمین پہ کیچڑ نہ ہوتی۔

ابوداؤد نے ذی مخبر سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو لم یلث منہ التراب (مٹی گارا نہ بنتی)

حدیث (۲) کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر ؛ قریب ہے کہ مفلسی کفر کو پہنچا دے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پہ غالب آجائے۔
ابونعیم نے "حلیہ" میں بروایت انس رضی اللہ عنہ نقل کیا۔

حدیث (۳) کل عام ترذلون ؛ ہر آیندہ سال پہلے سے کم تر ہے۔ یہ امام حسن کا کلام ہے۔ جو کہ ان کے اپنے رسالہ میں ہے اور اسی معنی میں بخاری کی حدیث ہے۔ لایاتی زمان الا والذی بعدہ شر منہ (زمانہ نہیں آتا مگر یہ کہ اس کے بعد کا زمانہ اس سے برا ہوتا ہے) اور طبرانی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا

ما من عام إلا یحدث الناس بدعۃ ویمیتون سنۃ حتی تمات السنن وتحیا البدع یعنی کوئی سال ایسا نہیں ہے جس میں لوگ بدعت نہ پیدا کرتے ہوں اور سنت کو نہ فنا کرتے ہوں یہاں تک کہ سنتیں فنا ہو جائیں گی اور بدعتیں زندہ۔

حدیث (۴) کما تدین تدان: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

ابن عدی نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور امام احمد نے الزہد میں بروایت ابی الدرداء موقوفاً اور بیہقی نے الاسماء میں ابو قلابہ سے مرفوعاً مرسلاً روایت کیا۔

حدیث (۵) کما تکونوا یولی علیکم: جیسے تم ہوگے ویسے ہی تم پر حاکم ہونگے۔

ابن جمیع نے معجم میں بروایت ابوبکرہ اور بیہقی نے شعب میں بروایت یونس بن ابی اسحاق عن ابیہ مرفوعاً ذکر کرکے کہا یہ منقطع ہے۔

حدیث (۶) کنت کنزا لا اعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا فعرفتہم بی فعرفونی۔ یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا کوئی نہ جانتا تھا پھر میں نے پسند کیا کہ اپنے آپ کو پہچنواؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر انہیں اپنی پہچان کرائی تو وہ مجھے پہچان گئے۔ یہ بے اصل ہے۔

حدیث (۷) کنت نبیا وآدم بین الماء والطین یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ ان لفظوں کے ساتھ یہ بے اصل ہے۔ البتہ ترمذی میں یہ ہے کہ متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد یعنی آپ کب سے نبی تھے فرمایا جبکہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ اور صحیح ابن حبان اور حاکم میں عرباض بن ساریہ کی یہ حدیث ہے کہ انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ یعنی میں اللہ کے حضور یقیناً خاتم النبیین لکھا ہوا تھا درآنحالیکہ آدم اپنے خمیر ہی میں تھے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ عوام اس میں یہ زیادہ کرتے ہیں کہ وکنت نبیا ولا آدم ولا ماء ولا طین یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ نہ آدم تھے نہ پانی اور نہ مٹی تھی۔ (حالانکہ یہ بھی بے اصل ہے)

حدیث (۸) الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت ۔ عقلمند وہی ہے جس نے
اپنے آپ کو جان لیا۔ وہ عمل وہی ہے جو مرنے کے بعد کام آئے۔
حاکم نے بروایت شداد بن اوس نقل کرکے صحیح کہا۔ اور ذہبی نے اسے ضعیف کہا۔
(ب بقیہ حدیثیں نقل ہیں)
حدیث (۹) کانک بالدنیا ولم تکن وبالآخرۃ ولم تزل ۔ دنیا کے ساتھ ایسے بن
جاؤ گویا تم ہو ہی نہیں اور آخرت کے ساتھ ایسے ہی ہو جاؤ کہ ہمیشہ ہی رہنا ہے۔ میں اس
کے مرفوع ہونے پر واقف نہیں۔ اسے ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا۔
حدیث (۱۰) کان اللہ ولا شئ غیرہ ۔ ہمیشہ اللہ ہی ہے۔ اور اس کے سوا کوئی نہیں۔
حاکم و ابن حبان نے بروایت بریدہ نقل کیا۔
حدیث (۱۱) کل آت قریب ۔ ہر آنے والا وقت قریب ہے۔
ابن ماجہ نے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ما اثنا و حدیث نقل کیا۔
حدیث (۱۲) کبر کبر یعنی بڑائی کرنا بہت بڑائی ہے
شیخین نے بروایت سہل بن ابی حثمہ نقل کیا۔
حدیث (۱۳) کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث ۔ باعتبار تخلیق میں نبیوں
میں سب سے پہلا نبی ہوں اور باعتبار بعثت ان کا آخر۔
ابن حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابو نعیم نے دلائل میں سیدنا ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث (۱۴) کن من خیار النساء علی حذر ۔ عورتوں کو پسند کرنے میں خوفزدہ رہ
عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد الزھد میں اسماء بن عبید سے نقل کیا انہوں نے
کہا کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا۔
یا بنی استعذ باللہ من شرار النساء وکن من خیارھن علی حذر فانھن لا
یسارعن الی خیر بل ھن الی الشر اسرع ۔ اے میرے فرزند عورتوں کی شر سے

سے خدا کی پناہ مانگو ان کو پسند کرنے میں خوفزدہ رہو کیونکہ عورتیں بھلائی میں جلدی نہیں کرتیں بلکہ وہ برائی کیطرف تیزی سے دوڑتی ہیں۔

حدیث (۵)، کل یوخذ من قولہ ویترک الا النبی صلے اللہ علیہ وسلم،
ہر ایک کی بات میں اختیار ہے کہ مانو یا نہ مانو مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول میں۔
عبداللہ بن امام احمد نے زوائد الزھد میں بطریق عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہم نقل کیا انہوں نے فرمایا کسی انسان پر جبر نہیں کہ کسی کی بات مانے یا نہ مانے لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نہیں ہے۔

اثر ۱۶۔ کنت احسب الرجلین تحملان البطن فاذا البطن تحمل الرجلین: میرا خیال تھا کہ دونوں پاؤں پیٹ کا بوجھ سہارتے ہیں مگر معلوم ہو کہ پیٹ ہی دونوں پاؤں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔

الحرث ابن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں سیدنا عمرو بن سراقہ صحابی سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک لشکر کی طرف بھیجا راہ میں انہیں بھوک نے بیتاب کیا۔ تو عرب کے ایک قبیلہ نے انکی مہمان نوازی کی جب چلنے لگے تو اسوقت یہ کہا واللہ اعلم۔

اثر ۱۷۔ کفی بالمؤمن نصرا ان یری عدوہ یعصی اللہ: مومن کے لئے یہ نصرۃ ہی کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو دیکھے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے
الخرائطی نے مکارم الاخلاق میں محمد بن جعفر الاحمر نقل کیا۔

حرف اللام

حدیث (۱) ۔۔۔ للسائل حق وان کان علی فرس: سائل کا تم پر حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو۔

ابوداود و امام احمد نے سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ دوسرے امام احمد نے ازھدیں سالم بن ابی الجعد

سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بلاشبہ سائل کا یقینی حق ہے اگرچہ وہ چاندی سے مزین گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں بطریق ابو حاد از سیدنا انس روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ان اتاک سائل علی فرس باسط کفیہ فقد وجب الحق ولو بشق تمرۃ: اگر تمہارے پاس گھوڑے پر سوار ہاتھ پھیلا کر سائل آئے تو حق واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث (۲) لعن اللہ المغنی والمغنی لہ: گانے والے پر اور اسکے گوانے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

حدیث (۳) لما خلق اللہ العقل قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال ما خلقت خلقا اشرف منک فبک آخذ وبک اعطی: جب خدا نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا سامنے ہو تو وہ سامنے ہوگئی پھر فرمایا پشت پھیر تو اس نے پشت پھیر دی پھر فرمایا میں نے تجھ سے بڑھ کر بزرگ کسی چیز کو پیدا نہ کیا لہذا اب تیری ہی وجہ سے پکڑوں گا اور تیری ہی وجہ سے عطا کروں گا۔ یہ قول کذب و موضوع ہے بالاتفاق۔

قلت: سیوطی فرماتے ہیں کہ زرکشی نے اس میں ابن تیمیہ کی پیروی کی ہے — حالانکہ میں نے اس کی ایک پاکیزہ اصل پائی ہے۔ جسے عبداللہ بن امام احمد نے زوائد الزہد میں اس طرح روایت کیا کہ ہمیں علی بن مسلم نے بروایت سیار از جعفر از مالک ابن دینار از امام حسن حدیث پہنچی ہے انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا کہ۔

ما خلقت خلقا احب الی منک بک آخذ وبک اعطی: میں نے اپنے نزدیک تجھ سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہ کی تیری وجہ سے پکڑوں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا۔

حالانکہ یہ حدیث مرسل جید الاسناد ہے اور یہ معجم میں ہے۔

طبرانی نے "الاوسط" میں بروایت ابی امامہ اور بروایت ابو ہریرہ موصولاً دونوں کو ضعیف اسناد سے نقل کیا ہے۔ انتہی۔

حدیث (۴) لن یغلب عسر یسرین: ہرگز ہرگز تنگی دو آسانیوں پر غلبہ

نہ پہنچ سکے گی۔ حاکم نے بروایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا۔

حدیث (۵) لو صدق السائل ما افلح من رده۔ اگر سائل کو صدق ہوتا تو اس کے رد کرنے سے بھلا کام نہ کیا۔

ابن عبد البر نے "الاستذکار" میں بروایت حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور بروایت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نقل کیا اور امام احمد نے فرمایا اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث (۶) لو کان الدنیا دما عبیطا کان قوت المؤمن منها حلالا۔ اگر دنیا خون عبیط بن جائے تو مومن کی قوت اس سے کھانا حلال ہوگا۔ یہ قول بے سند بے اصل ہے۔

حدیث (۷) لو ان الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضة ما سقی کافرا منها شربة ماء۔ اگر تم خدا کے نزدیک دنیا کو تولو تو مچھر کے ایک پر کی برابر ہے اور اس سے کافر کو پانی پلایا گیا وہ ایک گھونٹ پانی کی برابر ہے۔

ترمذی و حاکم نے بروایت سہل بن سعد نقل کر کے صحیح کہا۔ اور ذہبی نے اسے ضعیف قرار دیا۔

حدیث (۸) لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه لاعتدلا۔ اگر تم مومن کے خوف و رجا کو وزن کرو تو دونوں کو برابر پاؤ گے۔ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے عبداللہ بن امام احمد نے زوائد الزہد میں ثابت بنانی سے ان کا قول بلفظ کان یقال دونوں برابر ہوں گے روایت کیا ہے۔ انتہی۔

حدیث (۹) لو وزن ایمان ابی بکر بایمان الناس لرجح ایمان ابی بکر۔ اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو تمام لوگوں کے ایمانوں کے ساتھ وزن کیا جائے تو سیدنا ابوبکر کا ایمان یقیناً سب سے زیادہ ہوگا۔

کہا گیا ہے کہ یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے اسی طرح ابن معاذ بن مثنی نے "زیادات

حدیث (۱۴) لکل مقام مقال ، ہر جگہ بات کی جا سکتی ہے۔

الخطیب نے الجامع میں ابوالدرداء سے موقوفاً اور بیہقی نے شعب الایمان میں الخرائطی نے "مکارم الاخلاق" میں ابوالطفیل سے موقوفاً روایت کیا۔ اور ابن عدی نے ابوالطفیل سے اتنا زیادہ کیا کہ لکل زمان رجال یعنی ہر زمانہ میں صاحب کمال لوگ ہوتے ہیں

حدیث (۱۵) لوکان جریج فقیہا لاجاب امہ ؛ اگر جریج فقیہ ہوتے تو اپنی ماں کے پکارنے پر جواب دیتے۔ بیہقی نے الشعب میں حوشب فہری سے روایت کیا۔

حدیث (۱۶) لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ ؛ وہ قوم ہرگز فلاح نہ پائے گی جس نے اپنا حاکم عورت کو بنا لیا۔ امام بخاری و ترمذی نے ابوبکرہ سے روایت کیا۔ انتہی

حرف المیم

حدیث (۱) ماء زمزم لما شرب لہ ؛ زمزم ہی کا پانی ہے جبکہ آپ نے سے پیا۔

ابن ماجہ نے بسند جید جابر سے اور خطیب نے تاریخ میں اس سند سے جس کی صحت دمیاطی نے کی ، روایت کیا۔

قلت : علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے المنذری نے بھی صحیح کہا اور امام نووی نے اسے ضعیف قرار دیا۔ اور حافظ ابن حجر نے بسبب جابر سے منقول ہونے کے اسے حسن کہا۔ اور یہ ابن عباس سے بھی مرفوعاً مروی ہے۔ جیسے حاکم نے نقل کیا اور دارقطنی نے عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً روایت کیا۔ اور بیہقی نے معاویہ سے موقوفاً ذکر کیا اور اسے فاکہی اخبار مکہ میں لائے ہیں اور دیلمی نے صفیہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ ماء زمزم شفاء من کل داء۔ زمزم کا پانی ہر مرض کی شفا ہے۔ اس کی سند تو بہت ہی ضعیف ہے۔ انتہی۔

حدیث (۲) ماترک القاتل علی المقتول من ذنب ؛ قاتل ، مقتول پر کوئی گناہ نہیں چھوڑتا۔

ابن کثیر فرماتے ہیں یہ بے اصل ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس معنی میں یہ حدیث ہے کہ ان السیف محاء للخطایا ۔

جو گناہوں کو مٹاتی ہے، جیسے امام احمد ابن حبان نے بروایت عقبہ بن عامر نقل کیا۔ اور دیلمی و ابو نعیم سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ

قتل الصبر لا یمر بذنب الا محاہ: صبر قتل ہونے والا گناہ کے ساتھ نہیں گزرے گا۔ مگر یہ کہ وہ محو ہو جائینگے۔

اور سعید بن منصور مرسلاً عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ

من قتل صبرا کان کفارۃ لخطایاہ: جو ظلماً مارا گیا یقیناً وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اور بیہقی شعب الایمان میں انہی سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا۔

من قتل مظلوما کفر عنہ کل ذنب: جو ظلماً مارا گیا وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

اور یہ قرآن میں بھی ہے کہ

انی ارید ان تبوء باثمی واثمک: میں چاہتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے گناہ اٹھا کر واپس ہو

حدیث (۳) ما من نبی الا بعد الاربعین: ہر نبی چالیس برس کے بعد نبی ہوتا ہے

ابن جوزی کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث (۴) ما افلح صاحب عیال قط: صاحب عیال کبھی فلاح نہ پائے گا۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ یہ ابن عیینہ کا کلام ہے۔ اور حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی نسبت منکر ہے۔

حدیث (۵) ما نقص مال من صدقۃ یعنی خیرات سے مال کم نہیں ہوتا۔

اسے مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا۔

حدیث (۶) ما وسعنی سمائی ولا ارضی ولکن وسعنی قلب عبدی المومن: میں نہ اپنی زمین میں سما سکا اور نہ اپنے آسمان میں لیکن میں اپنے مومن بندوں کے دل میں سما گیا۔ یہ بے اصل ہے۔

قلت: بر مدہ۔ سیوطی فرماتے ہیں کہ امام احمد نے الزہد میں وہب بن منبہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰) المرء علی دین خلیله : آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔
ابو داؤد ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کر کے اسے حسن کہا اور ابن جوزی نے غلطی کی ہے کہ اسے موضوعات میں ذکر کیا۔

حدیث (۱۱) مداراة الناس صدقة : لوگوں کی خاطر مدارات کرنا صدقہ ہے
ابن حبان نے جابر سے روایت کیا۔

حدیث (۱۲) المستشار مؤتمن : جس سے مشورہ لیا جائے وہ بات اسکے پاس امانت ہے۔ الاربعہ نے ابوہریرہ سے نقل کیا اور ترمذی نے اسے حسن کہا۔

حدیث (۱۳) المرء کثیر باخیه : آدمی اکثر اپنے بھائی کی خصلت پر ہوتا ہے۔
دیلمی نے حضرت انس سے روایت کیا۔

حدیث (۱۴) مصر کنانة الله فی ارضه ما طلبها عدو الا اهلکه الله : شہر مصر خدا کی زمین کا محفوظ حصہ ہے جس دشمن نے اسے تسخیر کرنے کا ارادہ کیا اللہ نے اسے ہلاک کر دیا۔

یہ روایت بے اصل ہے لیکن طبرانی میں کعب بن مالک سے ہے اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خیرا فان لهم ذمة جب مصر مفتوح ہو تو قبطیوں سے بھلائی کرنے کا حکم دیا کیونکہ ان کے لئے ذمہ ہے۔ اور اس کی اصل مسلم میں ہے۔

قلت : علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ کتاب الحفظ میں کہا گیا ہے کہ بعض کتب الہیہ میں مذکور ہے کہ ساری زمین مصر خزانہ ہے۔ جو اس سے بُرا ارادہ کرتا ہے اللہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اور کعب احبار سے مروی ہے کہ سرزمین مصر فتنوں سے محفوظ ملک ہے جو اس سے برا ارادہ کرتا ہے اللہ اسے منہ کے بل اوندھا گرا دیتا ہے۔ اور ابو موسی اشعری سے مروی ہے کہ اہل مصر کی مدد لشکری ہیں برائی نہیں دور کر سکتا ہے۔ مگر اللہ نے انکی کفالت اپنے ذمہ لی ہے تبیع بن عامر کلاعی کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل نے مجھے اس کی خبر دی تو میں نے انہیں اس کی خبر دی جس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ اور لفظ کنانہ شام میں وارد ہے۔

ابن عساکر نے عون بن عبید اللہ ابن عتبہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے وہ چیز سنی ہے اللہ تعالیٰ نے بعض نبیوں پر نازل فرمائی تھی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الشام کنانتی "شام میری حفاظت میں ہے فاذا غضبت علی قوم رمیتھا منھا بسھم پھر جب میں قوم پر ناراض ہوتا ہوں تو ان پر تیروں کی بارش کرتا ہوں۔ انتہی۔

حدیث (۱۵) معدۃ بیت الداء والحمیت راس الدواء۔ معدہ بیماری کا گھر ہے۔ پرہیز کرنا علاج کی جڑ ہے۔

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ البتہ یہ بعض طبیبوں کا کلام ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابن ابی دنیا نے کتاب الصمت میں وہب بن منبہ سے روایت کی کہ .... انہوں نے کہا تمام طبیبوں کا اجماع ہے۔ کہ علاج کی جڑ پرہیز ہے۔ اور داناؤں کا اجماع ہے کہ دانائی کی جڑ خاموشی رہنا ہے۔ اور خلال نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا کہ الازم دواء والمعدہ بیت الاداء وعودوا ابدا نما اعتدت یعنی لنگور علاج ہے اور معدہ بیماریوں کا گھر۔ اور جسم کا علاج کرو جتنا ممکن ہو۔ انتہی

حدیث (۱۶) من احب شیئا اکثر من ذکرہ۔ جو جس چیز سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ وہ اسکا ذکر کثرت کرتا ہے۔　دیلمی نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث (۱۷) من اخلص للہ اربعین یوما تفجرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ جو چالیس دن اخلاص الٰہی میں گزارے تو اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کی باتیں پھوٹنے لگتی ہیں۔

امام احمد نے الزہد میں مکحول سے مرفوعاً مرسلاً روایت کیا اور سند ضعیف کے ساتھ حضرت انس سے بھی مروی ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابو نعیم نے بطریق مکحول از ابو ایوب انصاری موصولاً روایت کیا۔ انتہی۔

حدیث (۱۸) من ازداد علماً ولم یزدد فی الدنیا زھداً لم یزدد من اللہ الا بعداً ؛
جو علم کو بڑھاتا ہے اور دنیا میں زہد کو نہیں بڑھاتا ہے۔
وہ اللہ سے دوری ہی کو زیادہ کرتا ہے۔ (رواہ الدیلمی عن علی)

حدیث (۱۹) من اعان ظالماً سلط علیہ ؛ جو ظالم کی مدد کرتا ہے اللہ اسی کو اس پر
مسلط کرتا ہے۔

دیلمی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس کی سند بیان نہیں کی
علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اس کی سند بطریق حسن بن
علی رضی اللہ عنہما بیان کی اور ابن زکریا نے سعید بن عبدالجبار کرابیسی از حماد بن سلمہ از عاصم
از زر از ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً نقل کیا من اعان ظالما سلطہ اللہ علیہ۔
جس نے ظالم کی مدد کی اللہ اسی کو اس پر مسلط کرتا ہے۔

حدیث (۲۰) من استوی یوماہ فھو مغبون الحدیث بطولہ ؛ جس کے دو دن یکساں رہے
وہ مغبون ہے۔ دیلمی نے سیدنا علی سے روایت کیا اور یہ ضعیف ہے۔

حدیث (۲۱) من اکتحل بالاثمد یوم عاشوراء لم ترمد عینہ ؛ جو دسویں محرم
کو سرمہ لگائے اس کی آنکھ کبھی نہ دکھے گی۔
حاکم نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرکے کہا کہ یہ منکر ہے۔

حدیث (۲۲) من اکل مع مغفور غفر لہ ؛ جو بخشے ہوئے کے ساتھ کھائے وہ بخشا ہوا ہے
اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث (۲۳) من اھدی الیہ ھدیۃ فجلساؤہ شرکاؤہ فیہا ؛ جو ہدیہ کسی طرف
بھیجا جاتا ہے تو اس کے تمام ہمنشیں اس میں اس کے شریک ہیں
طبرانی نے حسن بن علی سے اور علامہ بخاری نے ابن عباس سے بصیغہ تمریض روایت کیا۔
علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ عقیلی / سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی اسے بیان
کرتے ہیں اور ابن جوزی جو اسے موضوعات میں لاتے ہیں تو انہوں نے خطا کی ہے۔

حدیث (۲۳) من بلغہ عن اللہ شیٔ فیہ فضیلۃ فاخذ بہ ایمانا و رجاء ثوابہ اعطاہ اللہ ذٰلک و ان لم یکن کذٰلک ؛ جس کو اللہ کی جانب سے کسی چیز پہنچے جس میں فضیلت ہو پھر وہ یقین اور اس کے ثواب کی امید کے ساتھ مان لے تو اللہ تعالےٰ اسے وہ ثواب عطا فرمائے گا اگرچہ وہ ایسا نہ ہو۔

ابن عبد البر سیدنا انس سے اور ابو الشیخ "مکارم الاخلاق" میں سیدنا جابر سے روایت کرتے ہیں۔

حدیث (۲۵) من بنیٰ فوق ما یکفیہ کلف یوم القیامۃ ان یحملہ علی عاتقہ ؛ جو اپنی ضرورت کے حالت سے زیادہ مکان بنائے بروز قیامت اللہ تعالےٰ اسے مجبور کریگا۔ کہ وہ اسے اپنے کندھے پر اٹھائے۔ ابونعیم نے الحلیہ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۲۶) من بورک لہ فی شیٔ فلیلزمہ ؛ جو کسی چیز میں برکت کے لیے دعا مانگے۔ تو اللہ اس میں برکت دیتا ہے۔ ابن ماجہ نے بروایت انس و عائشہ رضی اللہ عنہم نقل کیا۔

حدیث (۲۷) من تزوج امرأۃ لمالہا حرمہ اللہ مالہا و جمالہا ؛ جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کرے تو اللہ اس پر اس کے مال و جمال کو حرام کر دیتا ہے۔

کوئی اس کی سند سے واقف نہیں۔

حدیث (۲۸) من تشبہ بقوم فھو منھم ؛ جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔ ابوداؤد نے بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۲۹) من جمع مالا من نھاوش اذھبہ اللہ فی نھابر ؛ جو جور و ظلم سے دولت جمع کرتا ہے اللہ اُسے ضائع فرما دیتا ہے۔

علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ادبیہ نادر کتابوں میں ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابن نجار نے تاریخ بغداد میں بالاسناد " ابو سلمہ حمصی سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من اصاب مالا من نھاوش اذھبہ اللہ فی نھابر ؛ جسے جور و ظلم کے ذریعہ دولت ملتی ہے اللہ اُسے ضائع کر دیتا ہے۔

حدیث (۳۰) من حدث حدیثاً فعطس عنده فهو حق۔ جب کوئی بات کرتا ہو تو کوئی اس کے پاس چھینک دے تو یہ حق ہے۔

بیہقی نے سیدنا ابوہریرہ سے روایت کیا اور امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں حسن کہا۔ اور جس نے اس حدیث کو باطل کہا اس نے خطا کی۔ اور طبرانی میں سیدنا انس سے مروی ہے کہ اصدق الحدیث ما عطس عنده۔ وہ بات بہت صحیح ہے جس کے پاس کوئی چھینکے ہیں۔

حدیث (۳۱) من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً۔ جو میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے " امام نووی کہتے ہیں کہ اس کی تمام سندیں ضعیف ہیں۔

حدیث (۳۲) من زار و زار ابی ابراهیم فی عام واحد دخل الجنة۔ جس نے میری اور میرے والد حضرت ابراہیم کی ایک سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام نووی فرماتے ہیں باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث (۳۳) من سئل عن علم فکتمه الجمه الله بلجام من نار یوم القیامة۔ جس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے پھر وہ اسے چھپائے تو اللہ بروز قیامت جہنم کے آگ کی لگام دیگا۔

ابوداؤد و ترمذی نے نقل کر کے حسن کہا اور ابن ماجہ و حاکم نے سیدنا ابوہریرہ سے روایت کر کے صحیح کہا، اور حاکم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے صحیح کہا۔

اور ابن ماجہ نے بروایت سیدنا انس اور ابوسعید خدری سے بسند ضعیف نقل کیا۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ طبرانی نے سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن مسعود اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ انتہی۔

حدیث (۳۴) من صمت نجا یعنی جو خاموش رہا نجات پالی۔ یہ غریب ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ اسے ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ انتہیٰ

حدیث (۳۵) من ظلم ذمیاً کنت خصمه۔ جس نے ذمی پر ظلم کیا میں اس سے بدلہ لونگا۔

ابوداؤد نے بسند حسن ان لفظوں سے روایت کیا۔

الا من ظلم معاهداً او انتقصه حقه او کلفه فوق طاقته او اخذ منه شیئاً بغیر طیب

نفس فانا خصمه یوم القیامة» اگر جو معاہد پر ظلم کرے یا اس سے بد عہدی کرے یا اس کی برداشت سے زیادہ تکلیف دے یا اس سے بغیر اس کی رضا کے کچھ لے تو میں قیامت میں اس سے جھگڑا کروں گا۔

قلت۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابونعیم اور ابن مندہ دونوں نے المعرفۃ میں عبداللہ بن جراد سے مرفوعاً روایت کیا کہ۔

«من ظلم معاهدا أخفر بذمته مؤديا للجزية كنت خصمه يوم القيامة» جس نے معاہد پر ظلم کیا اور وہ اس کے ذمہ کا اقراری ہو۔ اور اسکو جزیہ دینے والا ہو تو میں قیامت میں اس کا بدلہ لوں گا۔ اور مسند الفردوس میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے کہ «انا خصم يوم القيامة عن اليتيم والمعاهد ومن اخاصمه اخصمه» بروز قیامت میں یتیم اور معاہد کی طرف سے مقابل ہوں گا۔ اور جو ان سے جھگڑا کرے اس سے جھگڑوں گا انتہی

حدیث (۳۶) «من عرف نفسه فقد عرف ربه» جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہے۔ اور ابن سمعانی کہتے ہیں۔ کہ یہ یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔

حدیث (۳۷) «من اعتز بغیر اللہ ذل» جس نے اللہ کی سی عزت، غیر اللہ کی کی وہ ذلیل ہے

ابونعیم حلیہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں میں روایت کرتے ہیں۔

«من اعتز بالعبيد اذله الله» جو بندگی کے طور پر کسی مخلوق کی عزت کرے اللہ اسے ذلیل کریگا۔

حدیث (۳۸) «من عشق فعف فکتم فمات فهو شهيد» جس نے عفت کے ساتھ عشق کیا اور اسے چھپائے ہوئے مر گیا تو وہ شہید ہے۔

اس کی متعدد سندیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے حاکم نے تاریخ نیشاپور میں اور خطیب نے تاریخ بغدا

ہیں جو ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں نقل کیا ہے اور خطیب سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی ان لفظوں سے روایت کرتے ہیں کہ

من عشق فعف ثم مات، مات شہیدا: جس نے عشق کیا اور پاکدامن رہا پھر مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔ اور وہ بھی بغیر سند کے ابو سعید سے لاتے ہیں کہ

العشق من غیر ریبۃ کفارۃ للذنوب: بغیر شک کے عشق گناہوں کا کفارہ ہے انتہیٰ

حدیث (۳۹) من لعب بالشطرنج فهو ملعون: جو شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے

امام نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث (۴۰) من وسع علی عیاله یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته: جو محرم کی دسویں کو اپنی عیال پر روزی کی فراخی کرے اللہ اس پر تمام سال فراخی کرتا ہے۔

یہ ثابت نہیں ہے البتہ یہ محمد بن منتشر کا کلام ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ ایسا نہیں بلکہ یہ ثابت ہے اور صحیح ہے۔ جسے بیہقی نے شعب میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا اور کہا کہ ان سب کی اسناد ضعیف ہیں لیکن جب ایک کو دوسرے سے ملایا جائے تو قوت کا فائدہ دیتی ہے اور حافظ ابو الفضل عراقی، امالی میں سیدنا ابو ہریرہ سے متعدد طرق ہیں جن میں سے بعض کو حافظ ابو الفضل بن ناصر نے صحیح کہا ہے ہیں اور ابن جوزی نے الموضوعات میں بروایت سلیمان بن ابی عبداللہ سے ذکر کر کے کہا کہ سلیمان مجہول ہیں۔ حالانکہ ابن حبان نے سلیمان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا کہ ان کی رائے میں یہ حدیث حسن ہے اور فرمایا اس کی سند بشرط مسلم جابر سے بھی ہے جسے ابن عبدالبر نے "الاستذکار" میں بروایت زبیر از جابر بیان کیا ہے۔ اور یہ سب سے صحیح سند ہے۔ اور فرمایا یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے بھی مروی ہے دار قطنی افراد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف لائے ہیں اور ابن عبد البر نے سند جید بیان کیا۔ اور بیہقی نے شعب میں محمد بن منتشر سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ اس میں کلام کیا گیا ہے پھر انہوں نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کلام کو عراقی امالی میں

جمع کیا ہے اور میں نے اس مجموعہ کا خلاصہ انتقیبات علی الموضوعات میں جمع کیا ہے۔ انتہی

حدیث (۴۱) المومن مرآۃ المومن والمومن اخو المومن ؛ مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن ، مومن کا بھائی ہے۔

طبرانی و بزار نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن مبارک نے " البر " میں سیدنا حسن سے روایت کیا۔

حدیث (۴۲) المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ؛ مومن ، مومن کے لئے مثل دیوار کے ہے جو ایک دوسرے کو مضبوط و قوی کرتا ہے۔ شیخین نے ابو موسیٰ سے روایت کیا۔

حدیث (۴۳) المومن یالف ، ولا خیر فیمن لا یالف ولا یولف ؛ مومن محبت کرتا ہے۔ اور اس شخص میں بھلائی نہیں جو نہ خود محبت کرے اور نہ دوسرا کوئی اس سے محبت کرے

حاکم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اب بقیہ حدیث بیان کرتا ہوں۔

حدیث (۴۴) ما اجتمع الحلال و الحرام الا غلب الحلال الحرام ؛ حلال و حرام یکجا نہیں ہوتے مگر یہ کہ حرام پر حلال غالب آجاتا ہے۔

العراقی نے تخریج المنہاج میں کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور ابن سبکی نے الاشباہ والنظائر میں بیہقی سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو جابر جعفی نے جو کہ مرد ضعیف ہے شعبی سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا۔ جو کہ منقطع ہے۔

حدیث (۴۵) ما رآہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن ، جسے تمام مسلمان اچھا خیال کریں۔ تو وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

امام احمد نے سیدنا مسعود رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث (۴۶) من امسی کالاً من عمل یدیہ امسی مغفوراً لہ ؛ جس نے اپنے ہاتھ کے عمل میں تکان گزاری اس کا گذشتہ ہی بخش گیا۔

ابن عساکر نے سیدنا ابن عباس سے روایت کیا اور اس کی ایک سند بروایت ابان از انس مرفوعاً یہ ہے کہ

من بات کالا من طلب الحلال بات مغفورا له: جس نے حلال کمائی سے شب گزاری اُس نے بخشش کے ساتھ شب گزاری۔

حدیث (۴۷) من سالک مسالک التہم اتہم: جو تہمت کے رستوں پر چلے متہم ہو جائیگا۔
خرائطی نے مکارم الاخلاق میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے موقوفا ان لفظوں سے روایت کیا۔

من اقام نفسہ مقام التہمت فلا یلومن من اساء بہ ظن: جو اپنے آپ کو مقام تہمت میں کھڑا کرے تو اسے ملامت نہ کرو جو اس سے بدگمان ہو۔

حدیث (۴۸) من حوسب عذب: جس کا حساب ہوا وہ عذاب میں ہے۔
شیخین نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث (۴۹) من تواضع لغنی لاجل غناہ ذھب ثلث دینہ: جس نے تونگر کی اس کی تونگری کی بناء پہ تواضع کی تو اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔
بیہقی نے الشعب میں سیدنا ابن مسعود سے روایت کیا اور انس رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں میں مروی ہے۔

من اصبح حزینا علی الدنیا اصبح ساخطا علی ربہ ومن اصبح یشکو مصیبۃ فانما یشکو ربہ ومن دخل علی غنی فتضعضع لہ ذھب ثلثا دینہ: جس نے دنیا پر غمزدگی پر غمزدگی میں صبح کی تو اپنے رب کی ناراضگی میں صبح کی اور جس نے اپنی مصیبت کی شکوہ بھی میں صبح کی تو اس نے اپنے رب کی شکایت کی۔ اور جو کسی تونگر کے پاس گیا تو اس نے خود کو خطرے میں ڈالدیا اور اسکا دو تہائی دین جاتا رہا۔
اور کہا کہ ان سب کی سندیں ضعیف ہیں پھر اسی سند کیساتھ وہب بن منبہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے اسی کے مطابق توریت میں پڑھا ہے اور دیلمی نے سیدنا ابوذر سے روایت کیا کہ

لعن اللہ فقیرا تواضع لغنی من اجل مالہ من فعل ذلک منہم فقد ذھب ثلثا دینہ: اللہ تعالیٰ اس فقیر پر لعنت کرے جس نے کسی مالدار کی اس کے مال کیوجہ سے تواضع

جمع کیا ہے اور میں نے اس مجموعہ کا خلاصہ التعقبات علی الموضوعات میں جمع کیا ہے۔ انتہیٰ

حدیث (۴۱) المومن مرآۃ المومن والمومن اخو المومن ٭ مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن، مومن کا بھائی ہے۔

طبرانی و بزار نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن مبارک نے "البر" میں سیدنا حسن سے روایت کیا۔

حدیث (۴۲) المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ٭ مومن، مومن کے لیے مثل دیوار کے ہے جو ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے۔ شیخین نے ابو موسیٰ سے روایت کیا۔

حدیث (۴۳) المومن یالف، ولا خیر فیمن لا یالف ولا یولف ٭ مومن محبت کرتا ہے۔ اور اس شخص میں بھلائی نہیں جو نہ خود محبت کرے اور نہ دوسرا کوئی اس سے محبت کرے

حاکم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اب بقیہ احادیث بیان کرتا ہوں۔

حدیث (۴۴) ما جتمع الحلال و الحرام الا غلب الحلال الحرام ٭ حلال و حرام یکجا نہیں ہوتے مگر یہ کہ حرام پر حلال غالب آ جاتا ہے۔

العراقی نے "تخریج المنہاج" میں کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور ابن سبکی نے الاشباہ والنظائر میں بیہقی سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو جابر جعفی نے جو کہ مرد ضعیف ہے شعبی سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا۔ جو کہ منقطع ہے۔

حدیث (۴۵) ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن ٭ جسے تمام مسلمان اچھا خیال کریں۔ تو وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

امام احمد نے سیدنا مسعود رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث (۴۶) من حسن کلام من عمل بدیہ امسی مغفورا لہ ٭ جس نے اپنے ہاتھ کے عمل میں کل گذشتہ گزارا وہ کل گذشتہ ہی بخشا گیا۔

ابن عساکر نے سیدنا ابن عباس سے روایت کیا اور اس کی ایک سند بروایت ابان از انس مرفوعاً یہ ہے کہ

من بات كالا من طلب الحلال بات مغفوراً له ؛ جس نے حلال کمائی سے شب گزاری اُسنے بخشش کے ساتھ شب گزاری۔

حدیث (۷۷) من سلك مسالك التهم اتهم ؛ جو تہمت کے راستوں پر چلا متہم ہو جائیگا۔

الخرائطی نے مکارم الاخلاق میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ان لفظوں سے روایت کیا۔

من اقام نفسه مقام التهمة فلا يلومن من اساء به الظن ؛ جو اپنے آپ کو مقام تہمت میں کھڑا کرے تو اسے ملامت نہ کرو جو اس سے بدگمان رکھے۔

حدیث (۷۸) من حوسب عذب ؛ جس کا حساب ہوا وہ عذاب میں ہے۔

شیخین نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث (۷۹) من تواضع لغني لاجل غناه ذهب ثلثا دينه ؛ جس نے تونگر کی اس کی تونگری کی بنا پر تواضع کی تو اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔

بیہقی نے الشعب میں سیدنا ابن مسعود سے روایت کیا اور اس رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں میں مروی ہے۔

من اصبح حزينا على الدنيا اصبح ساخطا على ربه ومن اصبح يشكو مصيبة نزلت به يشكو ربه ومن دخل على غني فتضعضع له ذهب ثلثا دينه ؛ جس نے دنیا پر غمزدگی میں صبح کی تو اپنے رب کی ناراضگی میں صبح کی اور جس نے اپنی مصیبت کی شکوہ میں صبح کی تو اس نے اپنے رب کی شکایت کی۔ اور جو کسی تونگر کے پاس گیا اور اس نے خود کو خطرے میں ڈال دیا اور اسکا دو تہائی دین جاتا رہا۔

اور کہا کہ ان سب کی سندیں ضعیف ہیں پھر اسی سند کیساتھ وہب بن منبہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے اسی کے مطابق توریت میں پڑھا ہے اور دیلمی نے سیدنا ابوذر سے روایت کیا کہ

لعن الله فقيرا تواضع لغني من اجل ماله من فعل ذلك منهم فقد ذهب ثلثا دينه ؛ اللہ تعالیٰ اس فقیر پر لعنت کرے جس نے کسی مالدار کی اس کے مال کی وجہ سے تواضع

کی جس نے یہ کیا بلاشبہ اس کا دو تہائی دین چلا گیا۔

اور اسے ابن جوزی الموضوعات میں لائے ہیں لہٰذا وہ راستی پر نہیں ہیں۔

حدیث (۵۰) من ترک شیئاً للّٰہ عوضہ اللّٰہ خیراً منہ ؛ جس نے کسی چیز کو لوجہ اللّٰہ چھوڑا اللہ تعالےٰ اس سے بہتر سے بدلہ دیگا۔

امام احمد نے بعض صحابہ سے مرفوعاً ان لفظوں میں نقل کیا۔

انک لن تدع شیئاً اتقاء اللّٰہ الا اعطاک اللّٰہ خیراً منہ ؛ بلاشبہ تم نے خدا کے خوف سے جو بھی کچھ ترک کیا اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر بدلہ دیگا۔

اور ابن عساکر نے سیدنا ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا کہ

ماترک عبد للّٰہ امرا لایترکہ الا للّٰہ الا عوضہ اللّٰہ منہ ماھو خیر لہ منہ فی دینہ ودنیاہ ؛ کوئی بندہ بجز رضائے الٰہی کے کوئی کام نہ چھوڑے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس سے بہتر اس کے دین و دنیا میں بدلہ عنایت فرماتا ہے

اور الاصبہانی اپنی کتاب "ترغیب" میں ابی ابن کعب سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

ماترک عبد شیئاً لایترکہ الا للّٰہ الا اتاہ اللّٰہ بما ھو خیر لہ منہ ؛ کوئی بندہ رضائے الٰہی کے لئے جو کچھ ترک کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسے اس سے بہتر کے ساتھ عطا فرماتا ہے۔

حدیث (۵۱) من زار قبری وجبت لہ شفاعتی ؛ جس نے میرے روضہ کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

ابن ابی الدنیا، طبرانی، دارقطنی اور ابن عدی نے بطریق سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا اور ذہبی کہتے ہیں کہ اس کی تمام سندیں نرم ہیں جو کہ ایک دوسرے سے قوی ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ بعض ان کے راویوں میں متہم بالکذب ہیں سب سے بہتر حاطب کی حدیث ہے وہ یہ کہ

من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی ؛ جس نے میری زیارت میرے وصال کے بعد کی گویا اس نے میری اس حیات میں زیارت کی۔ اسے ابن عساکر وغیرہ نے روایت کیا

حدیث (۵۲) من اشتری مالم یرہ فھو بالخیار اذا رآہ: جس نے بے دیکھے
مال کو خریدا تو اسے اختیار ہے جب اسے دیکھے۔

سعید بن منصور اور بیہقی اپنی سنن میں مکحول سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ پھر
دوسری سند سے مرفوعاً ابو ہریرہ سے روایت کرکے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے
اور دارقطنی نے اسے روایت کرکے کہا کہ یہ باطل ہے۔

حدیث (۵۳) من توضأ علی طہر کتب اللہ لہ عشر حسنات: جس نے وضو پر
وضو کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

ابوداود نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۵۴) من حج ولم یزرنی فقد جفانی: جس نے حج کیا اور میرے روضہ کی زیارت
نہ کی اسنے ظلم کیا۔

ابن عدی، دارقطنی "العلل" میں اور ابن حبان "الضعفاء" میں اور خطیب "رواۃ مالک"
میں بہت ضعیف سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

حدیث ۵۵:- من تزوج فقد احرز شطر دینہ فلیتق اللہ فی الشطر الآخر: جس نے نکاح کیا اسنے اپنا
آدھا دین محفوظ کرلیا بقیہ دوسرے آدھے دین کے لیے خدا سے ڈرتے رہو۔

ابن جوزی العلل میں بسند ضعیف سیدنا انس سے نقل کرتے ہیں اور یہ طبرانی کی وسط میں یوں ہے
فقد استکمل الایمان "تو اس کا ایمان مکمل ہوگیا" اور "المستدرک" میں یوں ہے۔

من رزقہ اللہ امرأۃ صالحۃ فقد اعانہ علی شطر دینہ: جس نے اللہ کا رزق
اپنی نیک بیوی کو دیا تو اس نے اپنے آدھے دین کی مدد کی۔

حدیث (۵۶) من لم تنہہ صلاتہ عن الفحشاء والمنکر لم یزدد بہا من اللہ
الا بعدا۔ جسے اس کی نماز بدی اور برائی سے نہ روکے تو ایسی نماز سے خدا سے دور کرتی ہے

طبرانی نے سیدنا ابن عباس سے اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عمران بن
حصین سے ابن جریر نے اپنی تفسیر میں سیدنا ابن مسعود سے اور "مرسل حسن" میں
اور امام احمد نے الزہد میں سیدنا ابن مسعود سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث — (۵۷) من مات من امتی یعمل عمل قوم لوط نقله الله الیهم حتی یحشر معهم ۔ جو میری امت کا فرد قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے مرجائے تو اسے اللہ تعالیٰ انہیں کی طرف منتقل کر دیتا ہے، وہ انہیں کے ساتھ ان کا حشر ہوگا۔

دیلمی نے بغیر ذکرِ سند، سیدنا انس سے نقل کیا اور تاریخ ابن عساکر نے بسند ذکیع نقل کر کے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ فرمایا۔

من مات وهو يعمل عمل قوم لوط صار به قبره حتى يصير معهم ويحشر يوم القيامة معهم ۔ جو مرجائے اس حال میں کہ وہ قوم لوط کا عمل کرتا ہے تو اس کی قبر قوم لوط کے ساتھ ملا دی جاتی ہے اور قیامت میں انہیں کے ساتھ اٹھے گا۔

حدیث — (۵۸) من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم يعلم ۔ جو شخص اپنے علم پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ علم عطا فرماتا ہے جسے وہ جانتا بھی نہیں۔

ابو نعیم نے حلیہ میں سیدنا انس سے ان لفظوں میں روایت کی۔ اور ابو الشیخ ابن عباس سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ۔

من تعلم علما فعمل به حق على الله ان يعلمه ما لم يكن يعلم ۔ جس نے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اللہ کے کرم پر حق ہے کہ وہ اسے وہ سکھائے جو وہ نہیں جانتا۔ اور ابو یعقوب بغدادی کی کتاب "روایت الاکابر عن الاصاغر" میں سفیان سے مروی ہے۔

من عمل بما يعلم وفق لما لا يعلم ۔ جو عمل کرے جتنا اس نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس علم کی توفیق دیتا ہے جسے وہ نہیں جانتا۔

حدیث — (۵۹) منهومان لا يشبعان طالب علم وطالب دنيا ۔ دو بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم کا طالب دوسرا دنیا کا طالب۔

طبرانی نے الکبیر میں بسند ضعیف سیدنا ابن مسعود سے روایت کیا۔ اور بزار نے بسند ضعیف سیدنا ابن عباس سے اور بیہقی نے المدخل میں سیدنا انس سے اور دوسرے طریقہ سے ابن مسعود سے موقوفاً اس زیادتی سے روایت کیا کہ لا یستویان اما صاحب الدنیا

نیمانی الطغیان واما صاحب العلم فیزداد رضاء الرحمن یعنی یہ دونوں برابر نہیں
ہوتے۔ لیکن دنیادار سرکشی میں غرق ہوجاتا ہے اور طالب علم اللہ کی خوشنودی میں
بڑھ جاتا ہے۔ اس کے بعد عبداللہ بن مسعود نے آیتہ کریمہ پڑھی۔

کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی ؛ ہرگز نہیں بیشک انسان سرکشی میں
ہے۔ سے دیکھکر بے پرواہ ہوجاتا ہے۔

اور دوسرے کے بارے میں پڑھا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ؛ بلاشبہ بندگان
خدا میں سے علماء ہی خشیت الہی رکھتے ہیں۔

حدیث (۶۰) الموت کفارۃ لکل مسلم۔ ہر مسلمان کے لئے موت کفارہ ہے۔
بیہقی نے الشعب میں سیدنا انس سے روایت کیا۔
اور ابوبکر بن عربی نے سے صحیح کہا۔ اور امامیہ میں عراقی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ایسے
طریقوں سے پہنچی ہے جس سے یہ حسن کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے۔ اور ابن جوزی نے
اسے الموضوعات میں بیان کیا تو یہ انکی خطا ہے واللہ اعلم۔

حدیث (۶۱) المسلمون عند شروطہم۔ مسلمان ان کی شرطوں کے قریب ہیں۔
ابوداود نے سیدنا ابوہریرہ سے روایت کیا۔

حدیث (۶۲) المرض ینزل جملۃ واحدۃ والبرء ینزل قلیلا قلیلا ؛ مرض یکدم
آتا ہے اور تندرستی آہستہ آہستہ اترتی ہے۔
دیلمی وحاکم نے تاریخ میں بطریق عبداللہ بن حرث صنعانی از عبدالرزاق از معمر از زہری
از عائشہ مرفوعاً روایت کیا۔

حرف النون

حدیث (۱) الناس بزمانہم اشبہ منہم بآبائہم ؛ لوگ اپنے زمانہ کے ساتھ ہیں۔ یہ
لوگ ان میں سے اپنے آباء کے زیادہ مشابہ ہوں گے۔
الصہ بغینی نے اپنی بعض کتابوں میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے

موقوفاً بیان کیا۔

حدیث (۲) نبات الشعر فی الانف امان من الجذام ؛ ناک میں بالوں کا اُگنا کوڑھ سے امان ہے۔

طبرانی نے سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث (۳) نعم سالک دار الدنیا ؛ بہترین دوا ریحانوں ہیں۔

دیلمی نے سیدنا انس سے روایت کیا یہ رغبت دلانے کے لئے کہ

حدیث (۴) نعم العبد صہیب ولم یخف اللہ لم یعصہ ؛ صہیب کیسا اچھا بندہ ہے اگر خدا کا خوف کرتا تو گناہ نہ کرتا۔

اس کی اصل نہیں ہے۔ بلکہ حلیہ میں سیدنا ابن عمر سے مرفوعاً ہے کہ

ان سالماً شدید الحب اللہ لو لم یخف اللہ ما عصاہ ؛ بے شک سالم کو خدا سے انتہائی محبت ہے اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرتے۔

حدیث (۵) نعم الصہر القبر ؛ بہترین رشتہ دار قبر ہے

کسی نے اس کی سند نہ پائی۔ اور الفردوس میں سیدنا ابن عباس سے ہے کہ نعم الکفن القبر یعنی بہتر ہے کہ قبر کیسی عمدہ کافی ہے۔ اور اس کی سند میں جگہ خالی چھوڑ دی۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور نہ لطیوریان ؛ میں اپنی سند سے علی بن عبداللہ سے مروی کہ فرمایا نعم الختنان القبور یعنی قبر و مردہ دونوں بہترین مہیبال ہیں۔

حدیث (۶) نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ ؛ دو نعمتیں نقصان رساں ہیں اس میں بکثرت لوگ مبتلا ہیں ایک صحت دوسری فراغت

امام بخاری نے سیدنا ابن عباس سے روایت کیا۔

حدیث (۷) نیۃ المومن خیر من عملہ ؛ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے

بیہقی نے شعب میں سیدنا انس سے روایت کیا۔ اور یہ ضعیف ہے اور اس کی اور سند نواس بن سمعان سے بھی ضعیف ہے۔ سی طرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث (۸) الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا ۔ لوگ سو رہے ہیں پھر جب مر جاتے ہیں تو خبردار ہوتے ہیں۔ یہ علی مرتضیٰ کے قول کا حصہ ہے۔

حدیث (۹) الناس مجزیون باعمالہم ان خیر فخیر و ان شرا فشر ۔ لوگوں کو ان کے عملوں کا بدلہ دیا جائے گا اگر نیک ہے تو اچھا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے۔ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں سیدنا ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث (۱۰) الندم توبۃ ۔ شرمندگی توبہ ہے۔

امام احمد ابن ماجہ نے سیدنا ابن مسعود سے روایت کیا۔

حدیث (۱۱) نصرۃ اللہ للعبد خیر من نصرتہ لنفسہ ۔ اللہ کی نصرت کسی بندے کے لئے اپنی جان کے لئے اس کی نصرت سے بہتر ہے۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں وہب بن منبہ سے روایت کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے فرماتا ہے جب تم پر ظلم کیا جائے تو صبر کرو اور میری نصرت پر راضی رہو کیونکہ میری نصرت تیرے لئے بہتر ہے کہ تمہاری جان کے لئے تمہاری مدد کروں اور عبداللہ بن امام احمد نے زوائد الزہد میں انہیں سے روایت کرکے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ توریت میں لکھا ہے بڑے بیان کیا۔

حرف الہاء

حدیث (۱) الہم نصف الہرم ۔ غم آدھا بڑھاپا ہے۔

دیلمی نے بطریق عبدالواحد بن غیاث از حماد بن سلمہ از عمرو بن شعیب از ابیہ از جدہ مرفوعاً روایت کیا۔

حدیث (۲) ہما جنتک و نارک یعنی والدین ۔ ماں باپ تمہاری جنت اور دوزخ ہیں۔

ابن ماجہ نے بروایت علی بن یزید از قاسم از ابی امامہ رضی اللہ عنہم مرفوعاً نقل کیا۔

حرف الواو

حدیث (۱) الوحدۃ خیر من جلیس السوء ۔ تنہا رہنا بری صحبت سے بہتر ہے۔

حاکم نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۲) الولد سر ابیہ۔ بیٹا اپنے باپ کا بھید ہی ہوتا ہے۔

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث (۳) ولدت فی زمان الملک العادل۔ میں انصاف پسند بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہو۔ جھوٹ اور باطل ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ بیہقی نے شعب الایمان میں فرمایا کہ ہمارے مشائخ میں سے ابو عبداللہ حافظ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو جاہل لوگ کہتے ہیں۔ کہ میں عادل بادشاہ نوشیرواں کے زمانہ میں پیدا ہو۔ اس قسم کی روایت کے بطلان میں گفتگو فرمائی ہے۔ پھر بعض صالحین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے حضور سے حافظ ابو عبداللہ کی گفتگو کے بارے میں استفسار کیا تو حضور نے اس حدیث کے تکذیب و بطلان میں ان کی تصدیق فرمائی۔ اور فرمایا میں نے کبھی ایسا نہ فرمایا۔ انتہٰی۔

مزید یہ کہ عبد نماز ذکر کرنے کی حدیث کے قضیہ میں انہوں نے رد نہیں کیا جب کہ بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ یہ بات ایسی نہیں۔ تو یہ مسند عبد بن حمید میں ہے۔ اس حرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث (۴) الولد مجبنۃ و مبخلۃ۔ اولاد بزدل اور بخیل بناتی ہے۔

ابن ماجہ نے یوسف بن عبداللہ ابن سلام سے روایت کیا۔

حدیث (۵) الوضوء علی الوضوء نور علی نور۔ وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے

عراقی نے "تخریج الاحیاء" میں کہا کہ میں اس پر واقف نہیں۔ اور ابن حجر کہتے ہیں۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اسے رزین نے اپنی مسند میں بیان کیا۔

حدیث (۶) ویہا اسم شیطان۔ شیطان کا نام ویہا ہے۔

ابونعانی نے معرفۃ الصحابہ میں سیدنا ابن عمر سے روایت کیا اور ابن ابی سعید کی کتاب میں سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ ہر چیز ٹوٹ جائے تو اس کے آخر میں دیتہ ہوگا۔

حدیث (۷) الوضوء مما خرج ولیس مما دخل: بدن انسان سے ہر چیز کے نکلنے پر وضو ہے اور جو داخل ہو اس سے نہیں۔

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث (۸) ای داء ادوأ من البخل: کونسی بیماری ہے جو بخل سے دور ہوتی ہے۔

شیخین نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث (۹) ای وضوء افضل من الغسل: کون سا وضو ہے جو غسل سے افضل ہے

حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰) ای وضوء اعم من الغسل: کونسا وضو ہے جو غسل سے زیادہ عام ہے۔

عبدالرزاق، علقمہ سے ان کا قول اور حاکم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ای وضوء افضل من الغسل نقل کرتے ہیں اور عبدالرزاق سیدنا ابن عمر سے موقوفاً بلفظ اتم من الغسل اور بلفظ اسبغ من الغسل روایت کرتے ہیں۔

حرف لا

حدیث (۱) لا تغضبوا ولا تسخطوا فی کسر الانیۃ فان لها آجالا کآجال الانس

نہ غصہ کرو اور نہ ناراض ہو برتن کے ٹوٹنے پر کیونکہ اس کی بھی ایسی ہی موت ہوتی ہے جیسے انسان کی موت مقرر ہے۔

ابوموسیٰ مدینی کتاب الصحابہ میں القعقع سے روایت کرتے ہیں اس کی سند

ضعیف ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابو نعیم حلیہ میں بالاسناد کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتضربوا اماءکم علی اناءکم فان بها آجالا کآجال الناس: اپنے برتنوں کے ٹوٹنے پہ باندیوں کو نہ پیٹو کیونکہ ان کا بھی وقت ہے جس طرح انسان کی موت کا وقت ہے۔

حدیث (۲) لاتقولوا قوس قزح فان قزح هو الشیطان ولکن قولوا قوس الله۔ تم قوس قزح نہ کہا کرو کیونکہ قزح شیطان کا نام ہے لیکن قوس اللہ کہا کرو۔

ابو نعیم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث (۳) لاتکرهوا الفتن فان فیها حصاد المنافقین۔ فتنوں کو برا نہ جانو کیونکہ اس میں منافقین کی جڑیں کٹتی ہیں۔

دیلمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بلفظ فانها تبین المنافقین (کیونکہ ان سے منافقین ظاہر ہوجاتے ہیں) روایت کیا۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں اس کا انکار کیا ہے اور ابن وہب نے نقل کیا ہے کہ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا یہ باطل ہے۔ انتہی

حدیث (۴) لاراحة للمومن دون لقاء ربه۔ خدا کے دیدار کے سوا مومن کے لئے کسی میں راحت نہیں ہے۔

وکیع نے الزهد میں سیدنا ابن مسعود سے روایت کیا۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ اسے فردوس میں سیدنا ابو ہریرہ سے مرفوعاً لاتے ہیں لیکن اس کی سند ذکر نہیں کی۔ انتہی

حدیث (۵) لاصلوة لجار المسجد الا فی المسجد۔ مسجد کے سوا مسجد کے قریبی جگہ میں نماز کا ثواب نہیں۔

دارقطنی نے سیدنا علی مرتضیٰ سے روایت کیا۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ سنن سعید بن منصور میں انہیں سے موقوفاً مروی ہے کہ مسجد کے سوا، مسجد کے قریبی جگہ میں نماز مقبول نہیں ہوتی

جب کہ وہ نابینا نماز پڑھنا صحیح ہو۔ کسی نے دریافت کیا جار المسجد (مسجد کی قریبی جگہ) سے کیا مراد ہے۔
فرمایا جہاں تک اذان کی آواز سنائی دے۔ اور اسی کتاب میں دوسری سند سے ان سے
ہی موقوفاً مروی ہے کہ من کان جار المسجد فسمع النداء ولا یجیب الصلوٰۃ فلا
صلوٰۃ لہ الا من عذر۔ جو شخص مسجد کے قریب رہتا ہو اور وہ اذان کی آواز سنکر نماز کے
لئے نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی مگر عذر سے۔ انتہی۔

حدیث (۶) لاغیبۃ لفاسق: فاسق کے عیب کو بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔
اس کی بکثرت اسناد ہیں۔ امام احمد نے منکر کہا۔ دارقطنی، خطیب اور حاکم نے باطل
کہا۔ اور بیہقی نے بھی سنن میں سیدنا انس سے بلفظ من القی جلباب الحیاء فلا غیبۃ
جس نے شرم دلانے کے لئے پردہ کھول دیا اسکے لئے عیب نہیں ہے۔
اسے روایت کرکے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اور ابوالفضل نے بھی اسے ضعیف
قرار دیا۔ در شعب میں بروایت جارود از بہز بن حکیم از ابیہ از جدہ روایت کی کہ متی ترعون
عن ذکر الفاجر حتی یعرفہ الناس۔ فاجر کے ذکر سے تمہارا مقصود یہ ہو کہ اس کی برائی بیان
کرنے سے لوگ اس سے محفوظ رہیں گے۔ تو اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ پھر ہروی نے
ذم الکلام میں کہا یہ حدیث حسن ہے بہز سے ایک اور سند بیان کی جس میں لیس لفاسق
غیبۃ کے لفظ ہیں۔

حدیث (۷) لاوجع الا وجع العین ولا ھم الا ھم الدین: کوئی درد نہیں
بجز آنکھ کے درد کے اور کوئی غم نہیں بجز دین کے غم کے۔
امام احمد فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ معجم طبرانی صغیر میں
سیدنا جابر سے مروی ہے۔ انتہی

حدیث (۸) لاتاتی بکرامۃ الاحمار: بجز گدھے کے کوئی کرامت کا انکار نہیں کرتا۔
دیلمی نے سیدنا ابن عمر سے روایت کر کے کہا گیا ہے کہ یہ سیدنا علی مرتضیٰ کا

قول ہے علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ بیہقی نے الشعب میں سیدنا علی مرتضےٰ سے مرفوعاً روایت کیا۔

حدیث (۹) لایکذب المرء الا من مھانۃ نفسہ ؛ اپنے آپ کو ذلیل کرنے کے سوا کوئی آدمی جھوٹ نہیں بولتا۔

دیلمی نے سیدنا ابوہریرہ سے روایت کیا۔

حدیث (۱۰) لا یلدغ المومن من جحر مرتین ؛ کوئی مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

امام بخاری نے سیدنا ابوہریرہ سے روایت کیا۔ بقیہ اس حرف کی حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث (۱۱) لا تظھر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک ؛ اپنے بھائی کو شرمندہ کرنے والی بات کو ظاہر نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ اس پر تو رحم فرمائے۔ اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے۔

ترمذی نے واثلہ بن اسقع سے روایت کر کے حسن کہا۔ اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نافع سے روایت کیا کہ لوگ سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی کمان میں جہاد کر رہے تھے تو کچھ لوگوں نے شراب پی لی۔ اس پر فاروق اعظم نے انہیں لکھا کہ انہیں کوڑے مارو۔ پھر لوگ انہیں عار دلانے لگے۔ تو وہ شرمندہ ہوتے یہاں تک کہ انہوں نے گھر میں بیٹھے رہنے کو لازم کر لیا۔ اس پر فاروق اعظم نے لوگوں کو لکھا کہ انہیں شرم نہ دلاؤ۔ ورنہ تم بھی اس بلا میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

حدیث (۱۲) لا یغنی حذر من قدر ؛ تقدیر کے ڈرنے سے تم بے نیاز نہ ہو جاؤ۔

امام احمد و حاکم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث (۱۳) لا تمارضوا فتمرضوا ؛ کسی کو بیمار نہ بتاؤ کہ واقعی وہ بیمار بن جائے۔

دیلمی نے وہب بن قیس ثقفی سے اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا کہ ولا تحقروا موتاکم فتموتوا - تم اپنی قبروں کی توہین نہ کرو، تم بھی مرجاؤ گے۔

حدیث (۱۴) لا صغیرۃ مع الاصرار ولا کبیرۃ مع الاستغفار: اصرار کیساتھ صغیرہ نہیں رہتا اور استغفار کے ساتھ کبیرہ نہیں رہتا۔

ابن منذر نے تفسیر میں سیدنا ابن عباس سے موقوفاً اور دیلمی نے سیدنا ابن عباس سے مرفوعاً اور سیدنا انس سے موقوفاً روایت کیا۔

اثر (۱۵) لا یتعلم العلم مستح ولا متکبر: مستح اور متکبر علم نہیں حاصل کرسکتا۔

یہ قول مجاہد کا سیدنا اس سے مروی ہے جیسے ان سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں نقل کیا۔

اثر (۱۶) لا ادری نصف العلم: آدھے علم یہ میں نہیں جانتا۔

دارمی اور بیہقی نے امام عامر بن شعبی سے ان کا قول نقل کیا اور سنن سعید ابن منصور میں سیدنا ابن مسعود سے مروی کہ میں تہائی علم کو نہیں جانتا۔

حدیث (۱۷) لا تجتمع امتی علی ضلالۃ: میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔

ابن ابی عاصم نے السنۃ میں ان لفظوں کیساتھ حضرت انس سے روایت کیا۔

ترمذی کے نزدیک سیدنا ابن عمر سے یہ ہے کہ

لا یجمع اللہ تعالیٰ ھذہ الامۃ علی ضلالۃ ابداً: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا

اثر (۱۸) لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال: کہنے والے کو نہ دیکھ - اس کے قول کو دیکھ۔

ابن سمعانی نے اپنی تاریخ میں سیدنا علی مرتضیٰ سے روایت کیا۔ انتہی

حرف الیاء

حدیث (١) یا ساریۃ الجبل الجبل: اے ساریہ پہاڑ کو پہاڑ لو۔
اسے سیدنا فاروق اعظم نے ممبر پر کھڑے ہو کر لشکر ساریہ کو پکارا۔ اور وہ نہاوند میں مصروف جنگ تھے۔ اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ان کے سوا دوسروں نے بھی روایت کیا۔ اور القطب حلبی نے اس کی صحت میں مستقل ایک کتاب تالیف فرمائی۔

حدیث (٢) یوم صومکم یوم نحرکم: تمہارے روزے کا دن تمہاری قربانی کا دن ہے
یہ جھوٹ ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ حدیث یاخیل اللہ ارکبی۔ اے اللہ کے گھوڑے سوار ہو جا۔ عسکری نے امثال میں سیدنا انس سے روایت کیا کہ حارثہ بن نعمان نے کہا اے اللہ کے نبی اللہ سے میرے لئے کسی گواہی کی دعا کیجئے۔ تو اس کے لئے یہ دعا فرمائی۔ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن آواز دی۔ اے اللہ کے گھوڑے سوار ہو جا۔ تو یہ پہلا سوار تھا۔ جس نے سواری کی اور یہ پہلا سوار تھا جس نے گواہی مانگی۔

فصل وہ حدیثیں جو کسی حرف میں داخل نہیں

حدیث (١) زیارۃ المریض بعد ثلاث: مریض کی عیادت تین دن کے بعد ہے۔
ابن ماجہ نے سیدنا انس سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد بیمار کی عیادت فرماتے تھے۔ اسے بیہقی نے الشعب میں ضعیف کہا۔ اور ابن عدی نے سیدنا ابوہریرہ سے روایت کر کے منکر کہا۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ طبرانی کے نزدیک اوسط میں سیدنا ابن عباس سے یہ مروی ہے

ر لعیادۃ بعد ثلاث سُنت تین دن کے بعد عیادت سنت ہے

حدیث (۲) الرمد لا یعاد ۔ آشوب چشم کی عیادت نہیں ہے۔

طبرانی نے اوسط میں، و بیہقی نے الشعب میں روایت کیا در سیدنا ابوہریرہ نے

اس حدیث کو ضعیف کہا۔

ثلاث لا یعاد صاحبہن الرمد و صاحب الضرس و صاحب الدمل ۔ تین شخصوں

کی عیادت نہیں ہے ایک آشوب چشم والے کی دوسرے داڑھ کے درد والے کی تیسرے

پھوڑے پھنسیوں والے کی۔

حدیث (۳) کراہت السفر و القمر فی المحاق ۔ جب چاند گھٹ رہا ہو تو سفر کرنا مکروہ ہے

یہ ابن جنید کے سوالات میں ہے جو ابن معین سے لیے۔ ان کی سند علی مرتضے سے

ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے کہ جب چاند عقرب میں اتر رہا ہو تو نکاح کیا جائے یا سفر کیا جائے

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں، بالاسناد، علی

مرتضے سے روایت کیا کہ

کان علی یکرہ ان یتزوج الرجل او یسافر فی المحاق او اذا نزل القمر فی

العقرب ۔ سیدنا علی مرتضے مکروہ رکھتے تھے کہ کوئی شخص اسوقت نکاح کرے یا سفر

کرے جب چاند گھٹ رہا یا عقرب میں اتر رہا ہو۔

ابن یحیی بن معین نے اس حدیث کا انکار نہ کیا۔ میں نے یحیی سے پوچھا محاق

کیا ہے ؟ فرمایا جب مہینہ کے ختم ہونے میں ایک دن یا دو دن رہ جائیں۔ در صولی نے

کتاب "الاوراق" میں بطریق مامون الرشید از امامان ابن عباس روایت کیا کہ فرمایا

مہینہ کے محاق (چاند کے غیبوبت) کے وقت میں سفر نہ کرو اور جب کہ چاند عقرب میں ہو۔

اسکی اسناد صحیح ہیں جن خلفاء نے اس سے استدلال کیا ہے وہ چار ہیں۔ انتہی۔

حدیث (۴) ربط الخیط بالاصبع لتذکر الحاجت ۔ ڈورے کو انگلیوں پر پیٹے تاکہ ضرورت

یاد رہے۔

ابو یعلیٰ نے سیدنا ابن عمر سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ضرورت کو چاہتے کہ جو بھول نہیں تو اپنی انگلی میں ڈورا لپیٹ لیتے تاکہ یاد رہے۔ ابو احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے۔ اور ابن شاہین نے کہا کہ یہ منکر غیر صحیح ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور اسے ابن عدی نے واثلہ بن اسقع سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارادہ فرماتے کہ ضرورت مستحکم رہے تو اپنی انگوٹھی پر ڈورا ... باندھتے۔ انتہی۔

حدیث (۵) تلقین المیت بعد الدفن: دفن کے بعد میت کی تلقین ہے

اس بارے میں ایک حدیث مروی ہے: معجم طبرانی بسند ضعیف مذکور ہے

حدیث (۶) نہی عن تخلیل الخمر: شراب کو سرکہ بنانے کی ممانعت ہے

امام مسلم نے طلحہ سے روایت کیا کہ فرمایا کیا تم نے اس کا سرکہ بنایا کہ نہیں۔

حدیث (۷) لبس الخرقۃ - گدڑی پہننا ہے

یہ صوفیائے کرام میں مشہور ہے اور اس کی اسناد حسن بصری سے ہے۔ کہ انہوں نے سیدنا علی مرتضےٰ بن ابی طالب سے گدڑی پہنی۔ ابن دحیہ نے کہا یہ باطل ہے۔

قلت: ابن صلاح نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ انتہی

حدیث (۸) الابدال موجود یعنی ابدال موجود رہتے ہیں۔

مسند امام احمد میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ فرمایا اس امت میں سیدنا ابراہیم خلیل الرحمٰن کی مانند تیس ابدال رہتے ہیں۔ جب بھی ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس کی گواہ وہ حدیث ہے جو ابن مسعود رضی اللہ عنہما میں مذکور ہے علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس کی گواہ بکثرت احادیث ہیں جیسے میں نے "التعقبات علی الموضوعات" میں بیان کیا ہے جو اس بارے میں مستقل تصنیف بھی کی ہے۔ انتہی

حدیث (۹) فی البقر لحمہا داء ولبنہا شفاءٌ۔ گائے میں اسکے گوشت میں تو بیماری ہے اور اسکے دودھ میں شفا ہے۔ حاکم نے بروایت سیدنا ابن مسعود نقل کیا اور اسے صحیح کہا کہ علیکم بالبان البقر واسمانها وایاکم ولحومها فان البانها وسمنها دواء وشفاء ولحومها داء۔ گائے کے دودھ اور گھی کو استعمال کرو اور اس کے گوشت سے بچو کیونکہ اسکے دودھ اور گھی میں علاج اور شفا ہے اور اسکے گوشت میں بیماری۔

حلیمی فرماتے ہیں کہ یہ ہدایت اس لئے ہے کہ چونکہ حجازیوں کا مزاج خشک ہے اور گائے کا گوشت بھی خشک ہے اور اس کے دودھ اور گھی میں تری ہے (مشرکین اس سے حرمت اکل لیتے ہیں۔ اس کی وضاحت ضروری ہے کہ اہل ہند کے لئے گائے کا گوشت مضر نہیں)

حدیث (۱۰) الامر بتصغیر اللقمۃ وتدقیق المضغۃ۔ لقمہ کو چھوٹا لینے اور اسے خوب چبانے کا حکم ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث (۱۱) البطیخ۔ خربوزہ اور اس کی خوبیوں میں اور باقلہ، مسور اور چاول کے بارے میں جو حدیثیں مروی ہیں، ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہے۔

حدیث (۱۲) مٹی کے کھانے اور اس کے حرام ہونے میں جتنی حدیثیں ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ اگرچہ اس بارے میں بعضوں نے مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔

حدیث (۱۳) ان علیاً حمل باب خیبر۔ سیدنا علی مرتضیٰ نے قلعہ خیبر کے دروازے کو اٹھایا تھا۔ حاکم نے بطریق جابر ان لفظوں سے بیان کیا کہ سیدنا علی مرتضیٰ جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو اس کے دروازہ کے ایک پٹ کو پکڑ کر زمین پر ڈالدیا۔ بعد میں جب ... سے پھر جگہ لگانے لگے تو ستر آدمیوں نے انہیں بڑی کوشش کی۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ابن اسحق نے اپنی سیرت میں ابن رافع سے روایت کرتے کہا کہ سات آدمی اسے پلٹ نہ سکے۔

حدیث (۱۴) حیاء ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی امنا بہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے والدین کو زندہ کیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔ اسے بعضوں نے باسناد ضعیفہ روایت کیا ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ابن شاہین نے الناسخ والمنسوخ میں روایت کیا۔ انتہی۔

حدیث (۱۵) امیر النحل علیؓ شہد کی مکھی کے بادشاہ سیدنا علی مرتضےٰ ہیں۔

طبرانی نے ابوذر سے اور دیلمی نے سیدنا حسن سے روایت کیا۔ کہ علی یعسوب المومنین۔ (علی مرتضےٰ مومنوں کے یعسوب یعنی امیر النحل ہیں) علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ اور ابن عساکر نے حضرت سلمان اور سیدنا ابن عباس سے روایت کیا۔ انتہی۔

حدیث (۱۶) طلب الاستفادۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کی خواہش کی۔

ابوداؤد نسائی نے سیدنا ابوسعید سے اور بیہقی نے ابوالنضر اور ابویعلی سے منقطعاً روایت کیا۔

حدیث (۱۷) ان الورد خلق من عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم او عرق البراق لہ گلاب کا پھول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ سے یا آپ کے براق کے پسینہ سے پیدا کیا گیا۔

مسند الفردوس اور ابن فارسی کی کتاب الریحان میں بکثرت سندیں مذکور ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں صحیح نہیں ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے کہا کہ یہ موضوع ہے انتہی

حدیث (۱۸) ان المیت یری النار فی بیتہ سبعۃ ایام۔ مردہ مرنے سے سات دن پہلے سے اپنے گھر میں نار جہنم دیکھ لیتا ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ باطل اور بے اصل ہے۔

حدیث (۱۹) ابو محذورہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شعر موزوں کر کے پڑھے لسعت حیۃ الھوی کبدی۔ (میرے جگر میں خواہشوں کے سانپ نے ڈسا

جسے حدیث ہیں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وجد آ گیا۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ باتفاق علماء حدیث یہ کذب و موضوع ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ دیلمی نے سیدنا انس سے نقل کر کے کہا کہ ابوبکر عمار بن اسحاق نے اس کی تفرید کی ہے

حدیث (۲۰) عبداللہ بن رواحہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تمثیل دی۔ کہ ع و یاتیک بالاخبار من لم تزود۔

مسند امام احمد میں سیدتنا عائشہ صدیقہ سے مروی ہے۔

حدیث (۲۱) تفترق الامت علی ثلاث و سبعین فرقت: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی۔

ابوداؤد و ترمذی حاکم و ابن حبان اور بیہقی نے ابوہریرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کر کے سب نے صحیح کہا۔

حدیث (۲۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چاند دکھاتے ہوئے فرمایا۔

استعیذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب: اللہ کے ساتھ اس کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ یہ جب ڈوبتا ہے تو اندھیرا لاتا ہے۔

ترمذی نے روایت کر کے اسے صحیح کہا۔

حدیث (۲۳) ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ: تم میں سے ہر ایک ساتھ اس کا قرین لگا ہوا ہے۔

اسے مسلم نے سیدنا ابن مسعود سے روایت کیا۔

حدیث (۲۴) ان نوحا اغتسل فرآی ابنہ ینظر الیہ فدعا علیہ فاسود: حضرت نوح غسل فرما رہے تھے انہوں نے دیکھا کہ ان کا لڑکا انہیں جھانک رہا ہے آپ نے اس کے لئے بددعا کی تو وہ اندھا ہو گیا۔

حاکم نے سیدنا ابن مسعود سے روایت کرکے اسے صحیح کہا۔

حدیث (۲۵) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی دوستی و سچائی پر مبالغہ کرنے سے منع فرمایا کیونکہ عورت مرد سے کہتی ہے یہ تیرا نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

آتیتم احداھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا: اگر تم کسی عورت کو ایک ڈھیر بھی دیدو تو تم اس سے کچھ بھی نہ لو۔

الاربعہ، امام احمد اور ابن حبان وطبرانی وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث (۲۶) ان الشمس ردت علی علی بن ابی طالب: علی ابن ابی طالب پر سورج پلٹایا گیا۔

امام احمد فرماتے ہیں اس کی اصل نہیں ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ابن مندہ اور ابن شاہین نے اسماء بنت عمیس کی حدیث سے اور ابن مردویہ نے سیدنا ابوہریرہ کی حدیث سے روایت کیا اور دونوں کی اسناد حسن ہے۔

امام طحاوی اور قاضی عیاض نے اسکو صحیح کہا ہے۔ اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کا ادعا کیا ہے جو کہ انکی خطا ہے جیسا کہ میں نے مختصر الموضوعات اور تعقبات میں واضح کیا ہے۔ انتہی۔

حدیث (۲۷) ہاروت وماروت کے قصہ کی حدیث کو مسند امام احمد و صحیح ابن حبان میں سند صحیح سے سیدنا ابن عمر کی روایت سے نقل کیا ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی متعدد سندیں ہیں۔ جن کو میں نے التفسیر المسند اور تخریج احادیث الشفا میں بیان کیا ہے۔ انتہی۔

حدیث (۲۸) اجتماع الخضر والیاس فی کل عام من الموسم: ہر سال حج کے

میں حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام کا اجتماع ہوتا ہے۔
کتاب المزکی میں سیدنا ابن عباس سے روایت کیا جو کہ ضعیف ہے علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا انس سے بھی مروی ہے۔ جیسے حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں بسند ضعیف روایت کیا۔ بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔
حدیث (۲۹) ان شھوۃ النساء تضاعف علی شھوۃ الرجال ÷ عورتوں کی شہوت مردوں کی شہوت سے دونی ہے۔
طبرانی نے اوسط میں بروایت سیدنا ابن عمران لفظوں سے نقل کیا۔
فضلت المرأۃ علی الرجل بتسعۃ وتسعین من اللذۃ ولکن اللّٰہ تعالےٰ القی علیھن الحیاء ÷ عورت کو مرد کے مقابلہ میں ننانوے ۹۹ گنا لذت زائد دی گئی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ان پر حیاء کا پردہ ڈال دیا ہے۔
حدیث (۳۰) خرافہ کی حدیث کو ترمذی نے الشمائل میں سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے ایک رات گفتگو فرما رہے تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا یہ بات خرافہ کی ہے فرمایا تم جانتی ہو خرافہ کون تھا (پھر بیان فرمایا کہ) خرافہ ایک مرد تھا۔ کسی بنا پر جن نے اسکو چھپا لیا پھر وہ انہیں ایک زمانہ تک رہا پھر اسے انسانوں کی طرف انہوں نے لوٹا دیا تو وہ جنات میں دیکھی ہوئی عجیب عجیب باتوں کو لوگوں سے بیان کرتا تھا۔ اس پر لوگوں نے کہا یہ خرافہ کی باتیں ہیں۔

فوائد

(۱) المزنی خرقتے ہیں کہ عام زبانوں پر یہ مشہور ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

اذان میں شین کو سین سے بدلا کرتے تھے ۔ مگر کسی کتاب میں اس کے بارے میں کچھ وارد نہیں ہے ۔

(۲) ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ مشہور ہے کہ امام شافعی اور امام احمد دونوں شیبان چرواہے کے یہاں جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے سوالات ہوئے ۔ اہل معرفت کے نزدیک باتفاق یہ باطل ہے ۔ کیونکہ دونوں نے شیبان کو نہیں پایا ۔

اور کہتے ہیں کہ اسی طرح وہ تذکرہ کہ امام ابو یوسف کے ساتھ رشید کے پاس جمع ہوئے ۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ اسی طرح وہ کوچ کرنا باطل ہے ۔ جو امام شافعی کا رشید کی طرف کوچ کرنا منسوب ہے ۔ اور یہ کہ محمد بن حسن نے اسے ان کے قتل پر ابھارا تھا ۔ اسے بیہقی نے آپ کے مناقب میں اور دوسروں نے بیان کیا ۔ حالانکہ یہ موضوع اور جھوٹ ہے

خاتمہ

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین تصنیفوں کے لئے کوئی اصول نہیں ہیں ایک ملاحم دوم مغازی سوم تفسیر ۔ خطیب بغدادی ، الجامع " میں فرماتے ہیں کہ یہ بات صرف ان کتابوں کے ساتھ ہی مخصوص ہیں ۔ جو ان تین مخصوص مطالب کے لئے ہیں کیونکہ ان کے راویوں کے لئے عدالت کی شرط نہ ہونے اور قصاص میں زیادتی ہونے کی وجہ سے ان پر اعتماد کامل نہیں کیا جا سکتا ۔ بالخصوص کتب الملاحم تو سب کی سب انہیں صفات کے ساتھ متصف ہیں ۔ اور اس باب میں ہولناک واقعات اور سنسنی خیز فتنوں کے ذکر میں احادیث ضعیفہ کے سواہے بھی منقول کئے جاتے ہیں ۔ اس لئے یہ ناقابل اعتبار ہیں اب

کتب مغازی، تو انہیں واقدی نے لکھا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اور
ابن اسحاق کی کتابیں، اکثر ابن کتاب کی مرویات سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان میں اصح
روایات موجود نہیں۔ اور بعض ذکر مغازی موسیٰ بن عقبہ کی ہیں۔ اور کتب تفاسیر میں سے
ایک کلبی کی کتاب ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ وہ شروع سے آخر تک کذب سے بھرپور
ہے۔ اور مقاتل کی کتاب اس سے قریب قریب ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ان میں سے بعض
صحیح کتابیں اور معتبر نسخے بھی ہیں جن کا حال "الاتقان فی علوم القرآن" کے آخر میں میں نے لکھا
ہے اور مکمل تفصیل "التفسیر بالسند" میں میں نے جمع کی ہیں۔ انتہی

یہ اس کتاب کا آخری حصہ ہے قال مولفہ رحمہ اللہ تعالیٰ مانصہ علقہ مولفہ عفا
اللہ عنہ فی یوم السبت خامس رجب سنۃ ثمانین وثمان مائۃ احسن اللہ عقباھا
بمحمد وآلہ آمین

بمنہٖ وکرمہٖ۔ اس رسالہ کا ترجمہ آج ۱۴ ذی القعدہ ۱۳۸۴ھ
مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۶۵ء بروز پنجشنبہ صبح ساڑھے سات بجے ختم ہوا۔
مولیٰ تعالیٰ زادِ آخرت بنائے ——————— آمین

المترجم
غلام معین الدین غفرلہ

تراجم و مطبوعات ادارۂ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم لاہور

مترجم فاضلِ جلیل حضرت علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی دامت برکاتہم

کتاب	روپے - پیسے
نعیم العطار ترجمہ کتاب الشفاء (قاضی عیاض) حصہ اول	۴ — ۰
〃 〃 〃 〃 〃 〃 حصہ دوم	۷ — ۰
ایامِ اسلام یعنی ترجمہ "مَا ثَبَتَ مِنَ السُّنَّةِ" از شیخ محقق محدث دہلوی مکمل (صرف عربی ڈھائی روپے ؛ صرف اردو تین روپے)	۵ — ۰
اصول السماع از علامہ فخر الدین زرادی رحمۃ اللہ علیہ مع عربی و اردو	۰ — ۳۷
بکھرے موتی ترجمہ "الدرر المنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ" للسیوطی	۱ — ۰
بشری الکئیب بلقاء الحبیب (عربی مع ترجمہ) للسیوطی	۰ — ۶۳
تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابوحنیفہ للسیوطی (ترجمہ)	۰ — ۳۷
مسالک الحنفاء لابوی المصطفٰے للسیوطی (عربی مع ترجمہ)	۱ — ۵۰
شروح الغیب ترجمہ "فتوح الغیب" مع اہم افاداتِ شیخ محقق دہلوی	۲ — ۵۰
نعیم العرفان ترجمہ "تکمیل الایمان" از شیخ محقق محدث دہلوی	۱ — ۵۰
نجدی مذہب ترجمہ "الصواعق الالٰہیہ فی الرد علی الوہابیہ"	۰ — ۵۰
بیان المیلاد النبوی للمحدث ابنِ جوزی (عربی مع ترجمہ)	۰ — ۵۰
سوانح کربلا (از سیدی صدر الافاضل قدس سرہٗ)	۱ — ۰
سیرتِ صحابہ (از سیدی صدر الافاضل قدس سرہٗ)	۱ — ۵۰
کتاب العقائد (از سیدی صدر الافاضل قدس سرہٗ)	۰ — ۳
ریاضِ نعیم (دیوان نعتیہ سیدی صدر الافاضل قدس سرہٗ)	۱ — ۲۵
اسلام کی حقانیت بر اعتراضاتِ مسیحیت	۰ — ۲۵
القول المقبول (مسئلہ لاؤڈ اسپیکر)	۰ — ۷۵
مسئلہ تقدیر	۰ — ۳۱